



فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب

ہمارا شریعت

آج کا شمارہ



مدرسہ دارالعلوم دہلی
صدر مدرسہ دارالعلوم دہلی
مفت محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی



مکتبہ البریل
150396

پہلی بارشریعت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الواحد الاحد الصمد. المتفرد في ذاته و صفاته فلا مثل له ولا ضد له ولم يكن له كفوا احد. والصلوة والسلام الايمان الاكملان على رسوله و حبيبه سيد الانس و الجن. الذي انزل عليه القران. هدى للناس و بينات من الهدى والفرقان وعلى اله و صحبه ما تعاقب الملوان. وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الدين. لاسيما الائمة المجتهدين خصوصا على افضلهم و اعلمهم الامام الاعظم. والهمام الافخم. الذي سبق في مضمار الاجتهاد كل فارس. وصدق عليه لو كان العلم عند الشرا لناله رجل من ابناء فارس. سيدنا ابي حنيفة النعمان بن ثابت. ثبتنا الله به بالقول الثابت. في الحياة الدنيا وفي الآخرة. واعطانا الحسنی و زيادة فاخرة. وعلينا لهم و بهم يا ارحم الراحمين. والحمد لله رب العلمين.

تمہید

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو بفضلہ تعالیٰ علماء بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا ان سے باسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں جو دین میں نقیہ ہوں۔⁽¹⁾ رواہ الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب عن ابيه عن جده . پھر جس قدر عہد نبوت سے بعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آ گیا کہ عوام تو عوام بہت وہ جو علماء کہلاتے ہیں روزمرہ کے ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض و واجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلت علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت ایسے مسائل کا جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علماء کی خدمت میں حاضر رہتے کہ ان کی صحبت باعین برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس، عام فہم، قابل اعتماد ہو اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت۔ لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لہذا فقیر بہ نظر خیر خواہی مسلمانان بمقتضائے الدین النصیح لکل مسلم. مولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امر اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا حالانکہ میں خوب

..... "جامع الترمذی"، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ٤٨٧، ج ٢، ص ٢٩.

جانتا ہوں کہ نہ میرا یہ منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کر کے اس کام کو انجام دوں۔

وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم.

(۱) اس کتاب میں حتیٰ الوسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہل علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔

(۲) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اول تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں، دوسرے دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفس مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہذا ہر مسئلے میں خالص منفع حکم بیان کر دیا جائے گا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ اُس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزار ہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علما کے کان بھی آشنا نہیں۔

(۳) اس کتاب میں حتیٰ الوسع اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن متخیر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اُسے اختیار کر لیتے ہیں، یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اُسے اختیار کر لیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباع شریعت نہیں بلکہ اتباع نفس ہے لہذا ہر مسئلہ میں منفع حکم صحیح اصح راجح قول بیان کیا جائے گا کہ بلا دقت ہر شخص عمل کر سکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ المختار. والہ الاطہار.
وصحبہ المهاجرین والانصار. وخلفائہ الاختان منهم والاصهار. والحمد لله العزیز الغفار. وها انا اشعر
فی المقصود بتوفیق الملک المعبود.

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (۱)

جن اور آدمی میں نے اسی لیے پیدا کیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

..... پ ۲۷، الذریت: ۵۶.

ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اُس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے، تو جو انسان اپنے خالق و مالک کو نہ پہچانے، اُس کی بندگی و عبادت نہ کرے وہ نام کا آدمی ہے حقیقۃً آدمی نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی، آدمی ہے اور اسی سے فلاحِ دنیوی و نجاتِ اخروی ہے لہذا ہر انسان کے لیے عبادت کے اقسام و ارکان و شرائط و احکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل ناممکن، اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے۔ عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بے کار، کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں۔ درخت اسی وقت پھول پھول لاتا ہے کہ اس کی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اس کا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنم کا ایندھن۔

قال اللہ تعالیٰ:

﴿ وَقَدْ مَنَّآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾ (1)

کافروں نے جو کچھ کیا ہم اس کے ساتھ یوں پیش آئے کہ اسے بکھرے ہوئے ذرے کی طرح کر دیا۔ جب آدمی مسلمان ہو لیا تو اس کے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں ایک وہ کہ جو اِرح سے متعلق ہے دوسری جس کا تعلق قلب سے ہے۔ قسم دوم کے احکام و اصنافِ علم سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسم اول سے فقہ بحث کرتا ہے اور میں اس کتاب میں بالفعل قسم اول ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں پھر جس عبادت کو جو اِرح یعنی ظاہر بدن سے تعلق ہے، دو قسم ہے یا وہ معاملہ کہ بندے اور خاص اُس کے رب کے درمیان ہے۔ بندوں کے باہمی کسی کام کا بناؤ بگاڑ نہیں عام ازیں کہ ہر شخص اس کی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز پنجگانہ و روزہ کہ ہر ایک بلا شرکتِ غیرے انھیں ادا کر سکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو، جیسے نماز جماعت و جمعہ و عیدین میں کہ بے جماعت ناممکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادتِ معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بنانا۔

دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اصلاح اس میں مد نظر ہے جیسے نکاح یا خرید و فروخت وغیرہا۔ پہلی قسم کو عبادات، دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مترتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا و رسول کے حکم کے موافق کیے جائیں تو استحقاقِ ثواب ہے ورنہ گناہ اور سببِ عذاب۔

قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ان سب میں اہم و اعظم نماز ہے اور یہ عبادت اللہ عزوجل کو بہت محبوب ہے لہذا ہم کو چاہیے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نمازی کا ظاہر اور پاک ہو لینا ضرور ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کیے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہوں گے۔

کتاب الطہارۃ

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت (1)۔ اس حدیث کو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا: ”ایک روز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ رُوم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہہ پڑتا ہے“۔ (2) اس حدیث کو نسائی نے شیبیب بن ابی روح سے، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا۔ جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا۔ ایک حدیث میں فرمایا: ”طہارت نصف ایمان ہے“۔ (3) اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صُغْرٰی

(۲) کُبْرٰی

طہارتِ صُغْرٰی وضو ہے اور کُبْرٰی غسل۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدثِ اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدثِ اکبر۔ ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائے گا۔

تنبیہ: چند ضروری اصطلاحات قابل ذکر ہیں کہ ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔

فرضِ اعتقادی: جو دلیل قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا آئمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اسکی فرضیت دین اسلام کا عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرضِ اعتقادی کو بلا عذر صحیح شرعی قُضد ایک بار بھی چھوڑے فاسق و مرتکبِ کبیرہ و مستحق عذاب نار ہے جیسے نماز، رکوع، سجود۔

فرضِ عملی: وہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہد میں حکم دلائل شرعیہ جزم ہے کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہوگی۔ اس کا بے وجہ انکار

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۴۶۶۸، ج ۵، ص ۱۰۳۔

..... ”سنن النسائي“، کتاب الافتتاح، باب القراءۃ فی الصبح بالروم، الحدیث: ۹۴۴، ص ۱۶۵۔

..... ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، ۸۵۔ باب، الحدیث: ۳۵۲۸، ج ۵، ص ۳۰۷۔

فسق و گمراہی ہے، ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے۔ جیسے آئمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا، حنفیہ کے نزدیک وضو میں بسم اللہ کہنا اور نیت سنت ہے اور حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں۔ اس فرضِ عملی میں ہر شخص اسی کی پیروی کرے جس کا مقلد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورت شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

واجبِ اعتقادی: وہ کہ دلیل ظنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔ فرضِ عملی و واجبِ عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور وہ انہیں دو میں منحصر۔

واجبِ عملی: وہ واجبِ اعتقادی کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے۔ مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قصد اچھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔

سنتِ مؤکدہ: وہ جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیانِ جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانبِ ترک بالکل مسدود نہ فرمادی ہو، اس کا ترک اسما عت اور کرنا ثواب اور نادر اترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاقِ عذاب۔

سنتِ غیر مؤکدہ: وہ کہ نظرِ شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مدوامت فرمائی یا نہیں، اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادت ہو موجبِ عتاب نہیں۔

مستحب: وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

مباح: وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حرامِ قطعی: یہ فرض کا مقابل ہے، اس کا ایک بار بھی قصد اکرنا گناہِ کبیرہ و فسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔
مکر وہ مخیر کی: یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

إِسْمَاعِيلُ: جس کا کرنا بُرا ہو اور نادراً کرنے والا مستحقِ عتاب اور التزامِ فعل پر استحقاقِ عذاب۔ یہ سنتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

مُكَرَّهٌ تَنْزِيهِي: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے۔ یہ سنتِ غیرِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خِلَافِ أَوَّلِي: وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں، یہ مستحب کا مقابل ہے۔ ان کے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی عطرِ تحقیق ہے۔

وَلِلَّهِ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا مَبَارَكًا فِيهِ مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَىٰ.

وُضُوْا كَا بِيَان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (1)

یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ اور گہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائلِ وضو میں چند احادیث ذکر کی جائیں پھر اس کے متعلق احکام فقہی کا بیان ہو۔

حدیث ۱: امام بخاری و امام مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔“ (2)

حدیث ۲: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرمادے اور درجات بلند کرے۔ عرض کی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز

..... پ ۶، المائدة: ۶.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء... إلخ، الحدیث: ۱۳۶، ج ۱، ص ۷۱.

کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلا و اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔⁽¹⁾

حدیث ۳: امام مالک و نسائی عبد اللہ صناجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ”مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو گھٹی کرنے سے مونہہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونہہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید براں۔⁽²⁾

حدیث ۴: بڑار نے باسناد حسن روایت کی کہ ”حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں: میں پانی لایا، انہوں نے مونہہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔“⁽³⁾

حدیث ۵: طبرانی نے اوسط میں حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دو ناکھٹا ہے۔“⁽⁴⁾

حدیث ۶: امام احمد بن حنبل نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دو ناکھٹا اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔“⁽⁵⁾

حدیث ۷: صحیح مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہوتی ہے۔“⁽⁶⁾

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب فضل إسباغ الوضوء علی المکارہ، الحدیث: ۲۵۱، ص ۱۵۱.

..... ”سنن النسائي“، کتاب الطہارۃ، باب مسح الاذنين مع الرأس ... إلخ، الحدیث: ۱۰۳، ص ۲۵.

..... ”البحر الزخار المعروف بمسند البزار“، مسند عثمان بن عفان، الحدیث: ۴۲۲، ج ۲، ص ۷۵.

..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب المیم، الحدیث: ۵۳۶۶، ج ۴، ص ۱۰۶.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، الحدیث: ۵۷۳۹، ج ۲، ص ۴۱۷.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۲۳۴، ص ۱۴۴.

حدیث ۸: مسلم میں حضرت امیر المومنین فاروقِ اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔“ (1)

حدیث ۹: ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وضو پڑھ کر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔“ (2)

حدیث ۱۰: ابن خزيمة اپنی صحیح میں راوی کہ عبد اللہ بن بريدة اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ”ایک دن صبح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا: ”اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔“ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ! میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا وضو کر لیا کرتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے۔“ (3)

حدیث ۱۱: ترمذی وابن ماجہ سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں اس کے معنی وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔“ (4)

حدیث ۱۲: دارقطنی اور بیہقی اپنی سنن میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا۔“ (5)

حدیث ۱۳: امام بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔“ (6)

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۲۳۴، ص ۱۴۴.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب ماجاء أنه یصلی الصلوات بو ضوء واحد، الحدیث: ۶۱، ج ۱، ص ۱۲۴.

..... صحیح ابن خزيمة، باب استحباب الصلاة عند الذنب... إلخ، الحدیث: ۱۲۰۹، ج ۲، ص ۲۱۳.

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الطہارۃ، باب ماجاء في التسمية في الوضوء، الحدیث: ۳۹۸، ج ۱، ص ۲۴۲.

..... ”سنن الدار قطنی“، کتاب الطہارۃ، باب التسمية على الوضوء، الحدیث: ۲۲۸، ج ۱، ص ۱۰۸.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده، الحدیث: ۳۲۹۵، ج ۲، ص ۴۰۳.

حدیث ۱۴: طبرانی باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرما دیتا۔“ (۱) (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے)۔ (2)

حدیث ۱۵: اسی طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ ”سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تا وقتیکہ مسواک نہ فرمالتے۔“ (3)

حدیث ۱۶: صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ”حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا۔“ (4)

حدیث ۱۷: امام احمد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے منہ کی صفائی اور رب تبارک و تعالیٰ کی رضا کا۔“ (5)

حدیث ۱۸: ابو نعیم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مسواک کی ستر رکعتوں سے۔“ (6)

حدیث ۱۹: اور ایک روایت میں ہے کہ: ”جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے۔“ (7)

حدیث ۲۰: مشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ: ”دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کی چنٹیں دھونا، بغل کے بال دور کرنا، موئے زیر ناف موڈنا، استنجا کرنا، گلّی کرنا۔“ (8)

حدیث ۲۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”بندہ جب مسواک

..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، الحدیث: ۱۲۳۸، ج ۱، ص ۳۴۱.

..... ”المستدرک“ للحاکم، کتاب الطہارۃ، باب لو لا ان أشق... إلخ، الحدیث: ۵۳۱، ج ۱، ص ۳۶۴.

..... ”المعجم الكبير“ للطبرانی، الحدیث: ۴۴- (۲۵۳)، ج ۵، ص ۱۵۲.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب السواک، الحدیث: ۴۴- (۲۵۳)، ص ۱۵۲.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، الحدیث: ۵۸۶۹، ج ۲، ص ۴۳۸.

..... ”الترغیب والترہیب“ للمنذری، کتاب الطہارۃ، الترغیب فی السواک، الحدیث: ۱۸، ج ۱، ص ۱۰۲.

..... ”شعب الإیمان“، باب فی الطہارات، الحدیث: ۲۷۷۴، ج ۳، ص ۲۶.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، الحدیث: ۲۶۱، ص ۱۵۴.

کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مونہ اس کے مونہ پر رکھ دیتا ہے۔“ (1)

مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ: ”جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔ اور جو ایون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔“

احکام فقہی: وہ آیہ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے یہ ثابت کہ وضو میں چار فرض ہیں:

(1) مونہ دھونا

(2) گہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(3) سر کا مسح کرنا

(4) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

فائدہ: کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چڑھ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہو (2)، اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ بہے گا جس کی تشریح ہر عضو میں بیان کی جائے گی۔ کسی جگہ موضع حدت پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔

1۔ **مونہ دھونا:** شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی (3) تک طول میں اور عرض میں

ایک کان سے دوسرے کان تک مونہ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ (4)

مسئلہ 1: جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا جے نہیں اس پر وہیں تک مونہ دھونا فرض ہے جہاں تک عادتہ بال

ہوتے ہیں اور اگر عادتہ جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمنے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔ (5)

..... ”البحر الزخار المعروف بمسند البزار“، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۶۰۳، ج ۲، ص ۲۱۴.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی الفرض القطعی والظنی، ج ۱، ص ۲۱۷.

و ”الفتاویٰ الرضویۃ“، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۱۸.

..... یعنی نیچے کے دانت جمنے کی جگہ۔

..... ”الدرالمختار“ معہ ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۱۶ - ۲۱۹.

..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴.

مسئلہ ۲: مونچھوں یا بھووں یا بچی (۱) کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ (۲)

مسئلہ ۳: اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپالیں تو اگر چہ گھنی ہوں، مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے۔ (۳)

مسئلہ ۴: داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضرور نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔ (۴)

مسئلہ ۵: لبوں کا وہ حصہ جو عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے، اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کر لے کہ اس میں کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا، نہ گلی کی کہ دھل جاتا تو وضو نہ ہوا، ہاں وہ حصہ جو عادتاً مونہ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔ (۵)

مسئلہ ۶: رُخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ داڑھی کے گھنے بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔ (۶)

مسئلہ ۷: نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔ (۷)

..... یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۱۴۔

و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق... إلخ، ج ۱، ص ۲۲۰۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۴۴۶۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۱۴، ۴۴۶۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۹۔

و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۱۴۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۱۶۔

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق... إلخ، ج ۱، ص ۲۲۰۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۴۴۵۔

- مسئلہ ۸:** آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہئے کہ مُضر ہے۔^(۱)
- مسئلہ ۹:** مونہہ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے متصل ایک خفیف سی تحریر بند ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادتاً بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائیگا مگر ایسا کرنا نہیں چاہئے اور اگر کچھ زیادہ دھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔^(۲)
- مسئلہ ۱۰:** آنکھ کے کوئے^(۳) پر پانی بہانا فرض ہے مگر سرمہ کا جرم کوئے یا پلک میں رہ گیا اور وضو کر لیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو خرَج نہیں نماز ہوگئی، وضو بھی ہو گیا اور اگر معلوم ہے تو اسے چھڑا کر پانی بہانا ضرور ہے۔
- مسئلہ ۱۱:** پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کچھ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑا نا فرض ہے۔^(۴)
- ۲۔ ہاتھ دھونا:** اس حَلْم میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔^(۵)
- مسئلہ ۱۲:** اگر گہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔^(۶)
- مسئلہ ۱۳:** ہر قسم کے جائز، ناجائز گہنے، چھلے، انگوٹھیاں، پہنچیاں^(۷)، کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اُتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔^(۸)
- مسئلہ ۱۴:** ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں^(۹)، انگلیوں کی کروٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے، کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہ جانا ضروری ہے اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی نہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا وضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے۔^(۱۰)
- مسئلہ ۱۵:** بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک مُونڈھے پر دو ہاتھ نکلے تو جو پورا ہے

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق... إلخ، ج ۱، ص ۲۲۰.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۰۰.

..... یعنی ناک کی طرف آنکھ کا کونہ۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۴۴۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴.

..... المرجع السابق .
..... پہنچی کی جمع، ایک زیور جو کلائی میں پہنا جاتا ہے۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۱۶.

و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۷.

..... یعنی انگلیوں کے درمیان کی جگہ۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۴۴۵.

اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں مستحب ہے مگر اس کا وہ حصہ کہ اس ہاتھ کے موضعِ فرض سے متصل ہے اتنے کا دھونا فرض ہے۔ (1)

۳۔ سر کا مسح کرنا:

چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ (2)

مسئلہ ۱۶: مسح کرنے کے لیے ہاتھ تڑ ہونا چاہیے، خواہ ہاتھ میں تری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تڑ کر لیا ہو۔ (3)

مسئلہ ۱۷: کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی۔ (4)

مسئلہ ۱۸: سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔ (5)

مسئلہ ۱۹: عمامے، ٹوپی، دوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں اگر ٹوپی، دوپٹا اتنا باریک ہو کہ تری پھوٹ کر چوتھائی سر کو تڑ کر دے تو مسح ہو جائے گا۔ (6)

مسئلہ ۲۰: سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔ (7)

۴۔ پاؤں کو گٹوں (8) سمیت ایک دفعہ دھونا: (9)

مسئلہ ۲۱: چھلے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حَلْم ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ (10)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴.

..... المرجع السابق، ص ۵.

..... المرجع السابق، ص ۶.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۱۶.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶.

..... المرجع السابق، ص ۵.

..... یعنی ٹخنوں۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۱۸.

مسئلہ ۲۲: بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کرتا گا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا درکنار تانگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۳: گھائیاں اور انگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایرٹیاں، کوچیں (1)، سب کا دھونا فرض ہے۔ (2)

مسئلہ ۲۴: جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہ جانا شرط ہے یہ ضرور نہیں کہ قصد پانی بہائے اگر بلا قصد و اختیار بھی ان پر پانی بہ جائے (مثلاً مینڈ برس اور اعضاء وضو کے ہر حصہ سے دو دو قطرے مینڈ کے بہ گئے وہ اعضاء دھل گئے اور سر کا چوتھائی حصہ نم ہو گیا یا کسی تالاب میں گر پڑا اور اعضاء وضو پر پانی گزر گیا وضو ہو گیا)۔

مسئلہ ۲۵: جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و احتیاط میں حرج ہو، ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سخت چیز ہو وضو ہو جائے گا، جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم، مزدور کے لیے گارامٹی، عام لوگوں کے لیے کونے یا پلک میں سرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، چھھر کی بیٹ وغیرہ۔ (3)

مسئلہ ۲۶: کسی جگہ چھالنا تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اس کی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کر کے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہالینا کافی ہے۔ پھر اس کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (4)

مسئلہ ۲۷: مچھلی کا ریتا اعضاء وضو پر چرکا رہ گیا وضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ پہنچے گا۔ (5)

وضو کی سنتیں

مسئلہ ۲۸: وضو پر ثواب پانے کے لیے حکم الہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضرور ہے ورنہ وضو ہو جائے گا ثواب

نہ پائے گا۔ (6)

..... یعنی ایرٹیوں کے اوپر موٹے پٹے۔

..... ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۱، ص ۴۴۵۔

..... ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۱، ص ۲۰۳۔

..... ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۔

..... ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۱، ص ۲۲۰۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب: الفرق بین النیة والقصد والعزم، ج ۱، ص ۲۳۵-۲۳۸۔

مسئلہ ۲۹: بسم اللہ سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے استنجا کرے تو قبل استنجے کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے زبان سے ذکر الہی منع ہے۔ (1)

مسئلہ ۳۰: اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوئے۔ (2)

مسئلہ ۳۱: اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی اونڈیل کر ہاتھ دھوئے، تو اسے چاہیے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے، ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دہنا ہاتھ گٹے تک تین بار دھوئے پھر دہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر بائیں ہاتھ دھوئے۔ (3)

مسئلہ ۳۲: یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں، ہاتھ ڈالے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ (4)

مسئلہ ۳۳: اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وضو کے قابل نہ رہا مائے مستعمل ہو گیا۔ (5)

مسئلہ ۳۴: یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حدت نہ ہو تو جس قدر حصہ دھلا ہوا ہو، اتنا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا اگرچہ گھنی تک ہو بلکہ غیر جب نے اگر گھنی تک ہاتھ دھولیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدت باقی نہیں، ہاں جب گھنی سے اوپر

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: سائر بمعنی باقی... إلخ، ج ۱، ص ۲۴۱.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۴۶.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۴۷.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۲، ص ۱۱۳.

یہ مسئلہ معرکہ الآرا ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہدایہ و فتح القدری و تبیین و فتاویٰ قاضی خاں و کافی و خلاصہ وغنیہ و حلیہ و کتاب الحسن عن ابی حنیفہ و کتب امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ و دیگر کتب فقہ میں مصرح ہے اور اس کی کامل تحقیق منظور ہو تو رسالہ مبارکہ "النمیقة الانقرے فی الفرق بین الملاقی و الملقے" کا مطالعہ کیا جائے۔ ۱۲ منہ

اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھوپکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حدّث ہے۔

مسئلہ ۳۵: جب سوکراٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے، استنجے کے قبل بھی اور بعد بھی۔^(۱)

مسئلہ ۳۶: کم سے کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں، اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھولے اور مسواک نہ بہت نرم ہونے سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ گڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لہنی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو۔ جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔^(۲) مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلہ اداۓ سنت ہے اس کی تعظیم چاہیے، دوسرے آبِ دہنِ مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیے، اسی لیے پاخانہ میں ٹھوکنے کو علمائے نامناسب لکھا ہے۔

مسئلہ ۳۷: مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے۔^(۳)

مسئلہ ۳۸: دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لہذا بائیں میں نہیں، چت لیٹ کر مسواک نہ کرے۔^(۴)

مسئلہ ۳۹: پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے، پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت، پھر داہنی جانب کے نیچے کے، پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔^(۵)

مسئلہ ۴۰: جب مسواک کرنا ہو تو اسے دھولے۔ یوہیں فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔^(۶)

مسئلہ ۴۱: اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے۔ یوہیں اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑوں پر پھیر لے۔^(۷)

..... "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء أربعة، ج ۱، ص ۲۴۳.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۵۰.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۷.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۵۰.

..... "الدرالمختار" کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۵۱. المرجع السابق، ص ۲۵۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۵۱.

..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطہارۃ، ص ۶، و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء أربعة، ج ۱، ص ۲۵۳.

مسئلہ ۴۲: مسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وضو کے لیے، تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے، اس سے ہر نماز کے لیے مسواک کا مطالبہ نہیں، جب تک تغیرِ رائجہ^(۱) نہ ہو گیا ہو، ورنہ اس کے دفع کے لیے مستقل سنت ہے البتہ اگر وضو میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کر لے^(۲)۔

مسئلہ ۴۳: پھر تین چلو پانی سے تین گلیاں کرے کہ ہر بار مونہ کے ہر پُرزے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغره کرے۔^(۳)

مسئلہ ۴۴: پھر تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے، پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔^(۴)

مسئلہ ۴۵: مونہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہو، یوں کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے۔^(۵)

مسئلہ ۴۶: ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے، پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیاں سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرے چھنگلیاں پر ختم کرے اور اگر بے خلال کیے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خلال ہو مثلاً گھاسیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا۔^(۶)

مسئلہ ۴۷: جو اعضا دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔^(۷)

..... یعنی سانس بدبودار۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱، ص ۲۴۸۔

مسواک وضو کی سنت قبلیہ ہے البتہ سنت مؤکدہ اس وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ (”فتاویٰ رضویہ“، ج ۱، ص ۲۳۳)

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۳۔

..... المرجع السابق۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۶۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۷۔

و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۷۔

مسئلہ ۴۸: اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ کہ تینوں بار میں پورا عَضُو دھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وضو ہو جائے گا مگر خلاف سنت، اس میں چلوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عَضُو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگر چہ کتنے ہی چلوؤں سے۔^(۱)

مسئلہ ۴۹: پورے سر کا ایک بار مسح کرنا اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے مونہ، پھر ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں اگر خلاف ترتیب وضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ گیا تو وضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا برا ہے اور ترک سنت مؤکدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے اور داڑھی کے جو بال مونہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے اور اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عَضُو سوکھنے نہ پائے۔^(۲)

وضو کے مستحبات

بہت سے مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے، بعض باقی رہ گئے وہ لکھے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۵۰: (۱) داہنی جانب سے ابتدا کریں مگر

(۲) دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی

(۳) دونوں کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا۔

(۴) ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو مونہ دھونے اور

(۵) مسح کرنے میں بھی دینے کو مقدم کرے

(۶) انگلیوں کی پُشت سے

(۷) گردن کا مسح کرنا

(۸) وضو کرتے وقت کعبہ رو

(۹) اونچی جگہ

(۱۰) بیٹھنا۔

(۱۱) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا اور

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱، ص ۲۵۷۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۶۲-۲۶۴ و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۱۴۔

- (۱۲) پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا خاص کر جاڑے میں۔
- (۱۳) پہلے تیل کی طرح پانی چھڑ لینا نھو صاً جاڑے میں۔
- (۱۴) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔
- (۱۵) دوسرے وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ چھوڑنا۔
- (۱۶) وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔
- (۱۷) انگوٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔
- (۱۸) صاحبِ عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔
- (۱۹) اطمینان سے وضو کرنا۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ وضو جو ان کا سا، نماز بوڑھوں کی سی یعنی وضو جلد کریں ایسی جلدی نہ چاہیے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔
- (۲۰) کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔
- (۲۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا
- (۲۲) جو وضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو، اسے کوؤں، ٹخنوں، ایڑیوں، تلوؤں، گونچوں، گھائیوں، گہنیوں کا بالخصوص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ ان کی بے خیالی کا ہے۔ ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔
- (۲۳) وضو کا برتن مٹی کا ہو، تانبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر
- (۲۴) قلعی کیا ہوا۔
- (۲۵) اگر وضو کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو بائیں جانب رکھے اور
- (۲۶) طشت کی قسم سے ہو تو دہنی طرف
- (۲۷) آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں
- (۲۸) اور ہاتھ اس کے دستہ پر رکھیں اس کے منہ پر نہ رکھیں
- (۲۹) دہنے ہاتھ سے گلّی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا
- (۳۰) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا
- (۳۱) بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا

(۳۲) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا

(۳۳) مونہ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔

تنبیہ: بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چلو ڈال کر سارے مونہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مونہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں مونہ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔

(۳۴) دونوں ہاتھ سے مونہ دھونا

(۳۵) ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا

(۳۶) چہرے اور

(۳۷) ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف

بازو و نصف پنڈلی تک دھونا

(۳۸) مسح سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور گلے کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سرا، دوسرے

ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گڈی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدار ہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس لائے اور

(۳۹) کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور

(۴۰) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح۔

(۴۱) ہر عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیے کہ بونڈیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں، خصوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ

قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۴۲) بہت بھاری برتن سے وضو نہ کرے خصوصاً کمزور کہ پانی بے احتیاطی سے گرے گا

(۴۳) زبان سے کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں

(۴۴) ہر عضو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیت وضو حاضر رہنا اور

(۴۵) بسم اللہ کہنا اور

(۴۶) درود اور

(۴۷) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (۱)

..... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۱۲

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور

- (۴۸) گلی کے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (1) اور
 (۴۹) ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰهُمَّ اَرْحِنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرْحِنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ (2) اور
 (۵۰) مونہ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيِضُ وَجُوهُ وَتَسْوَدُ وَجُوهُ (3) اور
 (۵۱) داہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا (4) اور
 (۵۲) بائیں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ (5) اور
 (۵۳) سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اِظْلِنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ (6) اور
 (۵۴) کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمْعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ (7) اور
 (۵۵) گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْقِبْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ (8) اور
 (۵۶) داہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلٰى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُلُّ الْاَقْدَامُ (9) اور
 (۵۷) بائیں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعِيْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ (10) اور
 پڑھے یا سب جگہ دُرود شریف ہی پڑھے اور یہی افضل ہے۔ اور
 (۵۸) وُضُوْءٍ فَارِغْ هُوْتِ هٰذَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الْاَعْمَالُ (11) اور
 (۵۹) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفا سے امراض ہے اور

..... اے اللہ (عزوجل) تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔ ۱۲۔

..... اے اللہ (عزوجل) تو مجھ کو جنت کی خوشبو سونگھنا اور جہنم کی بو سے بچا۔ ۱۲۔

..... اے اللہ (عزوجل) تو میرے چہرے کو اجالا کر جس دن کہ کچھ مونہ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔ ۱۲۔

..... اے اللہ (عزوجل) میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔ ۱۲۔

..... اے اللہ (عزوجل) میرا نامہ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔ ۱۲۔

..... اے اللہ (عزوجل) تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔ ۱۲۔

..... اے اللہ (عزوجل) مجھے ان میں کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔ ۱۲۔

..... اے اللہ (عزوجل) میری گردن آگ سے آزاد کر دے۔ ۱۲۔

..... اے اللہ (عزوجل) میرا قدم پل صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔ ۱۲۔

..... اے اللہ (عزوجل) میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بار آور کر دے اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔ ۱۲۔

..... الہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے۔ ۱۲۔

(۶۰) آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ

أَتُوبُ إِلَيْكَ (۱) اور کلمہ شہادت اور سورہ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ پڑھے۔

(۶۱) اعضاءِ وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے اور پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کر لے۔

(۶۲) قدرے نم باقی رہنے دے کہ روزِ قیامت پلہِ حسنات میں رکھی جائے گی۔ اور

(۶۳) ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پتکھا ہے۔

(۶۴) بعدِ وضو میانی (۲) پر پانی چھڑک لے۔ (۳) اور

(۶۵) مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ (۴)

وُضُو میں مکروہات

(۱) عورت کے غسل یا وضو کے پچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔

(۲) وضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا۔

(۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔

(۴) مسجد کے اندر وضو کرنا۔

(۵) اعضاءِ وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔

(۶) پانی میں ریٹھ یا کھنکھار ڈالنا۔

(۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکھار ڈالنا یا گلھی کرنا۔

..... تو پاک ہے اے اللہ (عزوجل) اور میں تیری حمد کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری

طرف توبہ کرتا ہوں۔ ۱۲

..... پا جامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے۔

..... شیخ طریقت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ ”نماز کے احکام“ صفحہ ۱۹ پر فرماتے ہیں کہ: ”پانی چھڑکتے وقت میانی کو گرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب

ہے، نیز وضو کرتے وقت بھی بلکہ ہر وقت میانی کو گرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے۔

..... ”غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی“، آداب الوضوء، ص ۲۸ - ۳۷.

و ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۶۶ - ۲۸۰.

و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸.

- (۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔
 (۹) زیادہ پانی خرچ کرنا۔
 (۱۰) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔
 (۱۱) مونہ پر پانی مارنا۔ یا
 (۱۲) مونہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔
 (۱۳) ایک ہاتھ سے مونہ دھونا کہ رفاض و ہنود کا شعار ہے۔
 (۱۴) گلے کا مسح کرنا۔
 (۱۵) بائیں ہاتھ سے گلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔
 (۱۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
 (۱۷) اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا۔
 (۱۸) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔
 (۱۹) جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا۔
 (۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔^(۱)
 (۲۱) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہوگا۔
 ہر سنت کا ترک مکروہ ہے۔ یو ہیں ہر مکروہ کا ترک سنت۔^(۲)

وضو کے متفرق مسائل

مسئلہ ۵۱: اگر وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ اور قرآن عظیم پڑھنے کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔^(۳)

..... جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند قیود ہیں، جن کا ذکر پانی کے باب میں آئیگا اور اس سے وضو کی کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ ۱۲ منہ حفظ رہ

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تعریف المکروہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۶۹، ۲۸۰ - ۲۸۳۔

و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴، ۹، وغیرہما۔

..... ”نور الإيضاح“، کتاب الطہارۃ، فصل: الوضوء علی ثلاثۃ أقسام، ص ۱۸۔

مسئلہ ۵۲: طواف کے لیے وضو واجب ہے۔^(۱)

مسئلہ ۵۳: غسلِ جنابت سے پہلے اور جب کو کھانے، پینے، سونے اور اذان و اقامت اور خطبہ جمعہ و عیدین اور روضہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور وقوفِ عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لیے وضو کر لینا سنت ہے۔

مسئلہ ۵۴: سونے کے لیے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے یا اٹھانے کے بعد اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اس وقت اور زبانی قرآنِ عظیم پڑھنے کے لیے اور حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ جمعہ و عیدین باقی خطبوں کے لیے اور کتبِ دینیہ چھونے کے لیے اور بعد ستر غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے، گالی دینے، فحش لفظ نکالنے، کافر سے بدن چھو جانے، صلیب یا بت چھونے، کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے، بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو، غیبت کرنے، تہمت لگانے، لغو اشعار پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور با وضو شخص کے نماز پڑھنے کے لیے ان سب صورتوں میں وضو مستحب ہے۔^(۲)

مسئلہ ۵۵: جب وضو جاتا رہے وضو کر لینا مستحب ہے۔^(۳)

مسئلہ ۵۶: نابالغ پر وضو فرض نہیں^(۴) مگر ان سے وضو کرانا چاہیے تاکہ عادت ہو اور وضو کرنا آجائے اور مسائل وضو سے آگاہ ہو جائیں۔

مسئلہ ۵۷: لوٹے کی ٹونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقت گرے، نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو۔^(۶)

مسئلہ ۵۸: چلو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے چلو میں پانی لیں اُس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چلو کافی ہے تو پورا چلو نہ لے کہ

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۰۵.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۹.

..... "نور الإيضاح"، کتاب الطہارۃ، فصل: الوضوء علی ثلاثة أقسام، ص ۱۹. و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۷۱۵-۷۲۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۹.

..... "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی اعتبارات المركب التام، ج ۱، ص ۲۰۲.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۷۶۵.

اسراف ہوگا۔ (1)

مسئلہ ۵۹: ہاتھ، پاؤں، سینہ، پشت پر بال ہوں تو ہر تال وغیرہ سے صاف کر ڈالے یا ترشوالے، نہیں تو پانی زیادہ

خرچ ہوگا۔ (2)

فائدہ: وہاں ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے وسوسہ سے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں:

(1) رجوع الی اللہ و

(۲) اَعُوذُ بِاللّٰهِ

(۳) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ و

(۴) سورۃ ناس، اور

(۵) اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، اور

(۶) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظّٰهَرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ، اور

(۷) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْخَلَقِ اِنْ يَّشَاءُ يُدْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ لَا وَمَا ذَلِكَ عَلٰى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ط

پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا اور

(۸) وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دافع وسوسہ ہے۔ (3)

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱: پاخانہ، پیشاب، ودی، مدی، منی، کیرا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وضو جاتا رہے گا۔ (4)

مسئلہ ۲: اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی

ہے جب بھی وضو ٹوٹ گیا۔ (5)

مسئلہ ۳: یوہیں عورت کے سوراخ سے نکلی مگر ہنوز (6) اوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو جاتا رہا۔ (7)

..... "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۱، ص ۷۶۵.

..... المرجع السابق، ص ۷۶۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۹.

..... المرجع السابق، ص ۹-۱۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰.

مسئلہ ۴: عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہے ناقضِ وضو نہیں^(۱)، اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔^(۲)

مسئلہ ۵: مرد یا عورت کے پیچھے سے ہو خارج ہوئی وضو جاتا رہا۔^(۳)

مسئلہ ۶: مرد یا عورت کے آگے سے ہو انگلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہو گیا کہ چھلکی تک پہنچا، اس سے ہو انگلی تو وضو نہیں جائے گا۔^(۴)

مسئلہ ۷: عورت کے دونوں مقام پردہ پھٹ کر ایک ہو گئے اسے جب ریح آئے احتیاط یہ ہے کہ وضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہوگی۔^(۵)

مسئلہ ۸: اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وضو نہیں جائے گا۔^(۶)

مسئلہ ۹: حقنہ لیا اور دوا باہر آگئی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی وضو ٹوٹ گیا۔^(۷)

مسئلہ ۱۰: مرد نے سوراخ ڈگر میں روئی رکھی اور وہ اوپر سے خشک ہے مگر جب نکالی، تو تر نکلی تو نکالتے ہی وضو ٹوٹ گیا۔^(۸) یوں عورت نے کپڑا رکھا اور فرج خارج میں اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تر نکلا اب وضو جاتا رہا۔

مسئلہ ۱۱: خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا اگر صرف چمکایا بھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے یا خلل کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سُرخ آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔^(۹)

..... "جد الممتار" علی "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الوضوء، ج ۱، ص ۱۸۸.

..... "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الإستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء والاستنقاء... إلخ، ج ۱، ص ۶۲۱.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۹.

..... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰.

..... المرجع السابق، و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۸۰.

- مسئلہ ۱۲: اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وضو نہیں ٹوٹا۔ مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے۔ (1)
- مسئلہ ۱۳: زخم میں گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر یہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (2)
- مسئلہ ۱۴: زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہ جاتا یا نہیں اگر بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ یوں اگر مٹی یا رکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی وہی حکم ہے۔ (3)
- مسئلہ ۱۵: پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا، اگر چہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وضو جاتا رہا۔ (4)
- مسئلہ ۱۶: آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہ میں دانہ یا ناصور یا کوئی بیماری ہو، ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وضو توڑ دے گا۔ (5)

- مسئلہ ۱۷: زخم یا ناک یا کان یا منہ سے کیڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا پیپ کوئی نجس رطوبت قابل سیلان نہ تھی) گٹ کر گرا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (6)
- مسئلہ ۱۸: کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا وضو نہ جائے گا یوں اگر منہ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔ (7)
- مسئلہ ۱۹: چھالانوج ڈالا اگر اس میں کاپانی بہ گیا وضو جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (8)
- مسئلہ ۲۰: منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔
- فائدہ: غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔ (9)
- مسئلہ ۲۱: چونک یا بڑی کٹی نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ اگر خود نکلتا تو بہ جاتا وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (10)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۶.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۸۰.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱.

و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۶، و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۸۱.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۸۸.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰.

..... المرجع السابق، ص ۱۱.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱.

و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۲.

مسئلہ ۲۲: اگر چھوٹی کٹی یا جوں یا کھٹل، مچھر، مکھی، پسونے خون چوسا تو وضو نہیں جائے گا۔ (1)

مسئلہ ۲۳: ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وضو نہیں ٹوٹا۔ (2)

مسئلہ ۲۴: نارو (3) سے رطوبت بہے وضو جاتا رہے گا اور ڈورا نکلا تو وضو باقی ہے۔ (4)

مسئلہ ۲۵: اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے ناقض وضو ہے۔ (5)

مسئلہ ۲۶: مونہ بھرتے کھانے یا پانی یا صفر (6) کی وضو توڑ دیتی ہے۔ (7)

فائدہ: مونہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔ (8)

مسئلہ ۲۷: بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ (9)

مسئلہ ۲۸: بہتے خون کی قے وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور جما ہوا خون ہے تو وضو نہیں جائے گا

جب تک مونہ بھر نہ ہو۔ (10)

مسئلہ ۲۹: پانی پیا اور معدے میں اتر گیا، اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر مونہ بھر ہے وضو ٹوٹ گیا اور

وہ پانی نجس ہے اور اگر سیدہ تک پہنچا تھا کہ اچھو (11) لگا اور نکل آیا تو نہ وہ ناپاک ہے نہ اس سے وضو جائے۔ (12)

مسئلہ ۳۰: اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ مونہ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وضو توڑ دے

گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علیحدہ علیحدہ مونہ

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱.

و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱.

..... ایک مرض کا نام جس میں آدمی کے بدن پر دانے دانے ہو کر ان میں سے دھاگہ سا نکلا کرتا ہے۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۷۵-۲۷۶.

..... المرجع السابق، ص ۲۷۱.

..... پیلیرنگ کا کڑوا پانی۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۹۱.

..... کھانسی جو سانس کی نالی میں پانی وغیرہ جانے سے آنے لگتی ہے۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۱.

و البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۶۷.

بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو مونہ بھر ہو جائے تو یہ ناقضِ وضو نہیں، پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وضو کر لینا بہتر ہے۔ (1)

مسئلہ ۳۱: قے میں صرف کیڑے یا سانپ نکلے وضو نہ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے مونہ بھرے یا نہیں۔ مونہ بھرے تو ناقض ہے ورنہ نہیں۔ (2)

مسئلہ ۳۲: سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جمے ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکڑوں بیٹھ کر سویا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک گھنٹی پر تکیہ لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں یا تنگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال (3) میں اتر رہا ہے یا دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جمے نہ رہے یا چار زانو ہے اور سر رانوں پر یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیأت پر سو گیا ان سب صورتوں میں وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قصدِ اسویا تو وضو بھی گیا، نماز بھی گئی وضو کر کے سرے سے نیت باندھے اور بلا قصدِ اسویا تو وضو جاتا رہا نماز نہیں گئی۔ وضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے اور از سر نو پڑھنا بہتر ہے۔ (4)

مسئلہ ۳۳: دونوں سرین زمین یا کرسی یا بیچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں، دوزانو سیدھا بیٹھا ہو یا چار زانو پالتی مارے یا زین پر سوار ہو یا تنگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وضو جائے نہ نماز، ہاں اگر پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدر کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کر لے۔ (5)

مسئلہ ۳۴: اگر اس شکل پر سویا جس میں وضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیأت پیدا ہوگئی جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وضو نہ گیا ورنہ جاتا رہا۔ (6)

مسئلہ ۳۵: گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وضو کر لینا مناسب ہے۔ (7)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارة، مطلب في حكم كفي الحمصة، ج ۱، ص ۲۹۳.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۹۰.

..... پستی۔

..... "الفتاوی الرضویة"، ج ۱، ص ۳۶۵-۳۶۷، وغیرہ۔

..... "الفتاوی الرضویة"، ج ۱، ص ۳۶۷۔

..... المرجع السابق، ص ۴۲۵.

- مسئلہ ۳۶: بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آگئی وضو جاتا رہا۔ (1)
- مسئلہ ۳۷: اُونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔ (2)
- مسئلہ ۳۸: جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وضو نہ گیا۔ (3)
- مسئلہ ۳۹: نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ہوئیں ان کی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تُو غافل تھا، پکارا جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ نہ بتا سکے تو اس پر وضو لازم ہے۔ (4)
- فائدہ: انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقض وضو نہیں ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں۔ علاوہ نیند کے اور ناقض سے انبیاء علیہم السلام کا وضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ ان کی عظمتِ شان کے، نہ بسبب نجاست کے، کہ انکے فضلات شریفہ طیب و طاہر ہیں جن کا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعثِ برکت۔ (5)
- مسئلہ ۴۰: بیہوشی اور جنون اور غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقض وضو ہیں۔ (6)
- مسئلہ ۴۱: بالغ کا قبہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔ (7)
- مسئلہ ۴۲: اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قبہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔ (8)
- مسئلہ ۴۳: اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی۔ (9)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۳۶۷.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نوم الأنبیاء غیر ناقض، ج ۱، ص ۲۹۸، ۵۷۴.

..... "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: نوم الأنبیاء غیر ناقض، ج ۱، ص ۳۰۰.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق.

- مسئلہ ۴۴:** اگر مسکرایا کہ دانت نکلے آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وضو۔⁽¹⁾
- مسئلہ ۴۵:** مباشرتِ فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہونا قضا وضو ہے۔⁽²⁾
- مسئلہ ۴۶:** اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور انتشار آلہ نہ تھا عورت کا وضو اس وقت میں بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائے گا۔⁽³⁾
- مسئلہ ۴۷:** بڑا استنجا ڈھیلے سے کر کے وضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے استنجا مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کودے کر کرے گا وضو جاتا رہے گا اور ویسے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وضو کر لینا مناسب ہے۔⁽⁴⁾
- مسئلہ ۴۸:** پھڑیا بالکل اچھی ہوگی اس کا مردہ پوست باقی ہے جس میں اوپر مونہ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے۔⁽⁵⁾
- مسئلہ ۴۹:** عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنایا اور ستر کھلنے یا اپنا پیرا یا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔⁽⁶⁾

متفرق مسائل

جو رطوبت بدن انسان سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ مونہ بھر نہ ہو پاک ہے۔⁽⁷⁾

- "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۲۔
- "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۰۳۔
- "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۳۔
- "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۳۱۹، وغیرہ۔
- المرجع السابق، ص ۳۵۵-۳۵۶۔
- المرجع السابق، ص ۳۵۲۔
- "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۴۔

- مسئلہ ۱:** خارش یا پھڑپھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو، کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سن جائے، پاک ہے۔ (1)
- مسئلہ ۲:** سوتے میں رال جو مونہ سے گرے، اگرچہ پیٹ سے آئے، اگرچہ بدبودار ہو، پاک ہے۔ (2)
- مسئلہ ۳:** مردے کے مونہ سے جو پانی بہے نجس ہے۔ (3)
- مسئلہ ۴:** آنکھ دکھتے میں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقضِ وضو ہے، اس سے احتیاطِ ضروری ہے۔ (4)
- مسئلہ ۵:** شیرخوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ مونہ بھرے نجس ہے، درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (5)
- مسئلہ ۶:** درمیانِ وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے وہ پہلے ڈھلے ہوئے بے ڈھلے ہو گئے۔ (6)
- مسئلہ ۷:** چلو میں پانی لینے کے بعد حدث ہو اور پانی بے کار ہو گیا کسی عضو کے دھونے میں نہیں کام آسکتا۔ (7)
- مسئلہ ۸:** مونہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر لوٹے یا کٹورے کو مونہ سے لگا کر گھٹی کو پانی لیا تو لوٹا، کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا۔ چلو سے پانی لے کر گھٹی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر گھٹی کے لیے پانی لے۔ (8)
- مسئلہ ۹:** اگر درمیانِ وضو میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھولے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اسکی طرف التفات نہ کرے۔ یوہیں اگر بعد وضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ (9)

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۸۰.

..... "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۰.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۰۵.

اس سے بہت لوگ غافل ہیں اکثر دیکھا گیا کہ گرتے وغیرہ میں ایسی حالت میں آنکھ پونچھ لیا کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اُسے اور آنسو کے مثل سمجھتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے اور ایسا کیا تو کپڑا ناپاک ہو گیا۔ ۱۲ منہ

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۳۵۶.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۹۰.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۵۵.

..... المرجع السابق، ص ۲۵۶۔ ۲۶۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ندب مراعاة الخلاف... إلخ، ج ۱، ص ۳۰۹.

مسئلہ ۱۰: جو با وضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں۔^(۱) ہاں کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ ہو ا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اطاعت ہے۔

مسئلہ ۱۱: اور اگر بے وضو تھا اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ بلا وضو ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔^(۲)

مسئلہ ۱۲: یہ معلوم ہے کہ وضو کے لیے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اسے وضو کرنا ضروری نہیں۔^(۳)

مسئلہ ۱۳: یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے لیے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھر ا^(۴) بھی یا نہیں تو اس پر وضو فرض ہے۔^(۵)

مسئلہ ۱۴: یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون عضو تھا تو بائیں پاؤں دھولے۔^(۶)

مسئلہ ۱۵: میانی میں تری دیکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عمر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کر لے اور

اس جگہ کو دھولے اور اگر بارہا ایسے شے پڑتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ کرے شیطانِ وسوسہ ہے۔^(۷)

غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَأَنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا﴾^(۸)

اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔

اور فرماتا ہے:

﴿حَتَّى يَطْهَرْنَ﴾^(۹)

یہاں تک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں۔

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۷۷۵.

..... "الدر المنختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۰.

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۵۶۰، و "الأشباه والنظائر"، القاعدة الثالثة، اليقين لا يزول بالشك، ص ۴۹.

..... یعنی کیا۔ "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۵۶۰، و "الأشباه والنظائر"، ص ۴۹.

..... "الدر المنختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۰.

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۷۷۸.

..... پ ۶، المائدة: ۶. پ ۲، البقرة: ۲۲۲.

اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا﴾ (1)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالتِ جنابت میں جب تک غسل نہ کر لو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غسل تیمم ہے۔

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے، پھر نماز کا سا وضو کرتے، پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔“ (2)

حدیث ۲: انھیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا، حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا، پھر استنجا فرمایا، پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا، پھر گلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونہ اور ہاتھ دھوئے، پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا، پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔“ (3)

حدیث ۳: بخاری و مسلم میں بروایت اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی، کہ ”انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیتِ غسل کی تعلیم فرمائی، پھر فرمایا کہ مشک آلودہ ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں فرمایا اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے طہارت کروں، فرمایا سبحان اللہ اس سے طہارت کر، اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو صاف کر۔“ (4)

حدیث ۴: امام مسلم نے اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں: ”میں نے عرض کی

..... پ ۵، النساء: ۴۳ .

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، الحدیث: ۲۴۸، ج ۱، ص ۱۰۵ .

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الغسل، باب نفص الیدین من الغسل عن الجنابة، الحدیث: ۲۷۶، ج ۱، ص ۱۱۳ .

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الحيض، باب ذلك المرأة نفسها إذا ... إلخ، الحدیث: ۳۱۴، ۳۱۵، ج ۱، ص ۱۲۶، ۱۲۷ .

یا رسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسلِ جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں؟ فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے، پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہو جائے گی۔ یعنی جب کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔⁽¹⁾

حدیث ۵: ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔“⁽²⁾

حدیث ۶: نیز ابو داؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص

غسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا۔“ (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی۔“ تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے)۔⁽³⁾

حدیث ۷: اصحابِ سننِ اربعہ نے اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ: ”نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔“⁽⁴⁾

حدیث ۸: ابو داؤد نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو

میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا، پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمدِ الہی و ثنا کے بعد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے، جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔“⁽⁵⁾

حدیث ۹: متعدد کتابوں میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں: ”جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہ بند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بی بی کو حمام میں نہ بھیجے۔“⁽⁶⁾

حدیث ۱۰: اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا، فرمایا: ”عورتوں کے لیے حمام میں

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحيض، باب حکم ضفائر المغتسلۃ، الحدیث: ۳۳۰، ص ۱۸۱.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الطہارۃ، باب في الغسل من الجنابة، الحدیث: ۲۴۸، ج ۱، ص ۱۱۷.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الطہارۃ، باب في الغسل من الجنابة، الحدیث: ۲۴۹، ج ۱، ص ۱۱۷.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب ماجاء في الوضوء بعد الغسل، الحدیث: ۱۰۷، ج ۱، ص ۱۶۱.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الحمام، باب النهي عن التعري، الحدیث: ۴۰۱۲، ج ۴، ص ۵۶.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الأدب، باب ماجاء في دخول الحمام، الحدیث: ۲۸۱۰، ج ۴، ص ۳۶۶.

خیر نہیں، عرض کی ”تہبند باندھ کر جاتی ہیں“ فرمایا: ”اگر چہ تہبند اور گرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں۔“ (1)

حدیث ۱۱: صحیح بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: ”ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو اِخْتِلاَم ہو تو اس پر نہانا ہے؟ فرمایا: ”ہاں! جب کہ پانی (منی) دیکھے۔“ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونہ ڈھانک لیا اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا عورت کو اِخْتِلاَم ہوتا ہے؟ فرمایا: ”ہاں! ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔“ (2)

فائدہ: اُمّہات المؤمنین کو اللہ عزوجل نے حاضری خدمت سے پیشتر بھی اِخْتِلاَم سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لیے کہ اِخْتِلاَم میں شیطان کی مداخلت ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواجِ مطہرات پاک ہیں اسی لیے ان کو حضرت اُمّ سلیم کے اس سوال کا تعجب ہوا۔

حدیث ۱۲: ابوداؤد و ترمذی، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور اِخْتِلاَم یاد نہ ہو فرمایا: ”غُسل کرے“ اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا: ”اس پر غُسل نہیں۔“ ام سلیم نے عرض کی عورت اس کو دیکھے تو اس پر غُسل ہے؟ فرمایا: ”ہاں! عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔“ (3)

حدیث ۱۳: ترمذی میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غُسل واجب ہو جائے گا۔“ (4)

حدیث ۱۴: صحیح بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ فرمایا: ”وُضُو کر لو اور عضو تناسل کو دھولو پھر سو رہو۔“ (5)

حدیث ۱۵: صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں: ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور

..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب الباء، الحدیث: ۳۲۸۶، ج ۲، ص ۲۷۹.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، الحدیث: ۱۳۰، ج ۱، ص ۶۸.

..... ”سنن أبی داؤد“، کتاب الطہارۃ، باب فی الرجل یجد البلبۃ فی منامہ، الحدیث: ۲۳۶، ج ۱، ص ۱۱۲.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الطہارۃ، باب ماجاء إذا التقی الختانان وجب الغسل، الحدیث: ۱۰۹، ج ۱، ص ۱۶۲.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الغسل، باب الجنب یتوضأ ثم ینام، الحدیث: ۲۹۰، ج ۱، ص ۱۱۸.

کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا ساؤ ضو فرماتے۔“ (1)

حدیث ۱۶: مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے۔“ (2)

حدیث ۱۷: ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ حیض والی اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔“ (3)

حدیث ۱۸: ابوداؤد نے اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لیے حلال نہیں کرتا۔“ (4)

حدیث ۱۹: ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ”ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور گتیا اور جنب ہو۔“ (5)

حدیث ۲۰: ابوداؤد عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے، (۱) کافر کا مردہ، اور (۲) خلوک (۶) میں لتھڑا ہوا، اور (۳) جنب مگر یہ کہ وضو کر لے۔“ (7)

حدیث ۲۱: امام مالک نے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمر و بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔ (8)

حدیث ۲۲: امام بخاری و امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ نہالے۔“ (9)

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب... إلخ، الحدیث: ۳۰۵، ص ۱۷۲.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب... إلخ، الحدیث: ۳۰۸، ص ۱۷۴.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ما جاء في الجنب والحائض... إلخ، الحدیث: ۱۳۱، ج ۱، ص ۱۸۲.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الطهارة، باب في الجنب يدخل المسجد، الحدیث: ۲۳۲، ج ۱، ص ۱۱۱.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، الحدیث: ۲۲۷، ج ۱، ص ۱۰۹.

..... ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔ ۱۲

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الرجل، باب في الخلق للرجال، الحدیث: ۴۱۸۰، ج ۴، ص ۱۰۹.

..... ”الموطأ“ لإمام مالك، کتاب القرآن، باب الأمر بالوضوء لمن مس القرآن، الحدیث: ۴۷۸، ج ۱، ص ۱۹۱.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم،

الحدیث: ۸۹۴، ج ۱، ص ۳۰۹.

غسل کے مسائل

غُسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے، پہلے غُسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ غُسل کے تین جز ہیں اگر ان میں ایک میں بھی کمی ہوئی غُسل نہ ہوگا، چاہے یوں کہو کہ غُسل میں تین فرض ہیں۔

(۱) گُلّی: کہ مونہ کے ہر پُرزے گوشے ہونٹ سے حَلَق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی مونہ میں لے کر اُگل دیئے کو گُلّی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حَلَق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غُسل نہ ہوگا، نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے، گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، زبان کی ہر کروٹ میں، حَلَق کے کنارے تک پانی بہے۔^(۱)

مسئلہ ۱: دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے، جمی ہو تو اُس کا چھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر اور حَرَج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے، گوشت کے ریشے اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حَرَج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔^(۲)

مسئلہ ۲: یوں ہی پلٹتا ہوا دانت تار سے یا اُکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں حَرَج ہے۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جب کہ پانی پہنچنے سے مانع ہوں۔^(۳)

(۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھوں کا جہاں تک زُرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر ریٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔^(۴)

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۴۳۹، ۴۴۰.

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۴۴۰، ۴۴۱.

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۴۵۲، ۴۵۳. وغیرہ

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارة، مطلب فی أبحاث الغسل، ج ۱، ص ۳۱۲.

و "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۴۴۲، ۴۴۳.

مسئلہ ۳: بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے، پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔^(۱)

(۳) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے ہر ونگٹے پر پانی بہ جانا، اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا^(۲)، لہذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔

اعضائے وضو میں جو مواضع احتیاط ہیں ہر عضو کے بیان میں ان کا ذکر کر دیا گیا ان کا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور ان کے علاوہ خاص غسل کے ضروریات یہ ہیں۔

(۱) سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ سے نوک تک پانی بہنا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

(۲) کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وضو میں بیان ہوا۔

(۳) بھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھلنا۔

(۴) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونھ۔

(۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونھ اٹھائے نہ دھلے گا۔

(۷) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔

(۸) بازو کا ہر پہلو۔

(۹) پٹھ کا ہر ذرہ۔

(۱۰) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۱) ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جب کہ پانی بہنے میں شک ہو۔

(۱۲) جسم کا ہر ونگٹا جڑ سے نوک تک۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۴۴۵۔

..... المرجع السابق ص ۴۴۳۔

(۱۳) ران اور پیڑو (۱) کا جوڑ۔
 (۱۴) ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں۔
 (۱۵) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔
 (۱۶) رانوں کی گولائی (۱۷) پنڈلیوں کی کروٹیں (۱۸) ذکروائشیں (۲) کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دھلیں گی۔
 (۱۹) اٹھین کی سطح زیریں جوڑ تک (۲۰) اٹھین کے نیچے کی جگہ جڑ تک (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔ عورتوں پر خاص یہ احتیاطیں ضروری ہیں۔ (۲۲) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھونا (۲۳) پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر (۲۴) فرج خارج (۳) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑے اور پرخیاں سے دھویا جائے، ہاں فرج داخل (۴) میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں مستحب ہے۔ (۵) یوہیں اگر حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ (۲۵) ماتھے پر افشاں چنی ہو تو چھڑانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴: بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (۶)

مسئلہ ۵: کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا تخرج ہو، یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا ضرر کرے گا تو اس پورے عضو کو مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی موضع حاجت سے زیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی موضع حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضرور ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آئے گا جسے پانی ضرر نہیں کرتا، تو اگر کھولنا ممکن ہو کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہو اگرچہ یوہیں کہ کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لے کافی ہے، بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔

مسئلہ ۶: زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو گھٹی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہالے اور سر کے ہر ذرہ پر پھیر گا ہاتھ پھیر لے غسل ہو جائے گا،

..... پیڑو یعنی ناف سے نیچے کا حصہ۔

..... اٹھین یعنی خبیہ۔ نوٹ۔

..... عورت کی شرمگاہ کا بیرونی حصہ۔

..... شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۴۴۸، ۴۵۰۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۴۵۲۔

بعد صحت سردھو ڈالے باقی غُسل کے اعادہ کی حاجت نہیں۔⁽¹⁾

مسئلہ ۷: پکانے والے کے ناخن میں آنا، لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم، عام لوگوں کے لیے مٹھی مچھر کی بیٹا اگر لگی ہو تو غُسل ہو جائیگا۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی ہوگی۔⁽²⁾

غُسل کی سنتیں⁽³⁾

- (۱) غُسل کی نیت کر کے پہلے
- (۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر
- (۳) استنجہ کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر
- (۴) بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے پھر
- (۵) نماز کا ساؤضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر
- (۶) بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑے خصوصاً جاڑے میں پھر
- (۷) تین مرتبہ دہنے موٹھے پر پانی بہائے پھر
- (۸) بائیں موٹھے پر تین بار پھر
- (۹) سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر
- (۱۰) جائے غُسل سے الگ ہو جائے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور
- (۱۱) نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو اور
- (۱۲) تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور
- (۱۳) ملے اور
- (۱۴) ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا سنتر تو ضروری ہے، اگر اتنا

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۴۵۶، ۴۶۱.

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱، ص ۴۵۵.

..... لفظ پھر کے ساتھ جس سنت کا بیان ہوا اُس میں وہ شے فی نفسہ بھی سنت ہے اور اُس کا ترتیب کے ساتھ ہونا بھی تو اگر کسی نے خلاف ترتیب کیا مثلاً پہلے بائیں موٹھے پر پانی بہایا پھر داہنے پر تو سنت ترتیب ادا نہ ہوئی۔ ۱۲ منہ

بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور

(۱۵) کسی قسم کا کلام نہ کرے۔

(۱۶) نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حرج نہیں۔^(۱)

مسئلہ ۱: اگر غسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے بشرطیکہ موضعِ احتیاط ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ہاں عورتوں کو بہت

زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وضو کے سنن و مستحبات، غسل کے لیے سنن و مستحبات ہیں مگر ستر کھلا ہو تو قبلہ کو منہ نہ کرنا نہ چاہیے اور تہ بند باندھے ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۲: اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے اور ترتیب اور وضو یہ

سب سنتیں ادا ہو گئیں، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دے اور تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تکلیف یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ مینہ میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔^(۲)

مسئلہ ۳: سب کے لیے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار معین نہیں^(۳)، جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل

ہے ایک لمبا چوڑا، دوسرا بلا پتلا، ایک کے تمام اعضا پر بال، دوسرے کا بدن صاف، ایک گھنی داڑھی والا، دوسرا بے ریش، ایک کے سر پر بڑے بڑے بال، دوسرے کا سر منڈا، و علیٰ ہذا القیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے۔

مسئلہ ۴: عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جاسکتا ہے مگر ستر کا لحاظ ضروری ہے۔ لوگوں کے سامنے ستر کھول کر

نہانا حرام ہے۔

مسئلہ ۵: بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جانے کہ ایک مخفی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔^(۴)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۴.

و "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۱۹، ۳۲۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: سنن الغسل، ج ۱، ص ۳۲۰.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۶۲۶، ۶۲۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۲۲.

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

(1) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا سببِ فرضیتِ غسل ہے۔ (1)

مسئلہ ۱: اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غسل

واجب نہیں ہاں وضو جاتا رہے گا۔ (2)

مسئلہ ۲: اگر اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہو سکی،

پھر جب شہوت جاتی رہی چھوڑ دیا اب منی باہر ہوئی تو اگرچہ باہر نکلنا شہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا

ہوئی لہذا غسل واجب ہو اسی پر عمل ہے۔ (3)

مسئلہ ۳: اگر منی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہالیا اور نماز پڑھ لی اب بقیہ منی خارج

ہوئی تو غسل کرے کہ یہ اسی منی کا حصہ ہے جو اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہو گئی اس

کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غسل کیا پھر منی بلا شہوت نکلی تو غسل ضروری

نہیں اور یہ پہلی کا بقیہ نہیں کہی جائے گی۔ (4)

مسئلہ ۴: اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ

وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۲) اختلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مزی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو

غسل واجب ہے اگرچہ خواب یا دن ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا ودی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ

اختلام یا دن ہو اور لذتِ انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب

میں اختلام ہونا یا نہیں تو غسل نہیں ورنہ ہے۔ (5)

مسئلہ ۵: اگر اختلام یا دن ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غسل واجب نہیں۔ (6)

..... "الدر المختار"، کتاب الطہارة، أركان الوضوء اربعة، ج ۱، ص ۳۲۵.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الطہارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۱۰.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الطہارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۴، وغیرہ.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الطہارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۴-۱۵.

..... المرجع السابق، ص ۱۵.

مسئلہ ۶: اگر سونے سے پہلے شہوت تھی آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہے اور اختلام یا نہیں تو غسل واجب نہیں، جب تک اس کے منی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی یا تھی مگر سونے سے قبل دب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو منی کے ظن غالب کی ضرورت نہیں بلکہ محض احتمالِ منی سے غسل واجب ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس کا خیال ضرور چاہیے۔ (1)

مسئلہ ۷: بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بیہوش ہوا، ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مذی ملی تو وضو واجب ہو گا، غسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غسل واجب مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی۔ (2)

مسئلہ ۸: کسی کو خواب ہوا اور منی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ منی باہر نہ ہو، پھر جب سُندی جاتی رہی چھوڑ دیا اب نکلی تو غسل واجب ہو گیا۔ (3)

مسئلہ ۹: نماز میں شہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کر لی، اب خارج ہوئی تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہوگئی۔ (4)

مسئلہ ۱۰: کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا، آنکھ کھلی تو مذی پائی غسل واجب ہے۔ (5)

مسئلہ ۱۱: رات کو اختلام ہوا جاگا تو کوئی اثر نہ پایا، وضو کر کے نماز پڑھ لی اب اس کے بعد منی نکلی، غسل اب واجب ہوا اور وہ نماز ہوگئی۔ (6)

مسئلہ ۱۲: عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرجِ داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں۔ (7)

مسئلہ ۱۳: مرد و عورت ایک چار پائی پر سوئے، بعد بیداری بستر پر منی پائی گئی اور ان میں ہر ایک اختلام کا منکر ہے، احتیاط یہ ہے کہ بہر حال دونوں غسل کریں اور یہی صحیح ہے۔ (8)

مسئلہ ۱۴: لڑکے کا بلوغِ اختلام کے ساتھ ہوا اس پر غسل واجب ہے۔ (9)

..... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تحریر الصاع... إلخ، ج ۱، ص ۳۳۱، ۳۳۳.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۵۱۷.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵.

..... المرجع السابق. المرجع السابق. المرجع السابق.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تحریر الصاع... إلخ، ج ۱، ص ۳۳۳.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶.

(۳) کُشفہ یعنی سرِّ ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غُسل واجب کرتا ہے، شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت، انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غُسل فرض نہیں مگر غُسل کا حکم دیا جائے گا، مثلاً مرد بالغ ہے اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغ کو بھی نہانے کا حکم ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغ ہے تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔^(۱)

مسئلہ ۱۵: اگر کُشفہ کاٹ ڈالا ہو تو باقی عضو تناسل میں کا اگر کُشفہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو کُشفہ

داخل ہونے کا ہے۔^(۲)

مسئلہ ۱۶: اگر چوپایہ یا مردہ یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جس کی مثل نہ کی جاسکتی ہو، وطی کی توجہ تک انزال

نہ ہو غُسل واجب نہیں۔^(۳)

مسئلہ ۱۷: عورت کی ران میں جماع کیا اور انزال کے بعد منی فرج میں گئی یا کو آری سے جماع کیا اور انزال بھی ہو

گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غُسل واجب نہیں۔ ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غُسل واجب ہونے کا حکم دیا

جائے گا اور وقتِ مجامعت سے جب تک غُسل نہیں کیا ہے تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔^(۴)

مسئلہ ۱۸: عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا جانور یا مردے کا ذکر یا کوئی چیز بڑیا مٹی وغیرہ کی مثل ذکر کے بنا کر

داخل کی توجہ تک انزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔ اگر جن آدمی کی شکل بن کر آیا اور عورت سے جماع کیا تو کُشفہ کے غائب

ہونے ہی سے غُسل واجب ہو گیا۔ آدمی کی شکل پر نہ ہو توجہ تک عورت کو انزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔ یوہیں اگر مرد نے

پری سے جماع کیا اور وہ اس وقت انسانی شکل میں نہیں، بغیر انزال و جوب غُسل نہ ہوگا اور شکل انسانی میں ہے تو صرف غُیبیت

کُشفہ^(۵) سے واجب ہو جائے گا۔^(۶)

مسئلہ ۱۹: غُسل جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اس سے غُسل واجب نہ ہوگا البتہ وضو جاتا

رہے گا۔^(۷)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، و مطلب فی تحریر الصاع... إلخ، ج ۱، ص ۳۲۸.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۵.

..... المرجع السابق.

..... یعنی سرِّ ذکر چمپ جائے۔

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تحریر الصاع... إلخ، ج ۱، ص ۳۳۵، ۳۲۸.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۴.

فائدہ: ان تینوں وجوہ سے جس پر نہانا فرض ہو اس کو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

(۴) حیض سے فارغ ہونا۔ (۱)

(۵) نفاس کا ختم ہونا۔ (۲)

مسئلہ ۲۰: بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے۔ (۳) حیض و نفاس کی کافی تفصیل

ان شاء اللہ الجلیل حیض کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ ۲۱: کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حیض و نفاس والی کافرہ عورت اب مسلمان ہوئی اگرچہ اسلام سے پہلے حیض

و نفاس سے فراغت ہو چکی، صحیح یہ ہے کہ ان پر غسل واجب ہے۔ ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادائیں ہوتی۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے گلی کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی بجلائیں غرض جتنے اعضا کا دھلنا غسل میں فرض ہے جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالت کفر ہی دھل چکے تھے تو بعد اسلام اعادہ غسل ضرور نہیں، ورنہ جتنا حصہ باقی ہواتے کا دھولینا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعد اسلام پورا غسل کرے۔

مسئلہ ۲۲: مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اتر گیا اور اگر کسی

نے نہیں نہلا یا سب گنہگار ہوں گے۔ (۴)

مسئلہ ۲۳: پانی میں مسلمان کا مُردہ ملا اس کا بھی نہلانا فرض ہے، پھر اگر نکالنے والے نے غسل کے ارادہ سے نکالتے

وقت اس کو غوطہ دے دیا غسل ہو گیا ورنہ اب نہلائیں۔ (۵)

مسئلہ ۲۴: جمعہ، عید، بقرعید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے اور وقوف عرفات و وقوف مزدلفہ و

حاضری حرم و حاضری سرکارِ اعظم و طواف و دخول منی اور حُرموں پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شبِ برات اور شبِ قدر اور عرفہ کی رات اور مجلسِ میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کی حاضری کے لیے اور مردہ نہلانے کے بعد اور مجنون کو جنون جانے کے

..... "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۳۴.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی رطوبة الفرج، ج ۱، ص ۳۳۷.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۵۸.

بعد اور غشی سے افاقہ کے بعد اور نشہ جاتے رہنے کے بعد اور گناہ سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا پہننے کے لیے اور سفر سے آنے والے کے لیے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف و خسوف و استسقاء اور خوف و تاریکی اور سخت آندھی کے لیے اور بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ ہے ان سب کے لیے غُسل مستحب ہے۔^(۱)

مسئلہ ۲۵: حج کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غُسل ہیں:

(۱) وقوفِ مزدلفہ۔

(۲) دخولِ منیٰ۔

(۳) جمرہ پر کنکریاں مارنا۔

(۴) دخولِ مکہ۔

(۵) طواف، جب کہ یہ تین پچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہے تو غُسلِ جمعہ بھی۔ یوہیں اگر عرفہ یا

عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غُسل ہوں گے۔^(۲)

مسئلہ ۲۶: جس پر چند غُسل ہوں سب کی نیت سے ایک غُسل کر لیا سب ادا ہو گئے سب کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ ۲۷: عورت جنب ہوئی اور ابھی غُسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہالے یا بعد حیض ختم ہونے کے۔

مسئلہ ۲۸: جنب نے جمعہ یا عید کے دن غُسل جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیت بھی کر لی سب ادا ہو گئے، اگر

اُسی غُسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کر لے۔

مسئلہ ۲۹: عورت کو نہانے یا وضو کے لیے پانی مول لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غُسل و وضو

واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لیے نہائے۔^(۳)

مسئلہ ۳۰: جس پر غُسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو

اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے^(۴) اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا

..... "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۳۹ - ۳۴۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی یوم عرفۃ أفضل من یوم الجمعة، ج ۱، ص ۳۴۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: یوم عرفۃ... إلخ، ج ۱، ص ۳۴۳.

..... "سنن أبي داود"، کتاب الطہارۃ، باب الجنب یؤخر الغسل، الحدیث: ۲۲۷، ج ۱، ص ۱۰۹.

گنہگار ہوگا اور کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ منہ دھولے، کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھاپی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو اختلام ہوا بے نہائے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۱: رمضان میں اگر رات کو جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغره اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا، یہ دو کام طلوع فجر سے پہلے کر لے کہ پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کر دی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ۔

مسئلہ ۳۲: جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا پو لی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے۔^(۱)

مسئلہ ۳۳: اگر قرآن عظیم جُردان میں ہو تو جُردان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے، گرتے کی آستین، دُوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کوناس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے پو لی قرآن مجید کے تابع تھی۔^(۲)

مسئلہ ۳۴: اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یا خبر پریشان پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ کہایا بہ نیت ثنا پوری سورہ فاتحہ یا آیہ الکرسی یا سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخر سورہ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ یوہیں تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیت ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں۔^(۳)

مسئلہ ۳۵: بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یاد دیکھ کر پڑھے تو کوئی حرج

نہیں۔^(۴)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینطق الدعاء... إلخ، ج ۱، ص ۳۴۳، ۳۴۸.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینطق الدعاء... إلخ، ج ۱، ص ۳۴۸.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۷۹۵، ۸۱۹، ۸۲۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینطق الدعاء... إلخ، ج ۱، ص ۳۴۸.

مسئلہ ۳۶: رُوبیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی کو) اس کا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یوہیں جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جبکہ خاص بہ نیت شفا ہو۔

مسئلہ ۳۷: قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا سا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۸: قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ ۳۹: ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھو اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر موضعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۴۰: ان سب کو تورات، زبور، انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہے۔ (1)

مسئلہ ۴۱: درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا گلی کر کے پڑھیں۔ (2)

مسئلہ ۴۲: ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (3)

مسئلہ ۴۳: مصحف شریف اگر ایسا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے گفنا کر لحد کھود کر ایسی جگہ دفن کر دیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو۔ (4)

مسئلہ ۴۴: کافر کو مصحف چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں۔ (5)

مسئلہ ۴۵: قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں، پھر تفسیر، پھر حدیث، پھر باقی دینیات، علیٰ حسب مراتب۔ (6)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸، وغیرہ۔

..... المرجع السابق۔

..... المرجع السابق۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: ینطق الدعاء... إلخ، ج ۱، ص ۳۵۴۔

..... المرجع السابق۔

..... المرجع السابق۔

مسئلہ ۴۶: کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتیٰ کہ قلم دوات حتیٰ کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی چیز نہ رکھی جائے۔ (1)

مسئلہ ۴۷: مسائل یا دینیات کے اوراق میں پڑ یا باندھنا، جس دسترخوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو اس کو کام میں لانا، یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اس کا استعمال منع ہے۔ (2)

پانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ (3)

یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَيَنْزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ﴾ (4)

یعنی آسمان سے تم پر پانی اتارتا ہے کہ تمہیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے۔

حدیث ۱: امام مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں کوئی شخص حالت جنابت میں رُکے ہوئے پانی میں نہ نہائے“ (یعنی تھوڑے پانی میں جو درہ درہ نہ ہو کہ وہ درہ بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابو ہریرہ! کیسے کرے؟ کہا: ”اس میں سے لے لے۔“ (5)

حدیث ۲: سنن ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔ (6)

حدیث ۳: امام مالک و ابوداؤد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

..... ”الدرالمختار“، المرجع السابق، و ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس، ج ۵، ص ۳۲۴.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، مطلب: بطلق الدعاء... إلخ، ج ۱، ص ۳۵۵، ۳۵۶.

..... پ: ۱۹، الفرقان: ۴۸.

..... پ: ۹، الانفال: ۱۱.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب النهی عن الإغتسال فی الماء الراکد، الحدیث: ۲۸۳، ص ۱۶۴.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الطہارۃ، باب النهی عن ذلك، الحدیث: ۸۲، ج ۱، ص ۶۳.

سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر اس سے وضو کریں پیا سے رہ جائیں، تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں۔ فرمایا: ”اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرنا ہوا حلال“ (1) یعنی مچھلی۔
حدیث ۴: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ”دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔“ (2)

کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں

تشبیہ: جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز اور جس سے وضو ناجائز غسل بھی ناجائز۔

مسئلہ ۱: مینھ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کونیں اور برف، اولے کے پانی سے وضو جائز ہے۔ (3)

مسئلہ ۲: جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اور نام ہو گیا جیسے شربت، یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کا ٹٹا نہ ہو جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق، اس سے وضو غسل جائز نہیں۔ (4)

مسئلہ ۳: اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کا ٹٹا ہو جیسے صابون یا پیری کے پتے تو وضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کر دے اور اگر سٹو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہیں۔ (5)

مسئلہ ۴: اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزے میں فرق آ گیا مگر اس کا پتلا پن نہ گیا جیسے ریتا، چونایا تھوڑی زعفران تو وضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو جائز نہیں۔ یوہیں پڑیا کارنگ اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہوا تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں۔ غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وضو جائز ہے اور جب اسے لسی کہیں تو وضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پڑانے ہونے کے سبب بدلے تو کچھ حرج نہیں مگر جب کہ پتے اسے گاڑھا کر دیں۔ (6)

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ماجاء في ماء البحر أنه طهور، الحدیث: ۶۹، ج ۱، ص ۱۳۰.

..... ”سنن الدار قطنی“، کتاب الطهارة، باب الماء السخن، الحدیث: ۸۵، ج ۱، ص ۵۴.

..... ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطهارة، باب المياہ، ج ۱، ص ۳۵۷.

..... ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطهارة، باب المياہ، مطلب في حدیث ((لا تسموا العنب الکرم))، ج ۱، ص ۳۶۰.

..... ”الدر المختار“، المرجع السابق، ص ۳۸۵.

..... ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطهارة، باب المياہ، مطلب في أن التوضی من العوض ... إلخ، ج ۱، ص ۳۶۹.

مسئلہ ۵: بہت پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہالے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے، نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے، اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا، اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست نہ نشین ہو کر اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہالے جائے یا پانی کے رنگ، مزہ، بو ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ، مزہ، بو کو بدل دیا تو وضو غسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دیکر نہ ہو جائے۔ (1)

مسئلہ ۶: مردہ جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہے اور اس کے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیں کہ جتنا پانی اس سے مل کر بہتا ہے اس سے کم ہے جو اس کے اوپر سے بہتا ہے یا زائد ہے یا برابر مطلقاً ہر جگہ سے وضو جائز ہے یہاں تک کہ موقع نجاست سے بھی جب تک نجاست کے سبب کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے (2) اور اسی پر اعتماد ہے۔ (3)

مسئلہ ۷: چھت کے پر نالے سے مینھ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگر چہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو اگر چہ نجاست پر نالے کے منھ پر ہو اگر چہ نجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے (4) اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینھ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت سے ٹپکے نجس ہے۔ (5)

مسئلہ ۸: یوہیں نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو، رہا اس سے وضو کرنا اگر اس پانی میں نجاست مرئیہ کے اجزا ایسے بہتے جارہے ہوں کہ جو چلو لیا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرہ اس کا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہو گیا وضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور چٹنا بہتر ہے۔ (6)

مسئلہ ۹: نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اس کا رنگ و بو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔ (7)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب فی أن التوضی من العوض... إلخ، ج ۱، ص ۳۷۰.
..... درمختار میں ہے کہ علامہ قاسم نے فرمایا یہی مختار ہے اور نہر الفائق میں اسی کو قوی بتایا اور نصاب پھر مضمرات پھر قہستانی میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے۔ ۱۲ منہ

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب: الأصح أنه لا يشترط في الجريان المدد، ج ۱، ص ۳۷۲.
..... هكذا في ردالمحتار عن الحلية وفي الهندية عن المحيط والعناية والتاتارخانيه - ۱۲ منه حفظه ربه
..... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث في المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۷.
..... "الفتاوى الرضوية"، ج ۲، ص ۳۸.
..... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰: دس ہاتھ لنباء، دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دہ دردہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یوہیں میں ہاتھ لنباء، پانچ ہاتھ چوڑا، یا پچیس ہاتھ لنباء، چار ہاتھ چوڑا، غرض کل لنبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو^(۱) اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ لنبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔

تنبیہ: حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں، بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بالائی سطح دیکھی جائے گی، تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر دہ دردہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائے گا، نیز حوض اسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں، عیدگاہوں میں بنالیے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جس کی پیمائش سو ہاتھ ہے بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا۔^(۲)

مسئلہ ۱۱: دہ دردہ^(۳) حوض میں صرف اتنا دل درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ لپ یا چٹو میں پانی لینے سے زمین نہ گھلے اس کی حاجت اس کے کثیر رہنے کے لیے ہے کہ وقت استعمال اگر پانی اٹھانے سے زمین گھل گئی تو اس وقت پانی سو ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے، نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک نجاست سے رنگ یا بویا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ نجاست پڑنے سے نجس نہ ہو گا مگر قصد اس میں نجاست ڈالنا منع ہے۔^(۴)

مسئلہ ۱۲: بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں اگر لٹھے یا کڑیاں گاڑی گئی ہوں تو ان لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر سو ہاتھ ہے تو بڑا ہے ورنہ نہیں، البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھاس، نرکل، کھیتی، اس کے اتصال کو مانع نہیں۔^(۵)

مسئلہ ۱۳: بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے جیسے شراب، پیشاب تو اس کی ہر جانب سے وضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ، یا کوئی مرا ہوا جانور، تو جس طرف وہ نجاست ہو اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۲، ص ۲۷۴، ۲۸۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب: لو دخل الماء من اعلى... إلخ، ج ۱، ص ۳۷۸.

و "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۲، ص ۲۷۴.

..... والمسئلة مصرحة في هبة الحجير بما لا يزيد عليه من شاء الاطلاع فليرجع اليها. ۱۲ منه حفظه ربه

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۲، ص ۲۷۴.

..... "خلاصة الفتاوى"، کتاب الطہارات، ج ۱، ص ۴.

و "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۲، ص ۱۸۹.

طرف وضو کرے۔ (1)

تنبیہ: جو نجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مرنیہ اور جونہیں دکھائی دیتی اسے غیر مرنیہ کہتے ہیں۔
مسئلہ ۱۴: ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ حرج نہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو،
 ہاں اس میں گھلی کرنا یا ناک شکنانہ چاہیے کہ نفاذت کے خلاف ہے۔ (2)

مسئلہ ۱۵: تالاب یا بڑا حوض اوپر سے جم گیا مگر برف کے نیچے پانی کی لنبائی چوڑائی متصل بقدر درہ درہ ہے اور
 سوراخ کر کے اس سے وضو کیا جائز ہے اگرچہ اس میں نجاست پڑ جائے اور اگر متصل درہ درہ نہیں اور اس میں نجاست پڑی تو
 ناپاک ہے، پھر اگر نجاست پڑنے سے پہلے اس میں سوراخ کر دیا اور اس سے پانی اُبل پڑا تو اگر بقدر درہ درہ پھیل گیا تو اب
 نجاست پڑنے سے بھی پاک رہے گا اور اس میں دل کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا۔ (3)

مسئلہ ۱۶: اگر تالاب خشک میں نجاست پڑی ہو اور مینہ برسا اور اس میں بہتا ہو پانی پاک اس قدر آیا کہ بہاؤ رکنے
 سے پہلے درہ درہ ہو گیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس مینہ سے درہ درہ سے کم رہا دو بارہ بارش سے درہ درہ ہوا تو سب نجس ہے۔
 ہاں اگر وہ بھر کر بہ جائے تو پاک ہو گیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ بہا ہو۔ (4)

مسئلہ ۱۷: درہ درہ پانی میں نجاست پڑی پھر اس کا پانی درہ درہ سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے (5) ہاں اگر وہ
 نجاست اب بھی اس میں باقی ہو اور دکھائی دیتی ہو تو اب ناپاک ہو گیا اب جب تک بھر کر نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۸: چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس کا پانی پھیل کر درہ درہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اسے
 بہا دے تو پاک ہو جائے گا۔ (6)

مسئلہ ۱۹: کوئی حوض ایسا ہے کہ اوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر درہ درہ نہیں اور نیچے درہ درہ یا زیادہ ہے

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب: لو دخل الماء من اعلى... إلخ، ج ۱، ص ۳۷۵.

..... "منیة المصلي"، فصل في الحياض، الحوض إذا كان عشرين في عشر، ص ۶۷.

و "الفتاوی الرضویة"، ج ۲، ص ۲۷۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب: لو دخل الماء من اعلى... إلخ، ج ۲، ص ۳۸۰.

..... "الفتاوی الرضویة"، ج ۲، ص ۳۷۰.

..... "الفتاوی الہندیة"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث في المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹.

..... "الفتاوی الہندیة"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث في المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹، ۱۷.

اگر ایسا حوض لبریز ہو اور نجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اُس کا پانی گھٹ گیا اور وہ درہ درہ ہو گیا تو پاک ہو گیا۔ (1)
مسئلہ ۲۰: گھٹے کا پانی پاک ہے (2) اگرچہ اس کے رنگ، بو، و مزے میں تغیر آجائے اس سے وضو جائز ہے۔
 بقدر (3) کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔ (4)

مسئلہ ۲۱: جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ یوہیں
 اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد درہ درہ سے کم پانی میں
 بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی
 بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو
 حرج نہیں۔ (5)

مسئلہ ۲۲: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو
 کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۳: اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن
 ہے کہ اس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کونیں میں رسی ڈول کر گیا
 اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے، تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسی نکالے گا
 مستعمل نہ ہوگا ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں خیال رکھنا چاہیے۔ (6)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹۔

..... کہ پانی پاک ہے جب تک اس کو نجاست سے ملاقات نہ ہو نجس نہیں ہو سکتا اور یہاں کوئی نجس شے ہے جس کی ملاقات سے یہ پانی نجس ہوگا۔ ۱۲ منہ
 مثلاً سارا وضو کر لیا ایک پاؤں کا دھونا باقی ہے کہ پانی ختم ہو گیا اور حقہ میں پانی اتنا موجود ہے کہ اس پاؤں کو دھو سکتا ہے تو اسے تیمم جائز
 نہیں مگر وضو کرنے کے بعد اگر اعضا میں بو آگئی تو جب تک بو جاتی نہ رہے مسجد میں جانا منع ہے اور وقت میں گنجائش ہو تو اتنا وقفہ کر کے
 نماز پڑھے کہ بو اڑ جائے اور اس سے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا کہ دوسرا پانی نہ ہو بلا ضرورت اس سے وضو نہ چاہیے۔ ۱۲ منہ

..... "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۲، ص ۳۲۰۔

..... "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۲، ص ۴۳۔

مستعمل پانی کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۴۳ تا ۲۴۸ ملاحظہ فرمائیے۔

..... "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۲، ص ۱۱۷۔

مسئلہ ۲۴: مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے، تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا۔^(۱)

مسئلہ ۲۵: پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا۔ یوں ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔^(۲) یوں ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۶: کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور تر بڑکا پانی اور گنے کا رس۔^(۳)

مسئلہ ۲۷: جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وضو اور غسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچانا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشہ برص ہے پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا۔^(۴)

مسئلہ ۲۸: چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔^(۵)

مسئلہ ۲۹: کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک مانی نہ جائے گی، دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔^(۶)

مسئلہ ۳۰: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے، اسے پینا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے، اگر وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا اور گنہگار ہو گا، یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھرا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ اسی طرح نابالغ کا

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۲، ص ۲۲۰.

..... المرجع السابق، ص ۱۲۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارة، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۵۹.

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۲، ص ۴۶۴.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الطہارة، الباب الثالث، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۵.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الکراہیة، الباب الأول، ج ۵، ص ۳۰۸.

بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔⁽¹⁾

مسئلہ ۳۱: نجاست نے پانی کا مزہ، بو، رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا ناجائز اور جانوروں کو پلانا بھی، گارے وغیرہ کے کام میں لاسکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔⁽²⁾

کوئیں کا بیان

مسئلہ ۱: کوئیں میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سیندھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری اُس کا کل پانی نکالا جائے۔⁽³⁾

مسئلہ ۲: جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ، پیشاب سے ناپاک ہو جائے گا، یوہیں مرغی اور بٹ⁽⁴⁾ کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔⁽⁵⁾

مسئلہ ۳: میٹنیاں اور گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر کوئیں میں گر جائیں تو بوجہ ضرورت ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے، پانی کی ناپاک کا حکم نہ دیا جائے گا اور اڑنے والے حلال جانور کبوتر، چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند چیل، شکر، باز کی بیٹ گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ یوہیں چوہے اور چوگاڈ کے پیشاب سے بھی ناپاک نہ ہوگا۔⁽⁶⁾

مسئلہ ۴: پیشاب کی بہت باریک بُندکیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔⁽⁷⁾

مسئلہ ۵: جس کوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا، اس کا ایک قطرہ بھی پاک کوئیں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا، یوہیں ڈول، رسی، گھڑا جن میں ناپاک کوئیں کا پانی لگا تھا، پاک کوئیں میں پڑے وہ پاک بھی ناپاک ہو جائے گا۔⁽⁸⁾

مسئلہ ۶: کوئیں میں آدمی، بکری، یا کتا، یا کوئی اور دموی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا اگر کر جائے تو گل پانی نکالا جائے۔⁽⁹⁾

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۲، ص ۵۲۷.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۵.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۷، ۴۰۹.

..... "طح"۔ "غنیۃ المتملی"، فصل فی البئر، ص ۱۶۲.

..... المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۴۲۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۰. المرجع السابق، ص ۱۹.

- مسئلہ ۷: مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی دموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مرکر پھول جائے یا پھٹ جائے کل پانی نکالا جائے۔⁽¹⁾
- مسئلہ ۸: اگر یہ سب باہر مرے پھر کوئیں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے۔⁽²⁾
- مسئلہ ۹: چھپکلی یا چوہے کی دم کٹ کر کوئیں میں گری، اگرچہ پھولی پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا جائے گا، مگر اس کی جڑ میں اگر موم لگا ہو تو بیس ڈول نکالا جائے۔⁽³⁾
- مسئلہ ۱۰: بلی نے چوہے کو دبوچا اور زخمی ہو گیا پھر اس سے چھوٹ کر کوئیں میں گر اکل پانی نکالا جائے۔⁽⁴⁾
- مسئلہ ۱۱: چوہا، چھچھو ندر، چڑیا، یا چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور دموی کوئیں میں گر کر مر گیا تو بیس ڈول سے تین تک نکالا جائے۔⁽⁵⁾
- مسئلہ ۱۲: کبوتر، مرغی، بلی، گرگر مرے تو چالیس سے ساٹھ تک۔⁽⁶⁾
- مسئلہ ۱۳: آدمی کا بچہ، جو زندہ پیدا ہو، حکم میں آدمی کے ہے، بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے۔⁽⁷⁾
- مسئلہ ۱۴: جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو حکم میں چوہے کے ہے، اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے۔⁽⁸⁾
- مسئلہ ۱۵: دو چوہے گر کر مر جائیں تو وہی بیس سے تین ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل۔⁽⁹⁾
- مسئلہ ۱۶: دو بلیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے۔⁽¹⁰⁾
- مسئلہ ۱۷: مسلمان مردہ بعد غسل کے کوئیں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکلنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۲۷۵،

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق، ص ۱۹ - ۲۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۷.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ص ۴۱۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۷.

..... المرجع السابق.

بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور قابلِ بہنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں، اگرچہ وہ خون اس کے بدن پر سے دھل کر پانی میں مل جائے اور اگر بہنے کے قابلِ خون اس کے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہو گیا اور شہید کے گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک رہے گا کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو اب ناپاک ہو گیا۔⁽¹⁾

مسئلہ ۱۸: کا فر مردہ اگرچہ توبہ بار دھویا گیا ہو، کوئیں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا، کل پانی نکالا جائے۔⁽²⁾

مسئلہ ۱۹: کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا، کوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔⁽³⁾

مسئلہ ۲۰: بے وضو اور جس شخص پر غسل فرض ہو اگر بلا ضرورت کوئیں میں اتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اترتو کچھ نہیں۔⁽⁴⁾

مسئلہ ۲۱: سوڑ کوئیں میں گرا، اگرچہ نہ مرے، پانی نجس ہو گیا، کل نکالا جائے۔⁽⁵⁾

مسئلہ ۲۲: سوڑ کے سوا اگر اور کوئی جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا مونہ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز، مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا مونہ پانی میں پڑا تو اس کے لعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے، اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے تو چوہے وغیرہ میں بیس ڈول، مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس ڈول نکالنا بہتر ہے، مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی، بیس ڈول نکال ڈالیں۔⁽⁶⁾

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹.

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۸.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۸.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۴۱۱.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۰.

..... المرجع السابق.

مسئلہ ۲۳: کونیں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔^(۱)

مسئلہ ۲۴: جوتا یا گیند کونیں میں گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ڈول، محض نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں۔^(۲)

مسئلہ ۲۵: پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کونیں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔^(۳)

مسئلہ ۲۶: خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا^(۴)، مگر جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے۔ پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔

مسئلہ ۲۷: جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بط، اس کے مرجانے سے پانی نجس ہو جائے گا۔^(۵)

مسئلہ ۲۸: بچہ یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ان کے ہاتھ کا نجس ہونا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہو گیا ورنہ نجس تو نہ ہو مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے۔^(۶)

مسئلہ ۲۹: جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ، ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔^(۷)

فائدہ: مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں۔

مسئلہ ۳۰: مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا کل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سوز کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا۔^(۸)

..... "غنية المتملي"، فصل في البئر، ص ۱۵۹.

..... "الحديقة الندية" و "الطريقة المحمدية"، الصنف الثاني من الصنفين، ج ۲، ص ۶۷۴.

و "الفتاوى الرضوية"، ج ۳، ص ۲۸۲ - ۲۸۳.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني فيما لا يجوز به التوضؤ، ج ۱، ص ۲۴.

..... المرجع السابق.

..... "الهداية" و "العناية"، كتاب الطهارات، الباب الثالث، ج ۱، ص ۷۴.

..... "غنية المتملي"، فصل في أحكام الحيض، ص ۱۰۳.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲۴.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲۴.

مسئلہ ۳۱: جس کوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا، دھونے کی ضرورت نہیں۔^(۱)

مسئلہ ۳۲: کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت، کہ وہ پاک ہوگئی۔^(۲)

مسئلہ ۳۳: یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گرمی ہے اس کو اس میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں، اگر وہ اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں، بیکار ہے۔^(۳)

مسئلہ ۳۴: اور اگر وہ سڑگل کر مٹی ہوگئی یا وہ چیز خود نجس نہ تھی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہوگئی ہو، جیسے نجس کپڑا، اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔^(۴)

مسئلہ ۳۵: جس کوئیں کا ڈول مُعین ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آجائے۔^(۵)

مسئلہ ۳۶: ڈول بھرا ہوا نکالنا ضرور نہیں، اگر کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا۔^(۶)

مسئلہ ۳۷: ڈول مُعین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول مُعین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک صاع سے کم و بیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اس مُعین یا ایک صاع کے برابر کر لیں۔^(۷)

مسئلہ ۳۸: کوئیں سے مرا ہوا جانور نکالا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہو نہ غسل، اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوں، یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اس کے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۹.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۹.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۲۶۱.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۶.

بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ خرچ نہیں تیسیر اسی پر عمل ہے۔⁽¹⁾

مسئلہ ۳۹: جو کو آں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اس میں نجاست پڑگئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں گل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کر لیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال لیا جائے۔ نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کر لینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پرہیزگار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے سو ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہو اسی حساب سے پانی نکال لیں کو آں پاک ہو جائے گا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔⁽²⁾

مسئلہ ۴۰: جو کو آں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے۔ پانی توڑنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۱: کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں صورت میں پاک ہو جائے گا۔⁽³⁾

مسئلہ ۴۲: مرغی کا تازہ انڈا جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا۔ یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مر نہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا۔⁽⁴⁾

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۰.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱۷، ۴۲۰.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۰، ۱۹.

و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۲۹۳، ۲۹۴.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۲۸۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۸.

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱: آدمی چاہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے (1)۔ مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینڈھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے۔

مسئلہ ۲: کسی کے مونہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا پاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ گلی کر کے مونہ پاک کرے اور اگر گلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ نلگنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہیگا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نلگنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔ (2)

مسئلہ ۳: معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہو گیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا ہی چاہیے۔ (3)

مسئلہ ۴: شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔ (4)

مسئلہ ۵: مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطور لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی (5) اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳.

و "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۲۴، وغیرہما.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳.

و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۵۷، ۲۵۹. و "مراقی الفلاح"، کتاب الطہارۃ، فصل فی بیان احکام السور، ص ۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳.

و "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، مطلب فی السور، ج ۱، ص ۴۲۵، وغیرہما.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳.

و "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، مطلب فی السور، ج ۱، ص ۴۲۴.

مسئلہ ۶: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرندان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نہ ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیترو وغیرہ۔ (1)

مسئلہ ۷: جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ پر مونہہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بندر ہتی ہو تو پاک ہے۔ (2)

مسئلہ ۸: یوہیں بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے مونہہ کی طہارت ہو جائے (مثلاً آب جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) اور اس حالت میں پانی میں مونہہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا۔ اسی طرح اگر بیل، بھینس، بکرے نروں نے حسب عادت مادہ کا پیشاب سونگھا اور اس سے ان کا مونہہ ناپاک ہو اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں مونہہ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا پاک۔ (3)

مسئلہ ۹: گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔ (4)

مسئلہ ۱۰: سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (5)

مسئلہ ۱۱: کتے نے برتن میں مونہہ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سکا کر۔ ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں درار ہو تو تین بار سکا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ (6)

مسئلہ ۱۲: مٹکے کو کتے نے اوپر سے چاٹا اس میں کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔ (7)

مسئلہ ۱۳: اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکر، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کتے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کے لیے سکھا لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جھوٹا پاک ہے۔ (8)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳.

..... المرجع السابق، و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، مطلب فی السور،

ج ۱، ص ۴۲۵. المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۳.

..... المرجع السابق، ص ۲۴.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ج ۴، ص ۵۵۹.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

..... المرجع السابق.

- مسئلہ ۱۴: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔^(۱)
- مسئلہ ۱۵: اگر کسی کا ہاتھ بلی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً کھینچ لے یوں چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلاف اولیٰ ہوئی۔^(۲)
- مسئلہ ۱۶: بلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں مونہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا اور اگر زبان سے مونہ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں۔^(۳)
- مسئلہ ۱۷: پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔^(۴)
- مسئلہ ۱۸: گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے، لہذا اس سے وضو نہیں ہو سکتا کہ حدیث متیقن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔^(۵)
- مسئلہ ۱۹: جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر گلی کیے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہو گیا۔
- مسئلہ ۲۰: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو و غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو بلا کراہت جائز۔^(۶)
- مسئلہ ۲۱: اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وضو و غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو و غسل کر لے اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کر لے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں وضو اور غسل میں نیت کرنی ضرور اور اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔^(۷)
- مسئلہ ۲۲: مشکوک جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے۔^(۸)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البغر، مطلب فی السؤر، ج ۱، ص ۴۲۶.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

..... المرجع السابق، ص ۲۳، و "التبیین الحقائق"، ج ۱، ص ۱۰۵.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

..... المرجع السابق.

..... "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۲۳۵.

- مسئلہ ۲۳: مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔⁽¹⁾
- مسئلہ ۲۴: جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا ناپاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔⁽²⁾
- مسئلہ ۲۵: گدھے، نخر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا ناپاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔⁽³⁾

تیمم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ﴾⁽⁴⁾

یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

حدیث ۱: صحیح بخاری میں بروایت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی، فرماتی ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب بیدایا ذات الخبث (5) میں ہوئے۔ میری ہیکل ٹوٹ گئی۔ (6) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔ لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ٹھہرایا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا۔ حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کونہ میں کو پنچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۔

..... المرجع السابق، ص ۲۳۔

..... المرجع السابق۔

..... پ: ۶، المآخذ: ۶۔

..... یعنی میرا ٹوٹ کر گر پڑا۔

..... بیدایا ذات الخبث یہ دونوں دو جگہ کے نام ہیں۔ ۱۲۔

جہاں پانی نہ تھا حضور اٹھے اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر اُسید بن حُصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے نیچے ملی۔⁽¹⁾

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں بروایت حُدَیْفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں۔

(۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور

(۲) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور

(۳) جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔⁽²⁾

حدیث ۳: امام احمد و ابوداؤد و ترمذی ابودرّی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غُسل و وضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔⁽³⁾

حدیث ۴: ابوداؤد و دارمی نے ابوسعید خُدّری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا۔ پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سست کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔⁽⁴⁾

حدیث ۵: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ فرمایا: اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی۔ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔⁽⁵⁾

..... "صحیح البخاری"، کتاب التیمم، باب التیمم، الحدیث: ۳۳۴، ج ۱، ص ۱۳۳.

..... "صحیح مسلم"، کتاب المساجد... إلخ، باب المساجد و مواضع الصلاة، الحدیث: ۵۲۲، ص ۲۶۵.

..... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبي ذر الغفاري، الحدیث: ۲۱۴۲۹، ج ۸، ص ۸۶.

..... "سنن أبي داود"، کتاب الطهارة، باب المتيمّم يجد الماء بعد ما يصلي في الوقت، الحدیث: ۳۳۸، ج ۱، ص ۱۵۵.

..... "صحیح البخاری"، کتاب التیمم، باب الصعيد الطيب... إلخ، الحدیث: ۳۴۴، ج ۱، ص ۱۳۶.

حدیث ۶: صحیحین میں ابو جہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیرجمل (1) کی جانب سے تشریف لارہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور مونہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ (2)

تیمم کے مسائل

مسئلہ ۱: جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو غسل کی جگہ تیمم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں: (۱) ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزما یا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظہر افسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔ (3)

مسئلہ ۲: محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں۔ یوں ہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۳: اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وضو یا غسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرادے تو بھی تیمم کرے۔ یوں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرادے تو تیمم کرے۔ (4)

مسئلہ ۴: بے وضو کے اکثر اعضاء وضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چپک نگی ہو تو تیمم کرے، ورنہ جو حصہ عضو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔ (5)

مسئلہ ۵: بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری

..... مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔ ۱۲

..... ”صحیح البخاری“، کتاب تیمم، باب تیمم فی الحضرة... إلخ، الحدیث: ۳۳۷، ج ۱، ص ۱۳۴.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی تیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

..... المرجع السابق.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی تیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

و ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الطہارۃ، باب تیمم، مطلب فی فاقد الطہورین، ج ۱، ص ۴۸۱.

ہے تیمم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے۔ یوں اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔⁽¹⁾

مسئلہ ۶: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

(۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔

مسئلہ ۷: اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کیے تیمم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگی۔⁽²⁾

مسئلہ ۸: اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے۔⁽³⁾

مسئلہ ۹: اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگی۔⁽⁴⁾

مسئلہ ۱۰: ساتھ میں زم زم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً لیے جا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔⁽⁵⁾

مسئلہ ۱۱: اگر چاہے کہ زم زم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسہ ہو کہ پھر دے دے گا وہ پانی ہبہ کر دے اور اس کا کچھ بدلہ ٹھہرائے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا۔⁽⁶⁾

مسئلہ ۱۲: جو نہ آبادی میں ہونہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۹.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ التاتاریخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی التیمم، نوع آخر فی بیان شرائطہم، ج ۱، ص ۲۳۴.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، مطلب فی فاقد الطہورین، ج ۱، ص ۴۷۵.

ہوگئی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے۔ (1)

مسئلہ ۱۳: اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اور اس نے دے دیا یا بے مانگے اس نے خود دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہوگئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کھلتا اور نہ اس نے خود دیا تو نماز ہوگئی اور اگر دینے کا غالب گمان نہیں اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہوگئی۔ (2)

مسئلہ ۱۴: نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دے دیگا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کر لی اب اس نے خود یا اس کے مانگنے پر دے دیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہوگئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اور اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہوگئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لو وضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑ دینا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دے دیا تو وضو کر کے اعادہ کرے۔ (3)

مسئلہ ۱۵: اور اگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشاء میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقت کراہت آجائے۔ اگر تاخیر نہ کی اور تیمم کر کے پڑھ لی تو ہوگئی۔

(۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے۔

(۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، مطلب فی الفرق بین الظن وغلبۃ الظن، ج ۱، ص ۴۶۷.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۹.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، مطلب فی الفرق... إلخ، ج ۱، ص ۴۶۸، ۴۷۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق، و "خلاصۃ الفتاویٰ"، کتاب الطہارات، ج ۱، ص ۳۳.

کرادے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا مرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمم جائز ہے۔ (1)

مسئلہ ۱۶: اگر ایسا دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے گا مگر کہتا ہے کہ وضو کے لیے پانی لوگے تو مار ڈالوں گا یا قید کرادوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے پھر جب موقع ملے تو وضو کر کے اعادہ کر لے۔ (2)

مسئلہ ۱۷: قیدی کو قید خانہ والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے پڑھے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (3)

(۵) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔ (4)

مسئلہ ۱۸: اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسی ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دونگا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کر کے پڑھ لی ہوگی۔ (5)

مسئلہ ۱۹: رسی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال، عمامہ، دوپٹا وغیرہ) ایسا ہے کہ اس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔ (6)

(۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگر چہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔ (7)

مسئلہ ۲۰: پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے شور بے کی ضرورت کے لیے جائز نہیں۔ (8)

مسئلہ ۲۱: بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جواز نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا اس کو پاک

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۴۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

..... المرجع السابق. المرجع السابق. المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۴۵.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

کر لے دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے اس کو پاک کر لے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کر لیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمم کرے کہ پہلا تیمم نہ ہو۔⁽¹⁾

مسئلہ ۲۲: مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہو پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کر لے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمم کرے وضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وضو کے لیے بھی تو تیمم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وضو کرے۔⁽²⁾

(۷) پانی گرا ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں۔⁽³⁾

مسئلہ ۲۳: پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے۔⁽⁴⁾

(۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی۔⁽⁵⁾

(۹) یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔⁽⁶⁾

مسئلہ ۲۴: وضو کر کے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثناء نماز میں بے وضو ہو گیا اور وضو کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکے گی تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔⁽⁷⁾

مسئلہ ۲۵: گھن کی نماز کے لیے بھی تیمم جائز ہے جب کہ وضو کرنے میں گھن کھل جانے یا جماعت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔⁽⁸⁾

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۹.

..... "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۲۹.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۹.

و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۴۱۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۹.

..... "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۲۴۳.

و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۴۱۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۶.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۷.

مسئلہ ۲۶: وضو میں مشغول ہوگا تو ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی پچھلی سنتوں کا یا نماز چاشت (1) کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے پڑھ لے۔ (2)

(۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔ (3)

مسئلہ ۲۷: ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے۔ یوہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس کے لیے تیمم جائز ہے۔ خوف فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمم جائز نہیں۔ (4)

مسئلہ ۲۸: ایک جنازہ کے لیے تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وضو کرتا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اس کے لیے اب دوبارہ تیمم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو کہ وضو کر سکے تو وہی پہلا تیمم کافی ہے۔ (5)

مسئلہ ۲۹: سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وضو کو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ ۳۰: جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لادے تو تیمم کر کے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔ (6)

..... مجتہد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نے مسجد میں ذکر کے لیے بیٹھنے بلکہ مسجد میں سونے کے لیے (کہ سرے سے عبادت ہی نہیں) یا پانی ہوتے ہوئے سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر یا مس صحف یا باوجود وسعت وقت نماز ہجکا نہ یا جمعہ یا جب نے تلاوت قرآن کے لیے تیمم کیا لغو و باطل و ناجائز ہوگا کہ ان میں سے کوئی بے بدل فوت نہ ہوتا تھا، یونہی ہماری تحقیق پر تجد یا چاشت یا چاند گہن کی نماز کے لیے، اگرچہ ان کا وقت جاتا ہو کہ یہ نفل ہیں سنت مؤکدہ نہیں تو باوجود آب (یعنی پانی کی موجودگی میں) زیارت قبور یا عیادت مریض یا سونے کے لیے تیمم بدرجہ اولیٰ لغو ہے۔“ (”الفتاویٰ الرضویۃ“، ج ۳، ص ۵۵۷)۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۷۔

..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱۔

..... المرجع السابق، وغیرہ۔

..... المرجع السابق۔

..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“، ج ۱، ص ۷۹۱۔

مسئلہ ۳۱: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہوگئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے (۱) تاخیر حرام ہے۔ (۲)

مسئلہ ۳۲: قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لیے تیمم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔ (۳)

مسئلہ ۳۳: وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔ (۴)

مسئلہ ۳۴: عورت حیض و نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔ (۵)

مسئلہ ۳۵: مردے کو اگر غسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اُس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اسے چھون نہیں سکتا تو اسے تیمم کرایا جائے، غیر محرم کو اگر چہ شوہر ہو عورت کو تیمم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے۔ (۶)

مسئلہ ۳۶: جنب اور حائض اور میت اور بے وضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غسل کے لیے کافی ہے لا کر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اس سے نہائے اور مردے کو تیمم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمم کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس میں اتنا حصہ ملا جو اس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیے کہ مردے کے غسل کے لیے اپنا اپنا حصہ دے دیں اور سب تیمم کریں۔ (۷)

مسئلہ ۳۷: دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک کا وضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف

..... ہاں جو شخص عین کنارہ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا حجرے یا زمین پیش حجرہ (یعنی حجرہ کے سامنے والی زمین) کے متصل سوتا تھا اور احتلام ہوا یا جنابت یا دندرہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں مرور فی المسجد (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہوگا اور جب تک تیمم پورا نہ ہو بحال جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرنا رہے گا۔ (”الفتاویٰ الرضویہ“، ج ۳، ص ۴۸۰)۔

..... ”الفتاویٰ الرضویہ“، ج ۳، ص ۴۷۹۔

..... ”الفتاویٰ الرضویہ“، ج ۳، ص ۳۰۵۔

..... المرجع السابق، ص ۳۱۰۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۹۹۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في قراءة عند الميت، ج ۳، ص ۱۰۵، ۱۱۰۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۷۴۔

میں آنا چاہیے۔ (1)

مسئلہ ۳۸: اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیت نماز بجالائے۔

مسئلہ ۳۹: کوئی ایسا ہے کہ وضو کرتا تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمم کرے۔ (2)

مسئلہ ۴۰: اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لیے تیمم کرے۔ (3)

مسئلہ ۴۱: تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے مونہ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔ (4)

مسئلہ ۴۲: وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔ (5)

مسئلہ ۴۳: تیمم میں تین فرض ہیں:

(۱) نیت: اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر مونہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا۔ (6)

مسئلہ ۴۴: کافر نے اسلام لانے کے لیے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمم کرے۔ (7)

مسئلہ ۴۵: نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا اسلام کرنے یا اسلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دن میت یا بے وضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱.

..... "الفتاویٰ التاتاریخانیہ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی التیمم، ج ۱، ص ۲۵۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۰.

..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۲۸.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۳۷۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶.

کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔⁽¹⁾
مسئلہ ۴۶: جب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے سجدہ شکر کی نیت سے جو تیمم کیا ہو اس سے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۷: دوسرے کو تیمم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمم کیا اس سے بھی نماز جائز نہیں۔⁽²⁾
مسئلہ ۴۸: نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تیمم کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔⁽³⁾
مسئلہ ۴۹: نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تیمم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں۔

مسئلہ ۵۰: سجدہ تلاوت کے تیمم سے بھی نمازیں جائز ہیں۔⁽⁴⁾
مسئلہ ۵۱: جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضرور نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کے لیے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔
مسئلہ ۵۲: بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمم نہیں کر سکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تیمم کرا دے اور اس وقت تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیت چاہئے جسے کرایا جا رہا ہے۔⁽⁵⁾
(۲) سارے مونہ پر ہاتھ پھیرنا: اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا۔⁽⁶⁾

مسئلہ ۵۳: داڑھی اور مونچھوں اور بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے۔ مونہ کہاں سے کہاں تک ہے اس کو ہم نے وضو میں بیان کر دیا بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصہ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمم نہ ہوگا۔⁽⁷⁾

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶.

..... المرجع السابق. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۵، ۴۵۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶.

..... "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۴۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶.

مسئلہ ۵۴: عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

مسئلہ ۵۵: نتھوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں۔

مسئلہ ۵۶: ہونٹ کا وہ حصہ جو عادتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمم نہ ہوا۔ یوں اگر زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۷: مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے، بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

(۳) دونوں ہاتھ کا گھنیوں سمیت مسح کرنا: اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔
مسئلہ ۵۸: انگوٹھی چھلے پہنے ہو تو انھیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔^(۱) عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں۔

مسئلہ ۵۹: تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

مسئلہ ۶۰: ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مونہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم نہ ہو ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے مونہ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بیچ رہا اُس کے لیے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو ہو گیا مگر خلاف سنت ہے۔^(۲)
مسئلہ ۶۱: جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پینچے سے کٹا ہو تو گھنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اُس پر مسح کرے اور اگر گھنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کر لے تو بہتر ہے۔^(۳)

مسئلہ ۶۲: کوئی لٹھا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمم کر دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا۔ ہاں اس جیسا کوئی

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا ہے۔ (1)

مسئلہ ۶۳: تیمم کے ارادے سے زمین پر لوٹا اور مونہ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضرور ہے ہر ذرہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں مونہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔ (2)

تیمم کی سنتیں

- (1) بسم اللہ کہنا۔
- (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔
- (۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔
- (۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔
- (۵) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔
- (۶) پہلے مونہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔
- (۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا۔
- (۸) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔
- (۹) داڑھی کا خلال کرنا اور

(۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔ ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے یوہیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہو گیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶، وغیرہ۔

..... المرجع السابق۔

صورت میں خلاف سنت ہوا۔⁽¹⁾

مسئلہ ۱: اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہو گیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمّم نہ ہوا اگرچہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا ہو۔

مسئلہ ۲: تیمّم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمّم نہ کرے۔⁽²⁾

مسئلہ ۳: خلال کے لیے ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔⁽³⁾

کس چیز سے تیمّم جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ ۱: تیمّم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم جائز نہیں۔⁽⁴⁾

مسئلہ ۲: جس مٹی سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہونہ یہ ہو کہ محض خشک

ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔⁽⁵⁾

مسئلہ ۳: جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمّم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر

پڑھ سکتے ہیں۔⁽⁶⁾

مسئلہ ۴: یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۵: جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمّم

جائز ہے۔ ریتا، چونا، سرمہ، ہر تال، گندھک، مردہ سنگ، گبرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جو اہر سے تیمّم جائز ہے

اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔⁽⁷⁾

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمّم، ج ۱، ص ۴۳۷-۴۳۹.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمّم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۰، وغیرہ.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۳۷۶.

..... "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب التیمّم، ج ۱، ص ۲۵۳.

..... "خلاصۃ الفتاویٰ"، کتاب الطہارات، الفصل الخامس فی التیمّم، ج ۱، ص ۳۵.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمّم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶.

..... المرجع السابق، ص ۲۷، وغیرہ.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمّم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶-۲۷.

مسئلہ ۶: پکی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے۔ جیسے گرو (1) گھر یا (2) مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ ۷: شورہ جو ہنوز پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (3)

مسئلہ ۸: جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھانمک اس سے جائز

ہے۔ (4)

مسئلہ ۹: جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمم جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (5)

مسئلہ ۱۰: غلہ، گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی یا گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے جب کہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔ (6)

مسئلہ ۱۱: مشک و عنبر، کافور، لوبان سے تیمم جائز نہیں۔ (7)

مسئلہ ۱۲: موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمم جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور ان چیزوں کے چُونے سے بھی

ناجائز۔ (8)

مسئلہ ۱۳: راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔ (9)

مسئلہ ۱۴: زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے یوں ہیں اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی

جائز ہے۔ (10)

..... ایک قسم کی لال مٹی۔ ایک قسم کی سفید مٹی۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶۔

..... المرجع السابق، ص ۲۷۔ المرجع السابق۔

..... المرجع السابق۔ المرجع السابق۔

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۶۵۷۔ المرجع السابق، ص ۲۵۶۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷، وغیرہ۔

- مسئلہ ۱۵: اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (1)
- مسئلہ ۱۶: زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے (2) مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ مونہہ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا۔
- مسئلہ ۱۷: بھیگی مٹی سے تیمم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (3)
- مسئلہ ۱۸: مسافر کا ایسی جگہ گزر رہا کہ سب طرف کچھڑ ہی کچھڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کچھڑ میں سان کر سکھالے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کچھڑ ہی سے تیمم کر لے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (4)
- مسئلہ ۱۹: گدے اور درری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جب کہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔ (5)
- مسئلہ ۲۰: نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر اس کے سُکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے۔ (6)
- مسئلہ ۲۱: مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے مونہہ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمم کی نیت سے مونہہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم ہو گیا۔ (7)
- مسئلہ ۲۲: گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے۔ (8)
- مسئلہ ۲۳: مصنوعی مُردہ سنگ سے تیمم جائز نہیں۔ (9)
- مسئلہ ۲۴: مونگے یا اس کی راکھ سے تیمم جائز نہیں۔ (10)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۳۰۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۵۳.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۳، ص ۶۵۴.

..... "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۵۲.

مرجان (یعنی مونگے) سے تیمم کرنے کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ، جلد 3 صفحہ 684 تا 688 ملاحظہ فرمائیے۔

- مسئلہ ۲۵:** جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔^(۱)
- مسئلہ ۲۶:** تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا۔^(۲)

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

- مسئلہ ۱:** جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔^(۳)
- مسئلہ ۲:** مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا۔^(۴)
- مسئلہ ۳:** کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا کہ جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا غسل کے حق میں باقی ہے۔^(۵)
- مسئلہ ۴:** جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پائی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گذر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا۔ یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔
- مسئلہ ۵:** اتنا پانی ملا کہ وضو کے لیے کافی نہیں ہے یعنی ایک مرتبہ مونہ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھو سکتا تو وضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہے تو جاتا رہا۔ یوں غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غسل نہیں ہو سکتا تو تیمم نہیں گیا۔^(۶)

..... ”منیة المصلي“، بیان التیمم و طہارة الأرض، ص ۵۸.

و ”الفتاوی الرضویة“، ج ۳، ص ۷۳۸.

..... ”الفتاوی الہندیة“، کتاب الطہارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶.

..... ”الفتاوی الہندیة“، کتاب الطہارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲۹.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... ”الفتاوی الہندیة“، کتاب الطہارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۳۰.

و ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الطہارة، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۷۸.

مسئلہ ۶: ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اترنے تو دے گا مگر پھر چڑھنے نہ دے گا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کونین میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رسی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا۔^(۱)

مسئلہ ۷: پانی کے پاس سے سوتا ہوا گذرا تیمم نہیں ٹوٹا۔^(۲) ہاں اگر تیمم وضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہے جس سے وضو جاتا رہے تو بیشک تیمم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گذرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر گذرا اور پانی کی اطلاع ہو گئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۸: پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یا دشمنی جب بھی تیمم جاتا رہا۔^(۳)

مسئلہ ۹: نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے وضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز لوٹائے۔

مسئلہ ۱۰: نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اُسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا ریتا ہے نماز فاسد ہو گئی مگر تیمم نہ گیا۔

مسئلہ ۱۱: چند شخص تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وضو کے لائق پانی لا کر کہا جس کا جی چاہے اس سے وضو کر لے سب کا تیمم جاتا رہے گا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے وضو کر لو تو کسی کا بھی تیمم نہ ٹوٹے گا۔^(۵) یوہیں اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمم نہ گیا۔

مسئلہ ۱۲: پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلا تیمم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمم کرے یوہیں بیماری کی وجہ سے تیمم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملتا جب بھی نیا تیمم کرے۔^(۶)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰، وغیرہ.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰.

..... المرجع السابق، ص ۲۹ - ۳۰.

مسئلہ ۱۳: کسی نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اسے دھولے اب غسل کا تیمم کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کا بھی تیمم کیا پھر اسے اتنا پانی ملا کہ وضو بھی کر لے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھولے تو دونوں تیمم وضو اور غسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اس سے وضو ہو سکتا ہے نہ وہ جگہ دھل سکتی ہے تو دونوں تیمم باقی ہیں اور اس پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وضو ہو سکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وضو کا تیمم جاتا رہا اس سے وضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھو سکتا ہے اور وضو نہیں کر سکتا تو غسل کا تیمم جاتا رہا، وضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کر سکتا ہے چاہے وضو کرے چاہے اسے دھولے تو غسل کا تیمم جاتا رہا اس سے اس جگہ کو دھولے اور وضو کا تیمم باقی ہے۔ (1)

موزوں پر مسح کا بیان

حدیث ۱: امام احمد و ابوداؤد نے معمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور بھول گئے فرمایا: ”بلکہ تُو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔“ (2)

حدیث ۲: دارقطنی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن، تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی، جب کہ طہارت کے ساتھ پہننے ہوں۔ (3)

حدیث ۳: ترمذی و نسائی صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے، لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (4)

حدیث ۴: ابوداؤد نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تارا، بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (5)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۹.

..... "سنن أبي داود"، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین الحدیث: ۱۵۶، ج ۱، ص ۸۶.

..... "سنن الدار قطنی"، کتاب الطہارۃ، باب الرخصة فی المسح علی الخفین... إلخ، الحدیث: ۷۳۷، ج ۱، ص ۲۷۰.

..... "جامع الترمذی"، أبواب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین للمسافر... إلخ، الحدیث: ۹۶، ج ۱، ص ۱۵۳.

..... "سنن أبي داود"، کتاب الطہارۃ، باب كيف المسح، الحدیث: ۱۶۲، ج ۱، ص ۸۸.

حدیث ۵: ابو داؤد و ترمذی راوی کہ مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں کی پُشت پر مسح فرماتے۔^(۱)

موزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے۔ اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں جو قریب قریب تو اتر کے ہیں، اسی لیے امام کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہلسنت و جماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا:

تَفْضِيلُ الشَّيْخَيْنِ وَحُبُّ الْخَتَنَيْنِ وَمَسْحُ الْخَفَيْنِ

یعنی حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق و امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا اور امیر المؤمنین عثمان غنی و امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا۔^(۲) اور ان تینوں باتوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سستی ہونے کے لیے کافی ہے۔ علامت شے میں پائی جاتی ہے، شے لازم علامت نہیں ہوتی جیسے حدیث صحیح بخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی: ((سِيمَا هُمُ التَّحْلِيْقُ)) ان کی علامت سر منڈانا ہے۔^(۳) اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کے لیے کافی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔^(۴)

مسئلہ ۱: جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔^(۵)

مسئلہ ۲: عورتیں بھی مسح کر سکتی ہیں^(۶) مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

..... "جامع الترمذی"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في المسح على الخفين ظاهرهما، الحديث: ۹۸، ج ۱، ص ۱۵۵.

..... "غنية المتملی"، فصل في المسح على الخفين، ص ۱۰۴.

..... "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب قراءة الفاجر... إلخ، الحديث: ۷۵۶۲، ج ۴، ص ۵۹۹.

..... "غنية المتملی"، فصل في المسح على الخفين، ص ۱۰۴.

..... "الدر المختار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج ۱، ص ۴۹۵.

..... "الفتاوى الهندية"، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۳۶.

(۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

(۲) پاؤں سے چپٹا ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دیز چیز کا جیسے کرچ وغیرہ۔

مسئلہ ۳: ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔ (۱)

(۴) وضو کر کے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص با وضو ہو خواہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وضو پورا کر لیا۔

مسئلہ ۴: اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مونہ ہاتھ دھولے اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو اب وضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔

مسئلہ ۵: بے وضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضائے وضو دھولے اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۲)

مسئلہ ۶: وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا، یہاں تک کہ حدث ہو تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ ۷: تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔ (۳)

مسئلہ ۸: معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۴، ص ۳۴۵۔

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۳۔

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۳۔

سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے۔

(۵) نہ حالت جنابت میں پہنانا بعد پہننے کے جب ہوا ہو۔

مسئلہ ۹: جب نے جنابت کا تیمم کیا اور وضو کر کے موزہ پہنا تو مسح کر سکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔ (1)

مسئلہ ۱۰: جب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لیے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھو ڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضاء وضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔ (2)

(۶) مدت کے اندر ہوا اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔ (3)

مسئلہ ۱۱: موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔ (4)

مسئلہ ۱۲: مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتداءً حدث سے تین دن، تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا۔ اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کر لے۔

(۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگلی بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگلی پھٹا ہو اور بدن تین انگلی سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین انگلی سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگلی یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگلی سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں۔ (5)

مسئلہ ۱۳: موزہ پھٹ گیا یا سیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگلی پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگلی دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔ (6)

مسئلہ ۱۴: ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں، تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔ (7)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۳.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵: ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی جاسکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔^(۱)

مسئلہ ۱۶: ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔^(۲)

مسح کا طریقہ: یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔^(۳)

مسئلہ ۱۷: انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے، ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کر لے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو خرچ نہیں۔^(۴)

مسئلہ ۱۸: مسح میں فرض دو ہیں:

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

(۲) موزے کی پٹھ پر ہونا^(۵)۔

مسئلہ ۱۹: ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ ۲۰: موزے کے تلے یا کروٹوں یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ ۲۱: پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔^(۶)

مسئلہ ۲۲: انگلیوں کی پشت سے مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچنا، یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا ہتھیلی سے مسح کیا تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف ہوا۔^(۷)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۴.

..... المرجع السابق، ص ۳۳.

..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی مسح علی الخفین، ص ۱۱۰.

..... "مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح"، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ص ۳۱.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ج ۱، ص ۳۲.

..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی مسح علی الخفین، ص ۱۰۹.

- مسئلہ ۲۳: اگر ایک ہی انگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا جب بھی ہو گیا مگر سنت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ مسح ہر بار کیا یا ہر بار تر نہ کیا تو مسح نہ ہوا۔^(۱)
- مسئلہ ۲۴: انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر ان میں اتنا پانی تھا کہ تین انگلی تک برابر پھینکتا رہا تو مسح ہوا اور نہ نہیں۔^(۲)
- مسئلہ ۲۵: موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں، اس خالی جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا اور اگر بہ تکلف وہاں تک انگلیاں پہنچادیں اور اب مسح کیا تو ہو گیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا فوراً مسح جاتا رہے گا۔^(۳)
- مسئلہ ۲۶: مسح میں نہایت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنت ایک بار کر لینا کافی ہے۔^(۴)
- مسئلہ ۲۷: موزے پر پائتا بہ پہنا اور اس پائتا بہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہو گیا ورنہ نہیں۔^(۵)
- مسئلہ ۲۸: موزے پہن کر شبنم میں چلا، یا اس پر پانی گر گیا یا میٹھی کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگلی کے تر ہو گیا تو مسح ہو گیا ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔^(۶)
- مسئلہ ۲۹: انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں، عمامہ اور برقع اور نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔^(۷)

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

- مسئلہ ۱: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔^(۸)
- مسئلہ ۲: مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۲.

..... المرجع السابق، ص ۳۳.

..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی مسح علی الخفین، ص ۱۱۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۶، وغیرہ.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۲.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۳.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۴، ص ۳۴۷ - ۳۴۸.

..... "الہدایۃ"، کتاب الطہارات، باب المسح علی الخفین، ج ۱، ص ۳۱.

مسئلہ ۳: مسح کی مدت پوری ہوگئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتارے اور ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اعلیٰ بغل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے۔^(۱)

مسئلہ ۴: موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو۔ یوں اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو جاتا رہا، موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنچوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔^(۲)

مسئلہ ۵: موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا۔^(۳) ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ۶: موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ ڈھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں ڈھل گیا تو مسح جاتا رہا۔^(۴)

مسئلہ ۷: پائتا بوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری موزوں تک پہنچی تو پائتا بوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ ۸: اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا، یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو، یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو پھیر گا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھری ہو تو اس کا نکالنا ضرور نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔^(۵)

مسئلہ ۹: کسی پھوڑے، یا زخم، یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے، یا اس جگہ مسح کرنے سے، یا کھولنے سے ضرر ہو، یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو، تو اس پٹی پر مسح کر لے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے، یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرد اگر د، اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کر لیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کر لیں اور پوری پٹی پر مسح کر لیں تو بہتر ہے اور

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۴، وغیرہ.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب مسح علی الخفین، مطلب نواقض المسح، ج ۱، ص ۵۰۸، ۵۱۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۴.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، مطلب: نواقض المسح، ج ۱، ص ۵۱۲.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۵.

و "شرح الوقایۃ"، کتاب الطہارۃ، بیان جواز المسح علی الجبیرۃ، ج ۱، ص ۱۱۷.

اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں، جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کر لیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کر لے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔⁽¹⁾

مسئلہ ۱۰: ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔⁽²⁾

مسئلہ ۱۱: تختی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کر لیں۔⁽³⁾

حیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ آذَىٰ لَا فَاعِلَةٌ لَهَا فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرُبُوهِنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۚ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾⁽⁴⁾

اے محبوب! تم سے حیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرما دو وہ گندی چیز ہے تو حیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اس جگہ سے آؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے تو بہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔

حدیث ۱: صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیہ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: 'جماع کے سوا ہر شے کرو۔' اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں، اس پر انس بن حنظل اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۵۔

..... "مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح"، باب المسح علی الخفین، فصل فی الجبیرۃ ونحوها، ص ۳۲۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی لفظ کل إذا دخلت... إلخ، ج ۱، ص ۵۱۹، وغیرہما۔

..... پ ۲، البقرۃ: ۲۲۲۔

ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔⁽¹⁾

حدیث ۲: صحیح بخاری میں ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف⁽²⁾ میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائض ہوئی؟“ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ”یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے۔“ اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔⁽³⁾

حدیث ۳: صحیح بخاری میں ہے عروہ سے سوال کیا گیا حیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے؟ اور جب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے؟ عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں، مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنگھا کرتیں اور حضور معتکف تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔⁽⁴⁾

حدیث ۴: صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں، میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مونہہ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں، میں ہڈی سے گوشت نوج کر کھاتی پھر حضور کو دے دیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مونہہ لگا تھا۔⁽⁵⁾

حدیث ۵: صحیحین میں انھیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے۔⁽⁶⁾

حدیث ۶: صحیح مسلم میں انھیں سے مروی، فرماتی ہیں: حضور نے مجھ سے فرمایا کہ: ”ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلی اٹھا دینا۔“ عرض کی میں حائض ہوں۔ فرمایا: کہ ”تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔“⁽⁷⁾

..... صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ۳۰۲، ص ۱۷۱.

..... مکہ کے قریب ایک مقام ہے۔ ۱۲ منہ

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الحيض، باب الأمر بالنفساء إذا نفسن، الحديث: ۲۹۴، ج ۱، ص ۱۲۰.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، الحديث: ۲۹۶، ج ۱، ص ۱۲۱.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ۳۰۰، ص ۱۷۱.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، الحديث: ۲۹۷، ج ۱، ص ۱۲۱.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ۲۹۸، ص ۱۷۰.

حدیث ۷: صحیحین میں ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔⁽¹⁾

حدیث ۸: ترمذی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص حیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے، یا کاہن کے پاس جائے، اس نے گُفران کیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔“⁽²⁾

حدیث ۹: زین کی روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میری عورت جب حیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا: ”تہبند (ناف) سے اوپر اور اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔“⁽³⁾

حدیث ۱۰: اصحاب سنن اربعہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی بی بی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔“⁽⁴⁾ ترمذی کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ فرمایا: ”جب سُرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔“⁽⁵⁾

حیض کی حکمت:

عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃ ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

حیض کے مسائل

مسئلہ ۱: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔⁽⁶⁾

..... ”السنن الكبرى“ للبيهقي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الصلاة في الثوب الواحد... إلخ، الحديث: ۳۲۹۰، ج ۲، ص ۳۳۸.

..... ”جامع الترمذي“، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية إتيان الحائض، الحديث: ۱۳۵، ج ۱، ص ۱۸۵.

..... ”مشكاة المصابيح“، كتاب الطهارة، باب الحيض، الفصل الثاني، الحديث: ۵۵۲، ج ۱، ص ۱۸۵.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب في إتيان الحائض، الحديث: ۲۶۶، ج ۱، ص ۱۲۴.

..... ”جامع الترمذي“، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الكفارة في ذلك، الحديث: ۱۳۷، ج ۱، ص ۱۸۷.

..... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج ۱، ص ۳۶، ۳۷، وغيره.

مسئلہ ۲: حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔^(۱)

مسئلہ ۳: ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے ہونا ضرور نہیں مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے ان کے ماسوا اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی ۲۴ گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا، مثلاً آج صبح کو ٹھیک نوبے شروع ہوا اور اس وقت پورا پھر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک نوبے ایک دن رات ہوگا اگرچہ ابھی پورا پھر بھر دن نہ آیا، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو، یا پھر بھر سے زیادہ دن آگیا ہو جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔

مسئلہ ۴: دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ۔^(۲)

مسئلہ ۵: یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔^(۳)

مسئلہ ۶: کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچھن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔^(۴)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶۔

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۳۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الأول فی الحيض، ج ۱، ص ۳۷۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۳۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶۔

مسئلہ ۷: نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے استحاضہ ہے۔ یوہیں پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے۔^(۱) ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔

مسئلہ ۸: حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔ یوہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحاضہ ہے۔^(۲)

مسئلہ ۹: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے۔ یوہیں نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔^(۳)

مسئلہ ۱۰: حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج خارج میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی۔ نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔^(۴)

مسئلہ ۱۱: حیض کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیلا۔^(۵) سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

مسئلہ ۱۲: دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حیض ہے اور عادت سے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ۔^(۶)

مسئلہ ۱۳: گدّی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سوکھ جانے کے سفید ہوگئی تو مدت حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی سوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حیض نہیں۔^(۷)

مسئلہ ۱۴: جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶.

..... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۴.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۷، وغیرہ.

..... المرجع السابق، ص ۳۶.

بھی نہ رُکا، تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتے۔⁽¹⁾

مسئلہ ۱۵: اور اگر اس سے پیشتر حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر تیس دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ۔

مسئلہ ۱۶: جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا، تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا، پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔⁽²⁾

مسئلہ ۱۷: جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز، روزے کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے بیس دن استحاضہ۔⁽³⁾

مسئلہ ۱۸: کسی عورت کو ایک بار حیض آیا، اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی، پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہر کے مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حیض آیا تھا، تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے، پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غسل کرے اور نماز پڑھے اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں انیس دن وضو کر کے نماز پڑھے اور ان بیس یا ان انیس دن میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دو بار، تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غسل کر کے اور اس کے بعد آٹھ دن تک وضو کر کے نماز پڑھے اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے۔

اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں، مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے،

..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، مبحث فی مسائل المتحیرۃ، ج ۱، ص ۵۲۵.

..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۴.

..... "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۵.

پھر سات دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن وضو کر کے نماز پڑھے، اس کے بعد پھر تین دن اور وضو کر کے نماز پڑھے، پھر چودہ دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر ایک دن وضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے، پھر ہمیشہ کے لیے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غسل کرے۔

اور اگر حیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وضو کر کے نماز پڑھے جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک، پھر ہمیشہ ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں، تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ستائیس دن تک ہر وقت غسل کرے۔ یوہیں چار دن یا پانچ دن حیض کے ہونا یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وضو کرے باقی دنوں میں غسل۔

اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئی تو ستائیس دن وضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے، پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غسل کر لے۔

اور اگر یہ معلوم ہے کہ اکیس سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آتا تھا، تو بیس کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے، اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے۔

اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون دن ہیں، تو دو پہلے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے اور اس کے بعد کے دو دنوں میں ہر وقت غسل کر کے پڑھے اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غسل کرے اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو کر کے پڑھے، پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غسل کر کے اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غسل کرے۔

خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حیض کے دنوں سے دُونے ہیں یا دُونے سے کم یا دُونے سے زیادہ، اگر دُونے سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے اور جن کے حیض ہونے نہ ہونے کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وضو کر کے نماز پڑھے اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر دُونے یا دُونے سے زیادہ ہوں تو حیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر ہر وقت میں غسل کر کے اور اگر یاد نہ ہو کہ کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہارت کے، نہ یہ کہ مہینے کے شروع کے دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں، تو جی میں سوچے جو پہلو

جسے اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی، تو ہر نماز کے لیے غسل کرے اور فرض و واجب و سنت موکدہ پڑھے، مستحب اور نفل نہ پڑھے اور فرض روزے رکھے، نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں، جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا، مسجد میں جانا، سجدہ تلاوت وغیرہ۔

مسئلہ ۱۹: جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد، نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا، اب تین دن یا زیادہ خون آ کر بند ہو گیا، پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دس دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔

مسئلہ ۲۰: جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں، تو اس کے لیے نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نماز نہ کرنا پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۱: کسی کو ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دسوں دن حیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ ورنہ دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔^(۱)

مسئلہ ۲۲: کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حیض ہو، اب اس سے ایک دن پیشتر خون آ کر بند ہو گیا، پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارہویں دن پھر آ گیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس دن ہیں، ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حیض کے دن مُعین نہ تھے تو یہ دسوں دن خون نہ آنے کے حیض ہیں۔

مسئلہ ۲۳: جس عورت کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آ گیا، تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے حیض ہے، اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار کر لے۔ ورنہ شروع سے دس دن تک حیض اور پچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ۔

مسئلہ ۲۴: کسی کو پورے تین دن رات خون آ کر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۷.

کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لیے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔
مسئلہ ۲۵: تین دن رات سے کم خون آیا، پھر پندرہ دن تک پاک رہی، پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔

نفاس کا بیان

نفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے، اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں:

مسئلہ ۱: نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آ جانا ہے۔^(۱)

مسئلہ ۲: کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ، جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ استحاضہ کے۔^(۲)

مسئلہ ۳: بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔^(۳)

مسئلہ ۴: حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نفاس ہے۔^(۴) ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۵: پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا، تو اس کے آدھے سے زیادہ نکلنے کے بعد نفاس ہے۔^(۵)

مسئلہ ۶: حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو، تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس، یہ اس صورت میں

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ التاتاریخانیہ"، کتاب الطہارۃ، نوع آخر فی النفاس، ج ۱، ص ۳۹۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷.

..... المرجع السابق.

ہے جب کوئی عُضْوُ بن چکا ہو، ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔⁽¹⁾
مسئلہ ۷: حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عُضْوُ بنا تھا یا نہیں، نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے عُضْوُ کا بننا نہ بنا معلوم ہو جاتا یعنی ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو عُضْوُ بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے، کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد اور باقی وہی احکام ہیں جو حیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔⁽²⁾

مسئلہ ۸: جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائے گا، پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے، پھر استحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہے نفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔⁽³⁾

مسئلہ ۹: جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے۔ یوہیں دوسرے اور تیسرے میں اگر چھ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہے⁽⁴⁾، پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ چالیس دن تک نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا استحاضہ ہے مگر ان کے بعد بھی غسل کا حکم ہے۔

مسئلہ ۱۰: اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔⁽⁵⁾
مسئلہ ۱۱: چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگر چھ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔⁽⁶⁾
مسئلہ ۱۲: اس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷.

..... "الفتاویٰ التاتاریخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، نوع آخر فی النفاس، ج ۱، ص ۳۹۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۷.

حیض و نفاس کے متعلق احکام

مسئلہ ۱: حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ (۱)

مسئلہ ۲: کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔ (۲)

مسئلہ ۳: جزدان میں قرآن مجید ہو تو اُس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (۳)

مسئلہ ۴: اس حالت میں گرتے کے دامن یا دوپٹے کے آچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے، اوڑھے ہوئے ہے قرآن مجید چھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآن مجید و کتب دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے جن کا بیان غسل کے باب میں گزرا۔

مسئلہ ۵: معلّمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور جے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ (۴)

مسئلہ ۶: دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔ (۵) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ سَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ تَكَ
دعائے قنوت ہے۔

مسئلہ ۷: قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا گلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸: ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (۶)

مسئلہ ۹: ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ (۷)

مسئلہ ۱۰: اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہئے کہ تیمم کر لے۔ یوہیں مسجد میں پانی

..... "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص ۳۹.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸.

..... یہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے مگر ظاہر الروایہ میں ہے کہ اس حالت میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ "التجنيس"

لصاحب الهداية، جلد 1 صفحہ 186 پر ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے۔ (انظر: "الفتاوى الهندية" ج ۱، ص ۳۸. "ردالمحتار" ج ۱، ص ۳۵۱).

یہ بھی ممکن ہے کہ کاتب سے مکروہ کے بعد "نہیں" لکھنا رہ گیا ہو اور صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی اصل عبارت یوں ہو: دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ نہیں ہے۔

..... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

- رکھا ہے یا کوآں ہے اور کہیں اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جانا جائز ہے۔ (1)
- مسئلہ ۱۱: عید گاہ کے اندر جانے میں خرچ نہیں۔ (2)
- مسئلہ ۱۲: ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔
- مسئلہ ۱۳: خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہوانکے لیے حرام ہے۔ (3)
- مسئلہ ۱۴: اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔ (4)
- مسئلہ ۱۵: ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (5)
- مسئلہ ۱۶: نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا، یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔ (6)
- مسئلہ ۱۷: نماز پڑھتے میں حیض آگیا، یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے، البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (7)
- مسئلہ ۱۸: نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے۔ (8)
- مسئلہ ۱۹: حیض والی کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے، نہانے کی ضرورت نہیں، پھر اس کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہانے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸۔
..... المرجع السابق۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸۔

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب: لو اُفتی مفت بشیء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۲۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۳۲۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸۔

..... المرجع السابق، و "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۴، ص ۳۴۹۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸۔

جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے، ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

مسئلہ ۲۰: جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا، تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔ (1)

مسئلہ ۲۱: عادت کے دنوں سے خون مُتجاوِز ہو گیا، تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہادھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔ (2)

مسئلہ ۲۲: حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقتِ مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔ (3)

مسئلہ ۲۳: حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی، نہا کر اس کی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔ (4)

مسئلہ ۲۴: اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہالے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کر لے اور صبح کو نہالے اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا، البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا،

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۳۷.

و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۴، ص ۳۶۴، ۳۶۵.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۵۲۴، وغیرہما.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، و مطلب: لو أفتی مفت بشیء... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۸.

..... المرجع السابق، ص ۵۴۲، وغیرہ.

پینا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۵: روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب۔ (1)

مسئلہ ۲۶: حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ شکر و سجدہ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (2)

مسئلہ ۲۷: سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو اثر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا، عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔ (3)

مسئلہ ۲۸: حیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے نہہا کر عشاء کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ۲۹: ہم بستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے۔ (4)

مسئلہ ۳۰: ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہو اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب۔

مسئلہ ۳۱: اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔ (5)

مسئلہ ۳۲: ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔ (6)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشىء من هذه الأقوال... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۳، وغیرہ.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۸.

و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشىء... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشىء... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۳.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشىء من هذه الأقوال في مواضع

الضرورة... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹.

مسئلہ ۳۳: اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ (1)

مسئلہ ۳۴: اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (2)

مسئلہ ۳۵: اگر ہمراہ سونے میں غلبہ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوائے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ۔

مسئلہ ۳۶: پورے دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر

مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ (3)

مسئلہ ۳۷: دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تا وقتیکہ غسل نہ کر لے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے

جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غسل کر لے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (4)

مسئلہ ۳۸: عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے جماع ناجائز ہے تا وقتیکہ

عادت کے دن پورے نہ ہو لیں، جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔ (5)

مسئلہ ۳۹: حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں

جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے، نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔ (6)

فائدہ: ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں۔

مسئلہ ۴۰: نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج

نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں

..... ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب: لوأفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ،

ج ۱، ص ۵۳۴، و ”الفتاوى الرضوية“، ج ۴، ص ۳۵۵.

..... ”البحر الرائق“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج ۱، ص ۳۴۴.

..... ”الفتاوى الهندية“، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق، وغيره.

..... المرجع السابق.

ہیں، ایسی بے ہودہ رسموں سے احتیاط لازم، اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو لے اگرچہ نفاس ختم ہو لیا ہو، نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہوا اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں۔ (1)

مسئلہ ۴۱: بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے، اگر قیام، رکوع، سجود نہ ہو سکے، اشارے سے پڑھے، وضو نہ کر سکے، تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہ گار ہوئی تو بہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔ (2)

استحاضہ کا بیان

حدیث ۱: صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنت ابی حنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: ”نہ، یہ تو رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے، تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھے۔“ (3)

حدیث ۲: ابوداؤد و نسائی کی روایت میں فاطمہ بنت ابی حنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا، شناخت میں آئے گا، جب یہ ہو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھے، کہ وہ رگ کا خون ہے۔“ (4)

حدیث ۳: امام مالک و ابوداؤد و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا، اس کے لیے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا، ارشاد فرمایا کہ: ”اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرے، مہینے میں انہیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں، تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔“ (5)

حدیث ۴: ابوداؤد و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا: ”جن دنوں میں حیض آتا تھا، ان میں نمازیں چھوڑ دے، پھر

..... ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۴، ص ۳۵۵-۳۵۶، وغیرہ.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة... إلخ، ج ۱، ص ۵۴۵.

..... ”صحيح مسلم“، کتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، الحدیث: ۳۳۳، ص ۱۸۳.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الطہارۃ، باب إذا أقبلت الحيضة تدع الصلاة، الحدیث: ۲۸۶، ج ۱، ص ۱۳۱.

..... ”الموطأ“ لإمام مالك، کتاب الطہارۃ، باب المستحاضة، الحدیث: ۱۴۰، ج ۱، ص ۷۷.

نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔“ (1)

استحاضہ کے احکام

مسئلہ ۱: استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ (2)

مسئلہ ۲: استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ (3)

مسئلہ ۳: اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (4)

مسئلہ ۴: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یاد دست آنا، یا ہوا خارج ہونا، یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔ (5)

مسئلہ ۵: جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ (6)

مسئلہ ۶: نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہتا ہے غرض یہ باقی وقت یوہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ماجاء أن المستحاضة تنوضاً لكل صلاة، الحدیث: ۱۲۶، ج ۱، ص ۱۷۴.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۳۹.

..... المرجع السابق، ص ۴۱.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب فی أحكام المعذور، ج ۱، ص ۵۵۴.

..... ”البحر الرائق“، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ۳۷۶.

اسی استحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہوگئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔⁽¹⁾

مسئلہ ۷: خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ یوں اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔⁽²⁾

مسئلہ ۸: فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔⁽³⁾

مسئلہ ۹: وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وضو نہیں ٹوٹا۔ یوں اگر وضو سے پیشتر پائی گئی مگر نہ وضو کے بعد باقی وقت میں پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں تو وقت⁽⁴⁾ جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۱۰: اور اگر اس وقت میں وضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی یا وضو کے اندر پائی گئی اور وضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی مگر بعد والے میں پائی گئی، تو وقت ختم ہونے پر وضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حدیث نہ پایا جائے۔

مسئلہ ۱۱: معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۰.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۱.

..... "الدر المختار"، و"ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب فی أحكام المعذور، ج ۱، ص ۵۵.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۱.

..... اس صورت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وضو کے اندر بھی پائی گئی بعد کو ختم وقت ثانی تک نہیں دوسرا یہ کہ وضو کے اندر بھی نہ پائی گئی صرف پہلے پائی گئی پہلی صورت میں وہ وضو وضو معذور تھا لیکن جب کہ اس کے بعد انقطاع تام ہو گیا معذور نہ رہا تو وضو معذور ختم وقت سے پہلے بوجہ زوال عذر باطل ہو گیا وقت جانے سے کیا ٹوٹے اور صورت ثانیہ میں ظاہر ہے کہ یہ وضو انقطاع پر ہے اور ختم وقت تک انقطاع مستمر رہا تو خروج وقت سے نہ ٹوٹے گا اگرچہ وقت دوم میں منقطع نہ بھی ہوتا وقت دوم میں انقطاع کا ذکر اس لیے ہے کہ حکم دونوں صورتوں کو شامل ہو۔ ۱۲ منہ

گئی تو وضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وضو جاتا رہے گا۔⁽¹⁾

مسئلہ ۱۲: معذور نے کسی حدث کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے، پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو جاتا رہا، جیسے استحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا⁽²⁾ اور اگر وضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۳: معذور کے ایک نتھنے سے خون آ رہا تھا وضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وضو جاتا رہا، یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا، یہاں تک کہ چچک کے ایک دانہ سے پانی آ رہا تھا اب دوسرے دانہ سے آیا وضو ٹوٹ گیا۔⁽³⁾

مسئلہ ۱۴: اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔⁽⁴⁾

مسئلہ ۱۵: معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھے اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے کچھ خرچ نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی خرچ نہیں۔⁽⁵⁾

مسئلہ ۱۶: استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشاء کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

مسئلہ ۱۷: کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں، تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے، نہ معذور ہو، نہ وہ رطوبت ناپاک۔⁽⁶⁾

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج ۱، ص ۵۵۷.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۱.

..... المرجع السابق. المرجع السابق.

..... المرجع السابق، وغیرہ. "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۴، ص ۳۷۱.

نجاستوں کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: ”جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے تب اُس میں نماز پڑھے۔“ (1)

حدیث ۲: صحیحین میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منیٰ کو میں دھوتی، پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔ (2)

حدیث ۳: صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منیٰ کو مکمل ڈالتی، پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔ (3)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”چھڑا جب پکا لیا جائے، پاک ہو جائے گا۔“ (4)

حدیث ۵: امام مالک ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ”کہ مُردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔“ (5)

حدیث ۶: امام احمد و ابوداؤد و نسائی نے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔ (6)

حدیث ۷: دوسری روایت میں ہے ان کے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (7)

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الحيض، باب غسل دم المحيض، الحديث: ۳۰۷، ج ۱، ص ۱۲۵.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الوضوء، باب غسل المنی... إلخ، الحديث: ۲۳۰، ج ۱، ص ۹۹.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الطهارة، باب حکم المنی، الحديث: ۲۸۸، ص ۱۶۶.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالذباغ، الحديث: ۳۶۶، ص ۱۹۴.

..... ”المؤطا“ لإمام مالك، کتاب الصيد، باب ماجاء في جلود الميتة، الحديث: ۱۱۰۷، ج ۲، ص ۵۴.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب اللباس، باب في جلود النمر والسباع، الحديث: ۴۱۳۲، ج ۴، ص ۹۳.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب اللباس، باب في جلود النمر والسباع، الحديث: ۴۱۳۱، ج ۴، ص ۹۳.

نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم ہے، ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں، دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱: نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصدِ پڑھی تو گناہ بھی ہو اور اگر بہ نیتِ استخفاف ہے تو کفر ہو اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصدِ پڑھی تو گناہ بھی ہو اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔

مسئلہ ۲: اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر، یا کم، یا زیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ رتی $\frac{1}{5}$ ہے اور اگر پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لنبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔

مسئلہ ۳: نجس تیل کپڑے پر گرا اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا، پھر پھیل کر درہم کے برابر ہو گیا تو اس میں علما کو بہت اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہو گیا۔^(۱)

مسئلہ ۴: نجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔^(۲)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۷، وغیرہ۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶۔

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، مبحث فی بول الفأرة... إلخ، ج ۱، ص ۵۷۸۔

مسئلہ ۵: نجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے، یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی تیلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، گل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ تیلی چیز حد کثرت پر یعنی ذہ درذہ نہ ہو۔^(۱)

مسئلہ ۶: انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے عُسَل یا وُضُو واجب ہو نجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھر مونہ قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، مٹی، مڈی، وادی۔^(۲)

مسئلہ ۷: شہید فقہی^(۳) کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے۔^(۴)

مسئلہ ۸: دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاستِ غلیظہ ہے۔ یوں ہاں ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے نجاستِ غلیظہ ہے۔^(۵)

مسئلہ ۹: بلغمی رطوبت ناک یا مونہ سے نکلے نجس نہیں اگرچہ پیٹ سے چڑھے اگرچہ بیماری کے سبب ہو۔^(۶)

مسئلہ ۱۰: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاستِ غلیظہ ہے۔^(۷) یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔

مسئلہ ۱۱: شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر بھر مونہ ہے نجاستِ غلیظہ ہے۔^(۸)

مسئلہ ۱۲: خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبحِ شرعی کے مر جائے مردار ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے جموسی یا بُت پرست یا مُرْتَد کا ذبیحہ اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو، اس کا گوشت پوست سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبحِ شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، مبحث فی بول الفأرة... إلخ، ج ۱، ص ۵۷۹، وغیرہ.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶.

..... یعنی وہ جسے عُسَل نہیں دیا جاتا اس کا بیان کتاب الجنائز باب الشہید میں آئے گا۔ ۱۲ منہ

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۶۹، ۲۷۰.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۶۳.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۶۱.

گوشت پاک ہو گیا اگرچہ کھانا حرام ہے سوا خنزیر کے کہ وہ نجس العین ہے کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، نچر، ہاتھی، سور کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی میٹھی اور جو پرند کہ اونچانہ اڑے اس کی بیٹ، جیسے مرغی اور بط چھوٹی ہو خواہ بڑی اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اُس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں۔ یوں ان کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو اور سور کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں۔

مسئلہ ۱۳: چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاستِ غلیظہ ہے۔

مسئلہ ۱۴: انور کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ ۱۵: ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب نجاستِ غلیظہ ہے۔^(۱)

مسئلہ ۱۶: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہ) ان کا پیشاب نیز

گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوا، چیل، شکر، باز، بہری) اس کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔^(۲)

مسئلہ ۱۷: چگاڈ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔^(۳)

مسئلہ ۱۸: جو پرند حلال اُونچے اُڑتے ہیں جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے۔^(۴)

مسئلہ ۱۹: ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔^(۵)

مسئلہ ۲۰: ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا پتہ نجاستِ غلیظہ اور حلال کا

..... "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۳۹۸۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۸۔

و "نور الإيضاح" و "مراقی الفلاح"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ص ۳۷۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶۔

..... "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۷۴۔

..... "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۴۰۰، وغیرہ۔

..... "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج ۱، ص ۶۲۰۔

نجاستِ خفیفہ ہے۔ (1)

مسئلہ ۲۱: نجاستِ غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو گل غلیظہ ہے۔ (2)

مسئلہ ۲۲: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹل اور مچھر کا خون اور نخر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔ (3)

مسئلہ ۲۳: پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک

رہے گا۔ (4)

مسئلہ ۲۴: جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی

ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵: جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔ (5)

مسئلہ ۲۶: گوشت، تلی، کبجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک

ہیں بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (6)

مسئلہ ۲۷: جو بچہ مردہ پیدا ہوا اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی، اگر چہ اس کو غسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ

پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی جب بھی نہ ہوگی، ہاں اگر اس کو غسل دے کر گود میں لیا تھا تو ہو جائے گی مگر

خلافِ مستحب ہے۔ یہ احکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو اور کافر کا مردہ بچہ ہے، تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا

نہیں۔ (7)

مسئلہ ۲۸: اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی اور

جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔ (8)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج ۱، ص ۶۲۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، مبحث فی بول الفأرة... إلخ، ج ۱، ص ۵۷۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، مبحث فی بول الفأرة... إلخ، ج ۱، ص ۵۷۹، وغیرہ.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱، ص ۲۸۰.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۰۸.

..... "غنیۃ المتملی"، فصل فی الآسار، ص ۱۹۷.

- مسئلہ ۲۹:** روٹی کا کپڑا اُدھیڑا گیا اور اس کے اندر چوسا سوکھا ہو املا، تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کر لے اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔^(۱)
- مسئلہ ۳۰:** کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد، نجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔^(۲)
- مسئلہ ۳۱:** حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔
- مسئلہ ۳۲:** چُو ہے کی میٹھی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے، ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کر دیں باقی میں کچھ حرج نہیں۔^(۳)
- مسئلہ ۳۳:** ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے۔^(۴)
- مسئلہ ۳۴:** ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو، ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر بھیک جائے تو ناپاک ہو جائے گا اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔^(۵)
- مسئلہ ۳۵:** بھیکے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے، اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبہ محسوس ہو، ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔^(۶)
- مسئلہ ۳۶:** بھیکے ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہے تو نہیں۔^(۷)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۲۱.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: إذا صرح... إلخ، ج ۱، ص ۵۸۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۸، ۴۶.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۷.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۷.

..... المرجع السابق.

مسئلہ ۳۷: جس جگہ کو گوبر سے لیا اور وہ سوکھ گئی بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا، جب تک کپڑے کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔ (1)

مسئلہ ۳۸: نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا، اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (2)

مسئلہ ۳۹: ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔ (3)

مسئلہ ۴۰: میانی تر تھی اور ہوائی تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (4)

مسئلہ ۴۱: ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں۔ یوں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا اگر چہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے، ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔ (5)

مسئلہ ۴۲: اُپلے کا دھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

مسئلہ ۴۳: کوئی نجس چیز دردہ دردہ پانی میں پھینکی اور اس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا، ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔ (6)

مسئلہ ۴۴: پاخانہ پر سے مکھیاں اڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (7)

مسئلہ ۴۵: راستہ کی کچھڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہوگی مگر دھولینا بہتر ہے۔ (8)

مسئلہ ۴۶: سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا، زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہو مگر دھولینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۴۷: آدمی کی کھال اگر چہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی دہ دردہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک ہو گیا

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۷.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۷.

..... "المحیط البرہانی"، کتاب الطہارات، الفصل السابع فی النجاسات و أحكامها، ج ۱، ص ۲۱۶.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب فی العفو عن طین الشارع، ج ۱، ص ۵۸۳.

اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔⁽¹⁾

مسئلہ ۴۸: بعد پانچاں پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیا، پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن

اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔⁽²⁾

مسئلہ ۴۹: پاک مٹی میں ناپاک پانی ملا یا تو نجس ہوگئی۔⁽³⁾

مسئلہ ۵۰: مٹی میں ناپاک مہس ملایا، اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو،

ناپاک ہے۔⁽⁴⁾

مسئلہ ۵۱: کتتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن

پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔⁽⁵⁾

مسئلہ ۵۲: کتے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے آٹے میں مونہ ڈالا، تو اگر گندھا ہو تھا تو جہاں

اس کا مونہ پڑا، اس کو علیحدہ کر دے باقی پاک ہے اور سوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے۔

مسئلہ ۵۳: آبِ مُسْتَعْمَلِ پاک ہے نوشادر پاک ہے۔⁽⁶⁾

مسئلہ ۵۴: سوا سوز کے تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور دانت پاک ہیں۔⁽⁷⁾

مسئلہ ۵۵: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے۔⁽⁸⁾ کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ

ضرور نہیں ہاں بہتر ہے۔

مسئلہ ۵۶: جو گوشت سڑ گیا، بدبو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔⁽⁹⁾

..... "منیة المصلي"، بیان النجاسة، ص ۱۰۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸.

..... المرجع السابق، الفصل الثانی، ص ۴۷.

..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۴، ص ۴۰۱.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، ج ۱، ص ۴۸.

..... "نور الإيضاح"، کتاب الطہارۃ، ص ۳، و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، مطلب فی العرقی الذی

يستقطر من ددی الخمر نجس حرام بخلاف النوشادر، ج ۱، ص ۵۸۴.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۹۹. و "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۴، ص ۴۷۱.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۶۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۲۰.

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا غلیظ، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔

مسئلہ ۱: جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے، اگر اوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں، تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی۔ یوہیں اگر شراب مثلاً مونہ تک بھری تھی، پھر کچھ گر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا پاک نہ ہوگا۔ اگر سرکہ اس سے انڈیلا جائے گا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر پلی (1) وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے اور پیاز، لہسن شراب میں پڑ گئے تھے سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے

مسئلہ ۲: شراب میں چوہا گر کر پھول پھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔ (2)

مسئلہ ۳: شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا یا گتے نے مونہ ڈال دیا یا ناپاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔ (3)

مسئلہ ۴: شراب کو خریدنا یا منگنا یا اٹھانا یا رکھنا حرام ہے اگرچہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو۔

مسئلہ ۵: نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔ (4)

مسئلہ ۶: اُپلے کی راکھ پاک ہے (5) اور اگر راکھ ہونے سے قبل بچھ گیا تو ناپاک۔

..... یعنی ٹیڑھا چچہ۔ تیل یا گھی نکالنے کا آلہ۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۵.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

مسئلہ ۷: جو چیزیں بذاتہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں، ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں پانی اور ہر رقیق بننے والی چیز سے (جس سے نجاست دور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست کو دور کر سکتے ہیں تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔

فائدہ: بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ ۸: مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۹: تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے پاک ہو جائے گا، جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پرتے کی، پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہوگئی^(۱) اور شرابی کے مونہ کا مسئلہ اوپر گزرا۔

مسئلہ ۱۰: دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نجاست دور نہ ہوگی۔^(۲)

مسئلہ ۱۱: نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا^(۳) ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۲: اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔^(۴)

مسئلہ ۱۳: کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا، یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔^(۵)

مسئلہ ۱۴: زعفران یا رنگ، کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا یا اور کوئی نجاست پڑ گئی اس

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۵۔

..... "تبیین الحقائق"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۱۹۴۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۱۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲۔

..... "فتح القدیر"، کتاب الطہارات، باب الأنجاس و تطہیرہا، ج ۱، ص ۱۸۴۔

سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵: گودنا کہ سوئی چھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں، تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کہ اس پر ڈالا گیا وہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اس جگہ کو دھو ڈالیں پاک ہو جائے گی اگرچہ ناپاک سرمہ کا رنگ بھی باقی رہے۔ یوہیں زخم میں راکھ بھر دی، پھر دھو لیا پاک ہو گیا اگرچہ رنگ باقی ہو۔

مسئلہ ۱۶: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا^(۱) اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی، تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۷: اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوتِ نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔^(۲)

مسئلہ ۱۸: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔^(۳)

مسئلہ ۱۹: پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔^(۴)

مسئلہ ۲۰: پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھگا ہے تو ایک مرتبہ دھو یا جائے۔ یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھگ جائے تو یہ

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارة، باب الأنجاس، مطلب في حكم الصبغ... إلخ، ج ۱، ص ۵۹۱.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الطہارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارة، باب الأنجاس، مطلب في حكم الوشم، ج ۱، ص ۵۹۴، وغیرہما.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارة، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۹۴.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الطہارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲.

دوبار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۱: کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ ۲۲: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے، تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۳: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، یوہیں دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہوگی اسے ہر مرتبہ کے بعد سوکھانا ضروری نہیں۔ یوہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔^(۱)

مسئلہ ۲۴: اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔^(۲)

مسئلہ ۲۵: ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۶: پکایا ہوا چھڑانا پاک ہو گیا، تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔^(۳)

مسئلہ ۲۷: دری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہالے گیا پاک ہو گیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔

مسئلہ ۲۸: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں

..... "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۴۱۳.

..... المرجع السابق، ص ۴۱۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۳.

(یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کھلی نچس ہوگئی مگر یہ نہیں معلوم کہ آستین یا کھلی کا کونسا حصہ ہے تو آستین یا کھلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر انداز سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے جب بھی پاک ہو جائے گا اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نچس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔⁽¹⁾

مسئلہ ۲۹: یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں، بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔⁽²⁾

مسئلہ ۳۰: لوہے کی چیز جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار نچس ہو جائے، تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کے دلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یوہیں چاندی، سونے، پیتل، گلت اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔⁽³⁾

مسئلہ ۳۱: آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔⁽⁴⁾

مسئلہ ۳۲: منی کپڑے میں لگ کر خشک ہوگئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ بعد ملنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔⁽⁵⁾

مسئلہ ۳۳: اس مسئلہ میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریض جریان سب کی منی کا ایک حکم ہے۔⁽⁶⁾

مسئلہ ۳۴: بدن میں اگر منی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔⁽⁷⁾

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۳، وغیرہ.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

..... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۶۷.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

مسئلہ ۳۵: پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ ملنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا منی جست کر کے نکلی کہ اس موضع نجاست پر نہ گزری تو ملنے سے پاک ہو جائے گی۔^(۱)

مسئلہ ۳۶: جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا، اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔^(۲)

مسئلہ ۳۷: اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے، تو دھونے سے پاک ہوگا ملنا کافی نہیں۔^(۳)

مسئلہ ۳۸: موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر، منی تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو کھر چنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔^(۴)

مسئلہ ۳۹: اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سُکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔^(۵)

مسئلہ ۴۰: ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بوجا تا رہے پاک ہوگی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔^(۶)

مسئلہ ۴۱: جس کوئیں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کوآں سُکھ جائے تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ ۴۲: درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یوہیں درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔^(۷)

مسئلہ ۴۳: اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔^(۸)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۶۵، وغیرہما.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

..... المرجع السابق .

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۶۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

و "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، فصل فی النجاسة التي تصیب الثوب... إلخ، ج ۱، ص ۱۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

- مسئلہ ۴۴: چکی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا۔⁽¹⁾
- مسئلہ ۴۵: کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی اور جو زمین میں وصل ہے زمین کے حکم میں ہے۔⁽²⁾
- مسئلہ ۴۶: جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہو گئی، پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہی ہے۔⁽³⁾
- مسئلہ ۴۷: ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں، بعد پختہ کرنے کے پاک ہو گئے۔⁽⁴⁾
- مسئلہ ۴۸: تنور یا تھے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے۔⁽⁵⁾
- مسئلہ ۴۹: اُبلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔⁽⁶⁾
- مسئلہ ۵۰: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی، اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔⁽⁷⁾
- مسئلہ ۵۱: سُور کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جب کہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کہ ذبح کیا گیا، تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔⁽⁸⁾
- مسئلہ ۵۲: سُور کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے، خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھالیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بد بو جاتی رہی ہو کہ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی اس پر نماز درست ہے۔⁽⁹⁾
- مسئلہ ۵۳: درندے کی کھال اگر چہ پکالی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے، نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا

..... "النہر الفائق"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۱۴۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

..... "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، فصل فی النجاسة التي تصیب الثوب... إلخ، ج ۱، ص ۱۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

..... المرجع السابق. المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، فصل فی النجاسة التي تصیب الثوب... إلخ، ج ۱، ص ۱۱.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب فی أحكام الدباغۃ، ج ۱، ص ۳۹۳-۳۹۵، وغیرہ.

ہوتا ہے، بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے، کتے کی کھال اگر چہ پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کر لیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ آئمہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

مسئلہ ۵۴: روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دھننے سے اڑ جانے کا گمان صحیح ہو تو دھننے سے پاک ہو جائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی، ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھننے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۵۵: غلہ جب پیر^(۱) میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا، تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہو یا اس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہو گیا اور اگر کُل نجسہ موجود ہے تو ناپاک ہے، اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کر لیں تو سب پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۵۶: رانگ، سیسہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۵۷: جے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں، باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں، البتہ اس کام میں لاسکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو، تیل کا بھی یہی حکم ہے۔^(۲)

مسئلہ ۵۸: شہد ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے، تین مرتبہ یوں کریں پاک ہو جائے گا۔^(۳)

مسئلہ ۵۹: ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں، پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوں تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہونہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی

..... یعنی اناج صاف کرنے کی جگہ۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۵۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۲۔

یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہو، اسے پگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنا لے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنا لے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں پاک ہو جائے گا۔ (1)

مسئلہ ۶۰: جانماز میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں حرج نہیں، ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔

مسئلہ ۶۱: کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نجاست موضح سجود سے الگ ہو۔ (2)

مسئلہ ۶۲: جو کپڑا دو تہ کا ہو اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں، تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سارے نہ ہوں تو جائز ہے۔ (3)

مسئلہ ۶۳: لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے، تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ (4)

مسئلہ ۶۴: جو زمین گوبر سے لیسے گئی اگر چہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۶۵: آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو تو معاف ہے۔

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۴، ص ۳۷۸-۳۸۰.

..... "غنیة المتملي"، شرائط الصلاة، الشرط الثاني، ص ۲۰۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیہا، مطلب فی التشبه بأهل الكتاب، ج ۲، ص ۴۶۷.

..... "غنیة المتملي"، شرائط الصلاة، الشرط الثاني، ص ۲۰۲.

مسئلہ ۶۶: کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔ (1)

مسئلہ ۶۷: فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔

استنجہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ (2)

اس مسجد یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔

حدیث ۱: سنن ابن ماجہ میں ابوالیوب وجابر وأُس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی، تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے۔“ عرض کی نماز کے لیے ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، فرمایا: ”تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔“ (3)

حدیث ۲: ابوداؤد وابن ماجہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”یہ پاخانے جن اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلاء کو جائے یہ پڑھ لے۔“

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ (4)

..... ”الدرالمختار“، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج ۱، ص ۶۲۲.

..... پ ۱۱، التوبة: ۱۰۸.

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الطہارۃ، باب الاستنجاء بالماء، الحدیث: ۳۵۵، ج ۱، ص ۲۲۲.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الطہارۃ، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، الحدیث: ۶، ج ۱، ص ۳۶.

حدیث ۳: صحیحین میں یہ دعایوں ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ (1)

حدیث ۴: ترمذی کی روایت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر میں

پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہہ لے۔ (2)

حدیث ۵: ترمذی وابن ماجہ و دارمی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب

بیت الخلا سے باہر آتے یوں فرماتے: ”غُفْرَانِكَ“۔ (3)

حدیث ۶: ابن ماجہ کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَا فَانِي (4)

حدیث ۷: حسن حصین میں ہے کہ یوں فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَ مِنْ بَطْنِي مَا يَضُرُّنِي وَأَبْقَى فِيهِ مَا يَنْفَعُنِي (5)

حدیث ۸: متعدد کتب میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ: ”جب پاخانے کو جاؤ تو قبلہ کو نہ مونہہ کرو، نہ پیٹھ اور عضو تناسل کو دہنے ہاتھ سے چھونے اور دہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔“ (6)

حدیث ۹: ابو داؤد و ترمذی و نسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا کو

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء، الحدیث: ۱۴۲، ج ۱، ص ۷۳.

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ما ذكر من التسمية عند دخول الخلاء، الحدیث: ۶۰۶، ج ۲، ص ۱۱۳.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، الحدیث: ۷، ج ۱، ص ۸۷.

ترجمہ: اللہ عزوجل سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الطهارة، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، الحدیث: ۳۰۱، ج ۱، ص ۱۹۳.

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔

..... ”الحصن الحصين“

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے میرے شکم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الوضوء، باب النهی عن الاستنجا باليمين، الحدیث: ۱۴۴، ج ۱، ص ۷۶، ۷۴.

جاتے، انگوٹھی اُتار لیتے⁽¹⁾، کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔

حدیث ۱۰: ابوداؤد و ترمذی نے انھیں سے روایت کی، جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تا وقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔⁽²⁾

حدیث ۱۱: ابوداؤد جاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے، تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔⁽³⁾

حدیث ۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی و نسائی نے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گو براور ہڈیوں سے استنجانہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے۔“⁽⁴⁾ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں کونکے سے بھی ممانعت فرمائی۔⁽⁵⁾

حدیث ۱۳: ابوداؤد و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔“⁽⁶⁾

حدیث ۱۴: ابوداؤد و نسائی عبداللہ بن سہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔⁽⁷⁾

حدیث ۱۵: ابوداؤد و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے فرمایا: ”تین چیزیں جو سبب لعنت ہیں، ان سے بچو: گھاٹ پر اور نیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔“⁽⁸⁾

حدیث ۱۶: امام احمد و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو، حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔⁽⁹⁾

- ”جامع الترمذی“، أبواب اللباس... إلخ، باب ماجاء في لبس الخاتم... إلخ، الحديث: ۱۷۵۲، ج ۳، ص ۲۸۹.
- ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الاستتار عند الحاجة، الحديث: ۱۴، ج ۱، ص ۹۲.
- ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب التخلي عند قضاء الحاجة، الحديث: ۲، ج ۱، ص ۳۵.
- ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية ما يستنجي به، الحديث: ۱۸، ج ۱، ص ۹۶.
- ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب ما ينهى عنه أن يستنجي به، الحديث: ۳۹، ج ۱، ص ۴۸.
- ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب في البول في المستحم، الحديث: ۲۷، ج ۱، ص ۴۴.
- ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الحجر، الحديث: ۲۹، ج ۱، ص ۴۴.
- ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى عن البول فيها، الحديث: ۲۶، ج ۱، ص ۴۳.
- ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ماجاء في النهي عن البول قائماً، الحديث: ۱۲، ج ۱، ص ۹۰.

حدیث ۷: امام احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”دو شخص پاخانہ کو جائیں اور ستر کھول کر باتیں کریں، تو اللہ اس پر غضب فرماتا ہے۔“ (1)

حدیث ۱۸: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا: ”کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) مُعَذَّب نہیں ہیں، ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا“، پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے، ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرمادیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا: ”اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف (2) ہو۔“ (3)

استنجہ کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱: جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النُّجْبِ وَالْخَبَائِثِ

پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفِرَ اَنكَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ مَا يُؤْذِنِيْ وَاَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِيْ کہے۔ (4)

مسئلہ ۲: پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف مونہ ہونہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہو، یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف مونہ یا پشت کر کے بیٹھ گیا، تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔ (5)

مسئلہ ۳: بچے کو پاخانہ یا پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا مونہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (6)

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عند الحاجة، الحديث: ۱۵، ج ۱، ص ۴۰.

..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے۔ ۱۲ منہ

..... ”صحيح البخاري“، كتاب الوضوء، الحديث: ۲۱۸، ج ۱، ص ۹۶.

..... ”ردالمحتار“، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۵.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۰۸.

و ”الفتاوى الهندية“، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الاستنجاء، ج ۱، ص ۵۰.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۰.

مسئلہ ۴: پاخانہ، پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ مونہہ ہو، نہ پیٹھ۔ یوہیں ہوا کے رُخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔^(۱)

مسئلہ ۵: کونیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ مکروہ ہے۔ یوہیں جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔^(۲)

مسئلہ ۶: خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھارا نیچی جگہ گرے یہ ممنوع ہے۔^(۳)

مسئلہ ۷: ایسی سخت زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر آئیں پیشاب کرنا ممنوع ہے، ایسی جگہ کو کرید کر نرم کر لے یا گرٹھا کھود کر پیشاب کرے۔^(۴)

مسئلہ ۸: کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔^(۵) نیز ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دُعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔ یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹: جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کیڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے، پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے، دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بوا سیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلا ضرورت کھنکارے، نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجا، مطلب: القول مرجح علی الفعل، ج ۱، ص ۶۱۰، ۶۱۲.

..... المرجع السابق، ص ۶۱۱-۶۱۳.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و أحكامہا، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۵۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: القول مرجح علی الفعل، ج ۱، ص ۶۱۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و أحكامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰.

..... المرجع السابق.

جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونٹے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں، پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے، تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھو لے اور طہارت خانہ میں یہ دُعا پڑھ کر جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ دِينِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِيْنِ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط - (1)

پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کودے کر ڈھیلارکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر سوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں، پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دُعا پڑھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَقَائِدًا وَدَلِيْلًا اِلَى اللّٰهِ وَالِى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَمَحْصُ ذُنُوْبِيْ - (2)

مسئلہ ۱۰: آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔ (3)

مسئلہ ۱۱: آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست، مثلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے یا اس جگہ خارج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی جب کہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مستحب ہے۔ (4)

..... اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک

لوگوں میں سے کر دے جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے۔ ۱۲

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰.

و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۵.

حمد ہے اللہ کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا اے اللہ تو

میری شرم گاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر۔ ۱۲

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸.

مسئلہ ۱۲: ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین سنت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہوگئی سنت ادا ہوگئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی گنتی پوری کرے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں۔^(۱)

مسئلہ ۱۳: ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوگی کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درم سے زیادہ سن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت رہے گا۔^(۲)

مسئلہ ۱۴: کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے، دیوار سے بھی استنجہ سکھا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو، اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجہ کرنا مکروہ ہے اور کر لیا تو طہارت ہو جائے گی، جو مکان اس کے پاس کرایہ پر ہے اس کی دیوار سے استنجہ سکھا سکتا ہے۔^(۳)

مسئلہ ۱۵: پرانی دیوار سے استنجے کے ڈھیلے لینا جائز نہیں اگرچہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو۔

مسئلہ ۱۶: ہڈی اور کھانے اور گو براور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کونکے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی ان چیزوں سے استنجہ کرنا مکروہ ہے۔^(۴)

مسئلہ ۱۷: کاغذ سے استنجہ منع ہے، اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا بوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔

مسئلہ ۱۸: داہنے ہاتھ سے استنجہ کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بائیں ہاتھ بیکار ہو گیا تو اسے داہنے ہاتھ سے جائز ہے۔^(۵)

مسئلہ ۱۹: آلہ کو داہنے ہاتھ سے چھونا، یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لے کر اس پر گزارنا مکروہ ہے۔^(۶)

مسئلہ ۲۰: جس ڈھیلے سے ایک بار استنجہ کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔^(۷)

مسئلہ ۲۱: پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸.

..... المرجع السابق.

..... "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي... إلخ، ج ۱، ص ۶۰۱.

..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج ۱، ص ۶۰۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰.

..... المرجع السابق، ص ۴۹.

..... المرجع السابق، ص ۵۰.

آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا آگے سے پیچھے کو اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے۔ (1)

مسئلہ ۲۲: عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں۔ (2)

مسئلہ ۲۳: پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے بائیں طرف ڈال دینا، اس طرح پر کہ جس رُخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو مستحب ہے۔ (3)

مسئلہ ۲۴: پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا، اس پر استبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے) واجب ہے، استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا دہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو دہنے پر رکھ کر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لیے ہے، عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔ (4)

مسئلہ ۲۵: پاخانہ کے بعد پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے انگلیوں کا سرانہ لگے اور پہلے بیچ کی انگلی اُونچی رکھے، پھر وہ جو اس سے متصل ہے اس کے بعد چھنگلیا اُونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے، تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔ (5)

مسئلہ ۲۶: ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہو جائے گی۔ (6)

مسئلہ ۲۷: عورت ہتھیلی سے دھوئے اور بہ نسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بیٹھے۔ (7)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸.

..... "نور الإيضاح"، کتاب الطہارۃ، فصل فی الاستنجاء، ص ۱۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: فی الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج ۱، ص ۶۱۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامہا، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

- مسئلہ ۲۸:** طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر دھو لینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔ (1)
- مسئلہ ۲۹:** جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے دھونے میں زیادہ مبالغہ کرے اور اگر جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے، تو اسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا سرد پانی سے اور مرض کا بھی احتمال ہے۔ (2)
- مسئلہ ۳۰:** روزے کے دنوں میں نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔ (3)
- مسئلہ ۳۱:** مرد لُجھا ہو تو اس کی بی بی استنجا کر دے اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر اور بی بی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کر سکتے بلکہ معاف ہے۔ (4)
- مسئلہ ۳۲:** زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے (5) اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز۔
- مسئلہ ۳۳:** وضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلاف اولیٰ ہے۔
- مسئلہ ۳۴:** طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے اسراف میں داخل ہے۔ (6)

قد تم بحمد الله سبحانه و تعالیٰ هذا الجزء في مسائل الطهارة وله الحمد اولاً و اخراً و باطناً و ظاهراً كما يحب ربنا و يرضى وهو بكل شئ عليم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم و صلى الله على خير خلقه سيدنا و مولانا محمد و اله و صحبه و ابنه و ذريته و علماء ملته و اولياء امته اجمعين امين و الحمد لله رب العالمين. وانا الفقير المفتقر الى الله الغني ابو العلا امجد على الاعظمى غفر الله له و لوالديه. امين

اعظمی رضوی
۱۳۲۹
محمد امجد علی

- "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹ .
..... المرجع السابق .
..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹ .
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج ۱، ص ۶۰۷ .
..... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج ۱، ص ۳۵۸ .
و "الفتاوى الرضوية"، ج ۲، ص ۴۵۲ .
..... "الفتاوى الرضوية"، ج ۴، ص ۵۷۵ .

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثل

امام اہلسنت، ناصر دین و ملت، محی الشریعہ کا سر الفتنہ، قامح البدع، مجدد المائتہ الحاضرہ، صاحب الحجۃ القاہرہ، سیدی و سندی و کنزی و ذخری لیومی و غدی اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی نفع اللہ الاسلام و المسلمین بفیوضہم و برکاتہم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط۔ الحمد لله و کفی وسلم علی عباده الذین اصطفیٰ لاسیما علی الشارح المصطفیٰ و مقتفیہ فی المشارع اولی الطہارۃ و الصفا فقیر غفرلہ المولیٰ القدری نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ بہار شریعت تصنیف لطیف انجی فی اللذی الحبر والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکینی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجبہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و طمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہلسنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین۔

والحمد لله رب العلمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد والہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین آمین ۱۲۔ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ھ ہجریہ علی صاحبہا والہ الکرام افضل الصلوٰۃ و التحیۃ آمین۔

ضمیمہ بہارِ شریعت حصہ دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بہارِ شریعت حصہ دوم میں جہاں آب مطلق و آب مقید کے جزئیات فقیر نے گنائے ایک مسئلہ یہ بھی بیان میں آیا کہ حقہ کا پانی پاک ہے اگرچہ رنگ و بو و مزہ میں تغیر آجائے اس سے وضو جائز ہے۔ بقدر کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں اس پر کٹھیا واڑ کے بعض اضلاع کے عوام میں خواہ مخواہ اختلاف پیدا ہوا اور یہاں ایک خط طلب دلیل کے لیے بھیجا۔ چاہے یہ تھا کہ خلاف کرنے والے دلیل لاتے کہ دلیل ان کے ذمہ ہے نہ ہمارے ذمہ اس لیے کہ پانی اصل میں طاہر مطہر ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ (1)

اور فرماتا ہے:

﴿يُنزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ﴾ (2)

ردالمحتار میں ہے:

”ويستدل بالآية أيضا على طهارته اذ لا منة بالنجس“ (3)

فقہ کا وہ ارشاد کہ کسی پانی کی نجاست کی کافر نے خبر دی اس کا قول نہ مانا جائے گا اور اس سے وضو جائز ہے۔ کہ نجاست عارضی ہے اور قول کافر دیانات میں نامعتبر۔ (4) لہذا اپنی اصل طہارت پر رہے گا۔ اس سے ہمارے قول کی کافی تائید ہے مگر یہ سب باتیں اس کے لیے ہیں جو قواعد شرعیہ کے مطابق کہے یا کہنا چاہے اور آج کل اس سے بہت کم علاقہ رہا ”الاماشاء اللہ“ اس زمانہ میں تو یہ رہ گیا ہے کہ کچھ کہہ کر عوام میں اختلاف پیدا کر دیا جائے۔ صحیح ہو یا غلط اس سے کچھ مطلب نہیں، معترضین اگرچہ اسے ناپاک مانتے ہیں لہذا صرف طہارت کی سند دینی ہمیں کافی تھی، مگر ہم احساناً دونوں حکموں کا ثبوت دیتے ہیں۔ طہارت کے

..... پ ۱۹، الفرقان : ۴۸ .

..... پ ۹، الانفال : ۱۱ .

..... ”رد المحتار“، کتاب الطہارة، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۵۸ .

..... ”الدر المختار“، کتاب الحظر والإباحة، ج ۹، ص ۵۶۹ .

متعلق تو وہی کافی ہے کہ یہ پانی ہے اور پانی بذاتہ نجس نہیں تا وقتیکہ کسی نجس کا خلط یا نجس کا مس نہ ہو نجس نہیں ہو سکتا۔ نجس کا خلط جیسے شراب یا پیشاب یا دیگر اشیائے نجسہ اس میں مل جائیں تو اگر قلیل ہے یعنی وہ درودہ سے کم ہے تو اب ناپاک ہو جائے گا اور اگر درودہ ہے تو نجس کے ملنے سے بھی اس وقت ناپاک ہوگا کہ اس نجس شے نے اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو بدل دیا۔ درمختار میں ہے:

وینجس بتغیر احد او صافه من لون او طعم او ریح ینجس الکثیر ولو جاریا اجماعاً أما القلیل فینجس وان لم یتغیر. (1) عالمگیر یہ میں ہے: الماء الراكد اذا كان كثيراً فهو بمنزلة الجاری لا یتنجس جمیعہ بوقوع النجاسة فی طرف منه الا ان یتغیر لونه او طعمه او ریحہ وعلی هذا اتفق العلماء وبہ اخذ عامة المشائخ رحمهم الله تعالى كذا فی "المحیط". (2)

مس کی صورت یہ ہے کہ نجس چیز پانی سے چھو جائے اگرچہ اس کے اجزا اس میں نہ ملیں قلیل پانی نجس ہو جائے گا۔ جیسے سوڑ کے بدن کا کوئی حصہ اگرچہ بال پانی سے چھو جائے نجس ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ فوراً اس سے جدا کر لیا جائے اگرچہ لعاب وغیرہ کوئی نجاست اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملی ہندیہ میں ہے:

وان كان نجس العين كا لخنزیر فانه یتنجس وان لم یدخل فاه. (3)

نیز اسی میں ہے:

اما الخنزیر فجمیع اجزائه نجسة. (4)

ردالمحتار میں ہے:

وظاهر الروایة ان شعره نجس وصححه فی البدائع ورجحه فی الاختیار فلو صلی ومعه منه اكثر من قدر الدرهم لا تجوز ولو وقع فی ماء قلیل نجسه. (5)

یوہیں کوئی دموی جانور پانی میں گر کر مرجائے یا مرا ہوا گر جائے پانی نجس ہو جائے گا اگرچہ اس کا لعاب وغیرہ پانی سے مخلوط نہ ہو کہ مجرد ملاقات میہ آب قلیل کو نجس کر دیتی ہے۔

درمختار میں ہے:

..... "الدر المختار"، کتاب الطہارة، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۶۷.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارة، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارة، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الطہارة، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴.

..... "رد المختار" کتاب الطہارة، باب المیاء، مطلب فی أحكام الدباغة، ج ۱، ص ۳۹۸.

او مات فیہا (ای فی بتردون القدر الكثير) او خارجہا والقی فیہا حیوان دموی . (1)
 اور اگر سوڑ کے سوا کوئی اور جانور گرا جس کا لعاب نجس ہے اور زندہ نکل آیا تو جب تک اس کے مونہ کا پانی میں پڑنا
 معلوم نہ ہو نجس نہ ہوگا۔ فتاوائے عالمگیریہ میں ہے:

والصحيح ان الكلب ليس بنجس العين فلا يفسد الماء ما لم يدخل فاه هكذا في التبيين وهكذا
 سائر ما لا يوكل لحمه من سباع الوحش والطيور لا يتنجس الماء اذا اخرج حيا ولم يصل فاه في
 الصحيح هكذا في " محيط السرخسي " . (2) در مختار میں ہے: لو اخرج حيا وليس بنجس العين ولا به
 حدث او خبث لم ينزح شئ الا ان يدخل فمه الماء فيعتبر بسؤره فان نجسا نزح الكل والا لا هو
 الصحيح. (3) رد المحتار میں ہے: بخلاف ما اذا كان على الحيوان خبث اي نجاسة وعلم بها فانه ينجس
 مطلقا قال في البحر وقيدنا بالعلم لانهم قالوا في البقر ونحوه يخرج حيا لا يجب نزح شئ وان كان
 الظاهر اشمال بولها على افخاذها لكن يحتمل طهارتها بان سقطت عقب دخولها ماء كثيرا مع ان
 الاصل الطهارة اه ومثله في " الفتح " اه. (4)

اس عبارت رد المحتار سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جب تک کسی شے کا نجس ہونا یقینی معلوم نہ ہو حکم نجاست نہیں دیتے اگرچہ
 ظاہر نجس ہونا ہو تو حقہ کے پانی کی نسبت جب تک نجس ہونا یقینی نہ ہو نجس نہیں کہہ سکتے۔ نجاست کا یقین تو درکنار یہاں وہم بھی
 نجاست کا نہیں، اس کی نجاست اسی وقت ثابت ہوگی کہ اس کا نجاست سے مس یا اس میں نجاست خلط یقیناً معلوم ہو اور یہ دونوں
 امر مفقود تو اپنی اصل طہارت پر ہونا ثابت۔ وهو المقصود ثم اقول یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ یہ وہی پانی ہے جو حقہ میں
 ڈالنے سے پہلے ظاہر و مطہر تھا ہاں اگر نجس پانی سے کسی نے حقہ تازہ کیا یا اس کا حقہ اندر سے نجس تھا یا اس پانی میں بعد کو کوئی
 نجاست پڑی خواہ حقہ کے اندر ہی یا اس میں سے نکالنے کے بعد تو یہ سب بلاشبہ نجس ہی ہیں اس کی طہارت کا کون قائل ہو سکتا
 ہے اگر بجائے حقہ گھڑایا لوٹا نجس ہوتے تو ان کا پانی بھی نجس ہوتا اور کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً گھڑے یا لوٹے کا پانی نجس
 ہوتا ہے کہ یہ نجاست اس کے خصوص نجس ہونے سے ہے نہ یہ کہ گھڑایا لوٹا ہونا باعث نجاست ہے۔ یو ہیں یہاں یہ نجاست خصوص
 اس ظرف کے نجس ہونے یا اس پانی میں نجس کے ملنے سے ہے نہ یہ کہ اس کا حقہ ہونا سبب نجاست ہے اور کلام یہاں اس میں ہے

..... " الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البقر، ج ۱، ص ۴۰۷ .

..... " الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۹ .

..... " الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البقر، ج ۱، ص ۴۱۰ .

..... " رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البقر، ج ۱، ص ۴۱۰ .

کہ حقہ کا دھواں پانی پر گزرنے سے پانی نجس نہیں ہوتا تو جب یہ وہی پانی ہے کہ پہلے سے پاک تھا اور اب مرورد خان سے اس کے اوصاف متغیر ہوئے تو اگر اوصاف کا بدلنا سبب نجاست ہو تو لازم کہ شربت گلاب، کیوڑا، چائے، شوربا اور وہ پانی جس میں زعفران یا شہاب ڈالا ہو بلکہ تمام وہ چیزیں جن میں پانی کے اوصاف بدل جاتے ہیں سب کی سب نجس ہو جائیں اور یہ بدابہت باطل، لہذا ثابت کہ مطلقاً ہر شے کے ملنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ بلکہ نجس ہونے کے لیے نجس کی ملاقات ضروری ہے۔

لہذا پہلے تمباکو کا ناپاک ہونا شرع سے ثابت کریں پھر شرعاً اس کے دھوئیں کے بھی نجس ہونے کا ثبوت دیں پھر اس کو نجس بتائیں ورنہ خرط القتاد، یہ امر تو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ تمباکو ایک درخت کا پتلا ہے جس میں کچھ اجزا ملا کر کھاتے، پیتے، سوگھتے ہیں اور یہ بدیہی بات ہے کہ پتے نجس نہیں، باقی اجزا مثلاً شیرہ ریہ یا خوشبو کرنے یا دیگر منافع کے لیے کچھ اجزا اور شامل کیے جاتے ہیں، مثلاً سنبل الطیب، انناس، املا، تاس، بیر، کھٹل وغیرہ ان میں کوئی چیز نجس نہیں لہذا تمباکو طاهر۔ یہ امر آخر ہے کہ اس کے کھانے یا پینے سے بیہوشی کی کیفیت پیدا ہو جائے تو بوجہ تقیر اس کا اس حد تک کھانا پینا حرام ہوگا کہ۔

نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر۔⁽¹⁾

مگر حرام ہونا اور بات ہے نجس ہونا اور، ویسے تو مٹی بھی حد ضرر تک کھانا حرام ہے۔ حالانکہ مٹی پاک بلکہ پاک کرنے والی ہے۔ کتب فقہ میں بے شمار جزئیات ملیں گے کہ کھانا پینا حرام ہے اور شے پاک۔

تنویر الابصار میں ہے: والمسک طاهر حلال۔⁽²⁾

اس پر ردالمحتار میں فرمایا۔

زاد قوله حلال لانه لا يلزم من الطهارة الحل كما في التراب "منح" ای فان التراب طاهر ولا

یحل اكله۔⁽³⁾

تو جب تمباکو پاک ٹھہرا، اس کا دھواں کس طرح ناپاک ہو سکتا ہے۔ پاک چیز تو خود پاک چیز ہے، ناپاک چیزوں کے دھوئیں کی نسبت فقہ حنفی کا حکم ہے کہ جب تک اس سے اس ناپاک شے کا اثر ظاہر نہ ہو، حکم طہارت ہے۔
ردالمحتار میں ہے:

إذا حرق العذرة في بيت فاصاب ماء الطابق ثوب انسان لا يفسده استحسانا مالم يظهر اثر النجاسة

..... "سنن أبي داود"، كتاب الأشربة، باب النهي عن المسكر، الحديث: ٣٦٨٦، ج ٣، ص ٤٦١.

..... "تنویر الأبصار"، كتاب الطهارة، باب المياہ، ج ١، ص ٤٠٤.

..... "رد المحتار"، كتاب الطهارة، باب المياہ، مطلب في المسك... إلخ، ج ١، ص ٤٠٣.

فیه و کذا الاصل طبل اذا كان حارا وعلیٰ کوته طابق او كان فیه کوز معلق فیه ماء فترشح و کذا الحمام لو فیه نجاسات فغرق حیطانها و کواتها و تقاطر. (1)

فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

دخان النجاسة اذا اصاب الثوب او البدن الصحيح انه لا ینجسه هکذا فی " السراج الوهاج " و فی الفتاویٰ اذا احرق العذرة فی بیت فعلا دخانه و بخاره الی الطابق و انعقد ثم ذاب و عرق الطابق فاصاب ماؤه ثوبا لا یفسد استحسانا مالم یظهر اثر النجاسة و به افتی الامام ابوبکر محمد بن الفضل کذا فی " الفتاویٰ العیائیة " و کذا الاصل طبل اذا كان حارا وعلیٰ کوته طابق او بیت البالوعة اذا كان علیه طابق فغرق الطابق و تقاطر و کذا الحمام اذا احرق فیه النجاسة فغرق حیطانها و کواها و تقاطر کذا فی " فتاویٰ قاضیخان " (2).

نوشارد کہ غلیظ کا بخار جمع ہو کر بنتا ہے علمانی سے طاہر بتایا۔ ردالمحتار میں ہے اما النوشادر المستجمع من دخان النجاسة فهو طاہر. (3) ان تقریرات سے منصف مزاج و جمع فقہاء کے نزدیک بخوبی ثابت ہو گیا کہ حقہ کا پانی طاہر ہے۔ رہا یہ جاہلانہ شبہ کہ پاک ہے تو پیتے کیوں نہیں۔ ریٹھ بھی تو پاک ہے پھر کیوں نہیں کھاتے؟ تھوک بھی پاک ہے پھر کیوں نہیں پیتے؟ ایفون و بھنگ بھی تو ناپاک نہیں پھر کیا پیو گے؟ جب پاک چیزیں حرام تک ہوتی ہیں تو طبعاً مکروہ و ناپسند ہونا کیا دشوار ہے۔ یہ تو ہمارے دلائل تھے، اب اسے ناپاک کہنے والے بھی تو بتائیں کہ کس آیت سے کہتے ہیں یا حدیث سے یا کتاب سے اور جب کہیں سے نہیں تو یہ شریعت پر افترا ہوگا یا نہیں؟ شریعت پر افترا سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت و توفیق بخشے آمین۔ رہا اس کا مطہر ہونا اس کا مدار مائے مطلق پر ہے کہ مائے مطلق سے وضو و غسل جائز ہیں، مقید سے نہیں۔ کما هو مصرح فی المتون۔ لہذا پہلے ہم مطلق کی تعریف بیان کریں جس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ مطلق ہے یا مقید۔ مطلق کی جامع مانع تعریف جو جزئیات منصوبہ سے منتقض نہ ہو وہ ہے جو رسالہ النور والنورق میں سیدی وسندی و مستندی مجدد مآتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت قبلہ نے فرمائی ہے کہ مطلق وہ پانی ہے کہ اپنی رقت طبعی پر باقی رہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی شے نہ ملائی گئی ہو جو اس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے۔ نہ ایسی شے کہ اس کے ساتھ مل کر چیز دیگر مقصد دیگر کے لیے ہو جائے جس سے پانی کا نام

..... "رد المحتار"، کتاب الطہارة، باب الأنجاس، مطلب فی العفو عن طین الشارع، ج ۱، ص ۵۸۳.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الطہارة، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۷.

..... "رد المحتار"، کتاب الطہارة، باب الأنجاس، مطلب العرقی الذي ینتقطر من دردی الخمر نجس حرام، بخلاف

النوشادر، ج ۱، ص ۵۸۴.

بدل جائے۔ شربت یالیسی یا نبیذ یا روشنائی وغیرہ کہلائے اور اس کے تمام فروع و مباحث کو دو شعر میں جمع فرمایا۔

مطلق آبے ست کہ بر رقت طبعی خود است نہ درو مزج دگر چیز مساوی یا بیش
نہ مخلطے کہ بہ ترکیب شود چیز دگر کہ بود ز آب جدا در لقب و مقصد خویش

زیادتی اطمینان کے لیے قیود تعریف کے متعلق بعض عبارات نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان سے مدعا کے سمجھنے میں آسانی ہوگی، پہلی قید رقت طبعی کا باقی رہنا۔ شلبیہ علی الزلیعی میں ہے:

الماء المطلق ما بقى على اصل خلقتها من الرقة والسيلان فلو اختلط به طاهر اوجب غلظه صار مقيدا. (1)

فتاویٰ امام فقیہ انفس قاضی خان میں ہے:

لو وقع الثلج في الماء و صار ثخيناً غليظاً لا يجوز به التوضوء لانه بمنزلة الجمد وان لم يصير ثخيناً جاز. (2)

نیز اسی خانیہ اور فتاوائے عالمگیریہ میں ہے:

لوبل الخبز بالماء وبقى رقيقاً جاز به الوضوء. (3)

نیز اسی خانیہ میں ہے:

ماء صابون و حرض ان بقیت رقتہ و لطافتہ جاز التوضوء به. (4)

محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام فتح القدر میں فرماتے ہیں۔

في "الينابيع" لو نقع الحمص والباقلاء وتغير لونه وطعمه وريحه يجوز التوضي به فان طبخ

فان كان اذا برد و ثخن لا يجوز الوضوء به اولم يثخن ورقة الماء باقية جاز. (5)

نیز اسی میں ہے:

..... "حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۷۵.

..... "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، فصل فی مالا يجوز به التوضي، ج ۱، ص ۹.

..... "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، فصل فی مالا يجوز به التوضي، ج ۱، ص ۹.

..... المرجع السابق .

..... "فتح القدير"، کتاب الطہارات، باب الماء الذى يجوز به الوضوء و مالا يجوز، ج ۱، ص ۶۵.

لا باس بماء السيل مختلطا بالطين ان كانت رقة الماء غالبية فان كان الطين غالبا فلا . (1)

بدائع امام ملك العلماء میں ہے:

لو تغير الماء بالطين او بالتراب يجوز التوضوء به. (2)

منیہ میں ہے:

يجوز الطهارة بماء خالطه شيء طاهر فغير احد او صافه كماء المد والماء الذى اختلط به الزعفران

بشرط ان يكون الغلبة للماء من حيث الاجزاء ولم يزل عنه اسم الماء وان يكون رقيقا بعد فحكمه حكم

الماء المطلق. (3)

فتاویٰ امام غزلی ترمثاشی میں ہے:

ماء الصابون لو رقيقا يسيل على العضو يجوز الوضوء به وكذا لو اغلى بالاشنان وان ثخن لا

كما فى " البزازیة ". (4)

بالجملہ یہی چند عبارات حکم مسئلہ معلوم کرنے کے لیے کافی ہیں اور اس کی نظیریں کتب فقہ میں بکثرت مذکور ہیں کہ بعد

زوال رقت و سیلان قابل وضو و غسل نہ رہا۔ قید دوم اس کے ساتھ کسی ایسی شے کا خلط نہ ہو کہ مقدار میں زائد یا مساوی ہے مثلاً عرق

گاؤ زبان یا کیوڑا گلاب بید مشک وغیرہ جن میں نہ خوشبو ہو، نہ ذائقہ محسوس ہوتا ہو اگر پانی میں ملیں تو جب تک پانی مقدار میں

زائد ہے وضو جائز ہے ورنہ نہیں۔

بحر الرائق میں ہے:

ان كان مائعا موافقا للماء فى الاوصاف الثلاثة كالماء الذى يؤخذ بالتقطير من لسان الثور وماء

الورد الذى انقطعت رائحته اذا اختلط فالعبرة للاجزاء فان كان الماء المطلق اكثر جاز الوضوء بالكل

وان كان مغلوبا لا يجوز و ان استويا لم يذكر فى ظاهر الرواية وفى البدائع قالوا حكمه حكم الماء

المغلوب احتياطاً. (5)

..... "فتح القدير"، كتاب الطهارات، باب الماء الذى يجوز به الوضوء ومالا يجوز، ج ١، ص ٦٥.

..... "بدائع الصنائع"، كتاب الطهارة، مطلب الماء المقيد، ج ١، ص ٩٥.

..... "منية المصلي" فصل فى المياء، ص ٦٣.

..... "فتاوى الامام الغزى"، ص ٤.

..... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، ج ١، ص ١٢٨.

در مختار میں ہے:

لو (كان المخالط) مائعا فلو مباینا لا وصافه فبتغیر اکثرها او موافقا کلین فبأحدھا او مماثلا کمستعمل فبالاجزاء فان المطلق اکثر من النصف جاز التطهیر بالکل والا لا. (1)

ہندیہ میں ہے:

وان كان لا یخالفه فیہما تعتبر فی الاجزاء وان استویا فی الاجزاء لم یدکر فی ظاہر الروایة قالوا حکمہ حکم الماء المغلوب احتیاطا ہکذا فی " البدائع ". (2)

قید سوم ایسی شے نہ ملی ہو کہ اس کے ساتھ مل کر شے دیگر مقصد دیگر کے لیے ہو جائے جس سے پانی کے بدلے کچھ اور نام ہو جائے خواہ کسی چیز کو ملا کر اس میں پکایا ہو جیسے بجنی، شوربا کہ اب پانی نہ رہا۔ مختصر قدوری و ہدایہ و وقایہ وغیرہ عامہ کتب میں ہے: " لا یجوز بالمروق ". (3) بحر الرائق میں ہے: " لا یتوضؤ بماء تغیر بالطبخ بما لا یقصد التنظیف کماء المروق والباقلاء لانہ لیس بماء مطلق " (4) یا پکایا نہ محض ملا دیا ہو جیسے شکر مصری شہد کا شربت ہدایہ وغیرہ میں ہے: " لا یجوز بالا شربہ " (5) اس پر عنایہ و کفایہ و بنایہ وغایہ میں فرمایا:

ان اراد بالاشربة الحلو المخلوط بالماء کالدبس والشهد المخلوط به کانت للماء الذی غلب علیہ غیرہ. (6)

مجمع الانہر میں ہے:

قال صاحب الفرائد المراد من الاشربة الحلو المخلوط بالماء کالدبس والشهد. (7)

اگر ایسی چیز جس سے تنظیف یعنی میل کا ٹنا مقصود ہے ملائی یا ملا کر طح دیا تو جب تک اس پانی کی رقت و سیلان نہ جائے قابل وضو ہے۔ اس کے متعلق فتح القدر و فتاویٰ خانہ و فتاویٰ امام شیخ الاسلام غزی تمر تاشی کے نصوص او پر گزرے۔

..... "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۶۱.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۱.

..... "الہدایۃ"، کتاب الطہارات، باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء، ومالا یجوز، ج ۱، ص ۲۰.

..... "البحر الرائق"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۱۲۶.

..... "الہدایۃ"، کتاب الطہارۃ، باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء و مالا یجوز، ج ۱، ص ۲۰.

..... "البنایۃ"، کتاب الطہارۃ، باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء و مالا یجوز بہ، ج ۱، ص ۲۱۲.

..... "مجمع الأنہر"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۴۵.

بحر میں ہے:

اما لو كانت النظافة تقصد به كالسدر والاشنان والصابون يطبخ به فانه يتوضؤ به الا اذا خرج الماء عن طبعه من الرقة والسيلان . (1)

ہندیہ میں ہے:

وان طبخ في الماء ما يقصد به المبالغة في النظافة كالاشنان والصابون جاز الوضوء به بالاجماع الا اذا صار تخينا فلا يجوز هكذا في " محيط السرخسى " . (2)

یوہیں اگر پانی میں زعفران یا پڑیا اتنی ملائی کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے اس سے وضو جائز نہیں اگرچہ رقت و سیلان باقی ہو کہ اب بھی یہ پانی نہ کہلائے گا۔ صغ و رنگ کہا جائے گا۔ رد المحتار میں ہے:

ومثله الزعفران اذا خالط الماء وصار بحيث يصبغ به فليس بماء مطلق من غير نظر الى الشخانة. (3)

منیہ میں ہے:

لا تجوز بالماء المقيد كماء الزعفران. (4) ۱۵ قال في الحلية محمول على ما اذا كان الزعفران غالبا. (5)

ہندیہ میں ہے:

وان غلبت الحمرة وصار متما سكا لا يجوز التوضي كذا في فتاوى قاضيخان. (6)

اور اگر رنگ کے قابل نہ ہو تو وضو جائز ہے۔

صغیری میں ہے:

القليل من الزعفران يغير الاوصاف الثلاثة مع كونه رقيقا فيجوز الوضوء والغسل به . (7)

..... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، ج ۱، ص ۱۲۶.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياہ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲۱.

..... "رد المحتار"، كتاب الطهارة، باب المياہ، مطلب في حديث ((لا تسموا العنب الكرم))، ج ۱، ص ۳۶۱.

..... "منية المصلي"، فصل في المياہ، ص ۶۳.

..... "الحلية"

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياہ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲۱.

..... "صغیری"، فصل في بيان احكام المياہ، ص ۵۰.

ہندیہ میں ہے:

التوضی بماء الزعفران والزرذج والعصفر يجوز ان كان رقيقا والماء غالب . (1)
یوہیں پانی میں پھٹکری مازو وغیرہ اتنے ڈالے کہ لکھنے کے قابل ہو جائے اس سے وضو جائز نہیں کہ اب وہ پانی نہیں
روشنائی ہے۔ تجنیس پھر بحر الرائق پھر ہندیہ وردالمختار میں ہے:

وكذا اذا طرح فيه زاج او عفص و صار ينقش به لزوال اسم الماء عنه . (2)

اور اگر لکھنے کے قابل نہ ہو تو وضو جائز ہے۔ اگر چہ رنگ سیاہ ہو جائے کہ ابھی نام نہ بدلا۔ ہندیہ میں ہے:

اذا طرح الزاج او العفص في الماء جاز الوضوء به ان كان لا ينقش اذا كتب كذا في " البحر "

نا قلاعن " التجنیس " . (3)

فتاویٰ خانہ میں ہے:

اذا طرح الزاج في الماء حتى اسود لكن لم تذهب رفته جاز به الوضوء . (4)

حلیہ میں ہے:

صرح في التجنیس بان من التفریع علی اعتبار الغلبة بالاجزاء قول الجرجانی اذا طرح الزاج

او العفص في الماء جاز الوضوء به ان كان لا ينقش اذا كتب فان نقش لا يجوزوا لماء هو المغلوب . (5)

یوہیں پانی میں چنے یا باقلا یا اورغلہ بھگو یا یا کچڑ گچ مٹی چونال گیا جب تک رقت باقی ہے وضو جائز ہے ورنہ نہیں ان

سب کے جزئیات عامہ کتب مذہب میں مذکور ہیں۔

بدائع امام ملک العلماء میں ہے:

تغیر الماء المطلق بالطین او بالتراب او بالجص او بالنورة او بوقوع الاوراق او الثمار فيه او

بطول المكث يجوز التوضؤ به لانه لم يزل عنه اسم الماء وبقي معناه ايضاً . (6)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۱.

و "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الطہارۃ، فصل فی مالا يجوز به التوضی، ج ۱، ص ۹.

..... "رد المحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب فی حدیث ((لا تسموا العنب الکرم))، ج ۱، ص ۳۶۱.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۱.

..... "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الطہارۃ، فصل فی مالا يجوز به التوضی، ج ۱، ص ۹.

..... انظر: "التجنیس و المزید"، کتاب الطہارات، ج ۱، ص ۲۱۹-۲۲۰.

..... "بدائع الصنائع"، کتاب الطہارۃ، مطلب الماء المقید، ج ۱، ص ۹۵.

تعریف مائے مطلق اور ان تمام جزئیات سے بخوبی روشن ہو گیا کہ مطلقاً تغیر اوصاف پانی کے مقید کرنے کو کافی نہیں تا وقتیکہ پانی کا نام نہ بدلے۔ جس پانی میں چنے بھیکے یا زعفران کی تھوڑی مقدار گھولی یا مازو وغیرہ اتنے ملائے کہ لکھنے کے قابل نہ ہو یا اسی قسم کے اور جزئیات جن میں جواز وضو کتب فقہ میں مصرح ہے کیا ان پانیوں کے اوصاف نہ بدلے؟ ضرور بدلے تو اگر مطلقاً تغیر اوصاف پانی کو مقید کر دیتا تو ان سے وضو جائز ہونے کی کوئی صورت نہ تھی اب اس کے بعض اور جزئیات نقل کرتے ہیں کہ اوصاف تینوں متغیر ہو گئے اور وضو جائز۔ کونیں میں رسی لٹکتی رہی جس سے اس کا رنگ، مزہ، بو تینوں وصف بدل جائیں اس سے وضو جائز ہے۔

فتاویٰ امام شیخ الاسلام غزی ترمذی میں ہے:

سئل عن الوضوء والاعتسال بماء تغیر لونه وطعمه وریحه بحبله المعلق علیہ الاخراج الماء فهل يجوز ام لا اجاب يجوز عند جمهور اصحابنا اه (1) ملتقطاً.

موسم خزاں میں بکثرت پتے پانی میں گرے کہ اس کے اوصاف ثلاثہ کو متغیر کر دیا۔ اگرچہ رنگ اتنا غالب ہو گیا کہ ہاتھ میں لینے سے بھی محسوس ہوتا ہوا گر رقت باقی ہے صحیح مذہب میں وضو جائز ہے۔

سراج و ہاج و فتاویٰ عالمگیریہ و جوہرہ نیرہ و فتاویٰ امام غزی ترمذی میں ہے:

فان تغیرت اوصافه الثلاثة بوقوع اوراق الاشجار فیہ وقت الخریف فانه يجوز به الوضوء عند عامة اصحابنا رحمهم الله تعالى . (2)

نیز فتاویٰ امام غزی میں مجتبیٰ شرح قدوری سے ہے:

لو غیر الاوصاف الثلاثة بالاوراق ولم یسلب اسم الماء عنه ولا معناه عنه فانه يجوز التوضؤ به. (3)

عناہ و حلیہ و بحر و نہر و مسکین و رد المحتار میں ہے:

المنقول عن الاساتذة انه يجوز حتى لو ان اوراق الاشجار وقت الخریف تقع فی الحیاض

فیتغیر ماءها من حیث اللون والطعم والرائحة ثم انهم يتوضئون منها من غیر نکیر. (4)

..... "فتاویٰ الامام غزی"، ص ۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۱.

..... "فتاویٰ الامام غزی"، ص ۴، ۵.

..... "العناہ"، کتاب الطہارۃ، باب الماء الذی يجوز به الوضوء، ج ۱، ص ۶۳ (ہامش "فتح القدر").

در مختار میں ہے:

وان غیر کل او صافہ فی الاصح ان بقیت رقتہ ای واسمہ . (1)
ردالمحتار میں زیر قول فی الاصح فرمایا

مقابله ما قیل انه ان ظهرون الاوراق فی الکف لا يتوضؤ به لکن يشرب والتقیید بالکف اشارة
الی کثرة التغير لان الماء قدیری فی محله متغیرا لونه لکن لو رفع منه شخص فی کفه لا یراه متغیرا تامل .
(2)

پانی میں کھجوریں ڈالی گئیں کہ پانی میں شیرینی آگئی مگر نبیذ کی حد کو نہ پہنچا تو بالاتفاق اس سے وضو جائز ہے۔
حلیہ و تبیین و ہندیہ میں ہے: ”الماء الذی القی فیہ تمیرات فصار حلوا ولم یزل عنه اسم الماء وهو
رفیق یجوز به الوضوء بلا خلاف بین اصحابنا .“ (3)

ان عبارات جلیلہ فقہائے کرام و ائمہ اعلام سے واضح ہو گیا کہ محض تغیر اوصاف مانع وضو نہیں تا وقتیکہ شے دیگر مقصد دیگر
کے لیے ہو کر نام آب نہ بدل جائے۔ اب مسئلہ مباحوث عنہا میں اگر حقہ کو آب مستعمل یا ایسی چیز سے تازہ کیا کہ قابل وضو نہ تھی
مثلاً گلاب یا عرق گاؤ ز بان یا عرق بادیان تو یہ سب تو پہلے ہی سے ناقابل وضو و اغتسال تھے اس میں حقہ کا کیا تصور نہ اس سے ہم
نے وضو جائز بتایا۔ کلام اس میں ہے کہ پہلے سے قابل وضو تھا اور حقہ کی وجہ سے اگرچہ متغیر ہو گیا وہی حکم سابق رکھتا ہے اب اگر
تازہ کرنے کے بعد ایک ہی چلم پیا گیا۔ تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اوصاف کا تغیر بالکل محسوس نہیں ہوتا اس جواز وضو میں کیا کلام ہو سکتا
ہے اور جہاں تغیر ہوا، اگرچہ سب اوصاف کا مگر جب تک رقت باقی ہے حکم نصوص ائمہ و علمائے مذہب کسی حنفی کو کلام نہ ہونا چاہیے
کہ مائے مطلق کی تعریف اس پر صادق کہ رقت باقی اور کسی ایسی شے کا خلط بھی نہ ہو جو مقدار میں زائد ہونہ شے دیگر مقصد دیگر
کے لیے ہو کر نام آب متغیر ہوا کہ ہر شخص اس کو پانی ہی کہتا ہے معترض بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ حقہ کا پانی پاک کر دیا۔
تویر الابصار و در مختار میں ہے:

(يجوز بماء خالطه طاهر جامد) مطلقا (كفاكهة و ورق شجر) وان غیر کل او صافہ (فی

الاصح ان بقیت رقتہ) ای و اسمہ . (4)

..... ”الدر المختار“، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۷۰.

..... ”رد المحتار“، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، مطلب فی ان التوضی من الحوض... إلخ، ج ۱، ص ۳۷۰.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۲.

..... ”تنویر الأبصار“ و ”الدر المختار“، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج ۱، ص ۳۶۹.

غر میں ہے:

(1) یجوز وان غیر اوصافہ جامد کز عفران و ورق فی الاصح .

نور الايضاح میں ہے:

(2) لا یضر تغیر اوصافہ کلہا بجامد کز عفران .

رہا یہ کہ اس کا تلفظ حقہ کی طرف اضافت کر کے ہوتا ہے اس سے اس پانی کا مقید ہونا لازم نہیں جیسے گھڑے کا پانی، دیگ کا پانی یہ اضافت اضافت تعریف ہے نہ تقید جیسے ”ماء البئر ماء البحر ماء الزعفران“ .
تبیین میں ہے:

(3) اضافتہ الی الزعفران ونحوہ للتعریف کا اضافتہ الی البئر .
شلیبی علی الزلیعی میں ہے:

(4) اضافتہ الی الوادی والعین اضافتہ تعریف لا تقیید لانہ تتعرف ما ہیئتہ بدون ہذہ الاضافة .
اگر یہ خیال ہو کہ اس میں بدبو ہوتی ہے اس وجہ سے ناجائز ہو تو اولاً: مطلقاً یہ حکم کہ حقہ کے پانی میں بدبو ہوتی ہے غلط ہے۔ ثانیاً: مدار آب مطلق و مقید پر ہے خوشبو بدبو کو کیا دخل زعفران اگر پانی میں اتنا ملا کہ رنگنے کے قابل ہو گیا اس سے وضو ناجائز ہے اگرچہ خوشبو رکھتا ہے۔ گلاب خوشبو رکھتا ہے مگر عامہ کتب مذہب میں ہے کہ گلاب سے وضو ناجائز۔
ہدایہ و خانیہ میں ہے: ”لا بماء الورد“ (5)

منیہ وغنیہ میں ہے:

(6) لا یجوز الطہارۃ الحکمیۃ بماء الورد و سائر الازہار .

پتے پانی میں گرے کہ اوصاف ثلاثہ میں تغیر آ گیا تو اس میں کیا بدبو نہ ہوگی اور نصوص مذہب سے یہ ثابت کہ اس پانی سے وضو جائز۔ سی کوئیں میں لکھتی رہی اور پانی کے اوصاف ثلاثہ رنگ، بو، مزہ سب بدل گئے اس کا جزئیہ سن چکے کہ امام شیخ

..... ”غر الاحکام“، کتاب الطہارۃ، فرض الغسل، ج ۱، ص ۲۱ .

..... ”نور الايضاح“، کتاب الطہارۃ، ص ۴ .

..... ”تبیین الحقائق“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۷۹ .

..... ”حاشیۃ الشلیبی علی تبیین الحقائق“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۷۹ .

..... ”الہدایۃ“، کتاب الطہارات، باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء، و مالا یجوز، ج ۱، ص ۲۰ .

..... ”منیۃ المصلی و غنیۃ المتملی“، فصل فی بیان احکام المیاء، ص ۸۹ .

الاسلام غزی تمر تاشی فرماتے ہیں کہ وضو جائز، کولتار پانی میں پڑ گیا جس سے اس میں سخت بد بو آگئی اگر گاڑھانہ ہو وضو جائز ہے۔
فتاویٰ زینیہ میں ہے:

سئل عن الماء المتغير ريحه بالقطران يجوز الوضوء منه ام لا اجاب نعم يجوز . (1) ثالثاً
متعدد کتابوں کی تصریحیں ذکر کی گئیں کہ صرف تغیر اوصاف ثلاثہ مانع جواز وضو نہیں کسی نے اس کو خوشبو یا بد بو سے مقید نہ کیا، لہذا حکم مطلق پر ہے واللہ الحمد تو جب ان براہین لائحہ سے ثابت ہوا کہ یہ پانی طاہر و مطہر ہے تو مثلاً کسی نے مونہہ ہاتھ دھولے تھے اور پاؤں باقی تھا کہ پانی ختم ہو گیا اور وہاں دوسرا پانی نہیں کہ وضو کی تکمیل کرے اور اس کے پاس حقہ میں اتنا پانی موجود ہے کہ پاؤں دھونے کو کفایت کرے یا اس کے پاس دوسرا پانی بالکل نہیں ہے اور حقہ کا پانی اعضائے وضو کو کافی ہے تو بوجہ دوسرے پانی نہ ہونے کے تیمم کا حکم ہرگز نہیں دیا جاسکتا، کہ
اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا ﴾ (2)

پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کرو۔

اور اس کے پاس پانی تو موجود ہے اب معترضین ہی بتائیں کہ اگر وہ پانی پاتے ہوئے اس سے تکمیل وضو نہ کرے اور تیمم کر لے تو اس نے حکم الہی کا خلاف کیا یا نہیں اس کا تیمم باطل ہو یا نہیں ضرور اس نے حکم الہی کا خلاف کیا اور ضرور اس کا تیمم باطل ہوا البتہ اگر وقت ختم ہونے میں عرصہ ہو اور اس پانی میں بد بو آگئی تھی، تو اتنا وقفہ لازم ہوگا کہ بو اڑ جائے کہ حالت نماز میں اعضا سے بو آنا مکروہ ہے اور اس حالت میں مسجد میں جانے کی اجازت نہ ہوگی کہ بد بو کے ساتھ مسجد میں جانا حرام ہے۔ کچے لہسن، پیاز کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا:

((من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا فان الملكة تتأذى مما يتأذى منه

الانس)) (3)

جو اس درخت بودار سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملکہ اس چیز سے اذیت پاتے ہیں جس چیز سے

آدمی کو اذیت پہنچتی ہو۔ رواہ البخاری و مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ .

..... "الفتاویٰ الزینیہ"، کتاب الطہارۃ، ص ۳ (ہامش "الفتاویٰ الغیائیہ") .

..... پ ۵، النساء : ۴۳ .

..... "صحیح مسلم"، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، الحدیث : ۵۶۴، ص ۲۸۲ .

نیز ارشاد ہوا:

((ولا یمر فیہ بلحم نیء))⁽¹⁾

مسجد میں کچا گوشت لے کر کوئی نہ گزرے۔

در مختار میں ہے: ”واكل نحو ثوم.“⁽²⁾ اس پر ردالمختار میں فرمایا: ”ای کبصل ونحوہ مما له رائحة

کریهة للحديث الصحيح فی النهی عن قربان آكل الثوم والبصل.“⁽³⁾

اسی وجہ سے مٹی کا تیل اور وہ دیا سلائیاں جو جلتے وقت بدبودیتی ہیں مسجد میں جلانا حرام ہے۔

ردالمختار میں ہے:

قال الامام العینی فی شرحه علی "صحيح البخاری" قلت علة النهی اذی الملائكة و اذی

المسلمین ولا یختص بمسجده علیہ الصلوة والسلام بل الكل سواء لروایة مساجدنا بالجمع خلافا لمن

شد و یلحق بما نص علیہ فی الحديث كل ماله رائحة کریهة ما کولا او غیره وانما خص الثوم ههنا بالذکر

وفی غیره ایضا بالبصل والکراث لکثرة اکلهم لها وكذلك الحق بعضهم بذالك من بقیه بخر اوبه

جرح له رائحة وكذلك القصاب والسماک والمجدوم والابرص اولی باللاحاق ۵۱.⁽⁴⁾

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ

رب العالمین واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجده اتم واحکم

ابو العلا امجد علی الاعظمی القادری

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

اعظمی رضوی
محمد امجد علی

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد و الجماعات، باب ما یکره فی المساجد، الحديث : ۷۴۸، ج ۱، ص ۴۱۳ .

..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج ۲، ص ۵۲۵ .

..... ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی الغرس فی المسجد، ج ۲، ص ۵۲۵ .

..... ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی الغرس فی المسجد، ج ۲، ص ۵۲۵ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم .

آبِ قَلْبَانِ کی طہارت و طہوریت اور اس بارے میں کہ بحال ضرورت جب اور پانی نمل سکے اس سے تکمیل لازم اور اس کے ہوتے تیمم باطل اور بلا ضرورت بحال بدو طہارت میں اس کا استعمال ممنوع اور جب تک بونہ زائل ہونماز مکروہ اور مسجد میں جانا حرام۔ مولانا مولوی امجد علی صاحب قادری اعظمی سلمہ کی یہ تحریر صحیح اور اس کا خلاف جہل صریح یا اعناد قبیح جس سے اجتناب ہر مسلمان پر فرض قطعی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . لک الحمد یا اللہ . والصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ .
حقہ کے پانی کی طہارت و طہوریت ظاہر کتب فقہ سے اس کی پاکی تطہیر صاف و باہر حضرت مولانا مولوی امجد علی صاحب قادری اعظمی مدظلہ نے ایسی تحقیق انیق فرمائی ہے کہ مخالف جاہل ہے، تو امید قوی کہ قبول حق کرے، معاند ہے تو سکوت سے کام لے۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَانْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ .

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ المالك الناصر السيد محمد و سلم

عبیدہ العاصی

کتبہ

فقیر ربہ و اسیر ذنبہ ابوالحامد سید محمد الاشرافی الجیلانی الچھوچھوی عفی عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم .

آبِ حَقِّهِ طہارت و طہوریت میں اور بروقت ضرورت اس کا استعمال جائز ہونے میں جیسی توضیح کامل کتب فقہ سے جناب مولانا مولوی امجد علی صاحب اعظمی الرضوی مدیوضہ العالی نے فرمائی ہے بلا شک و شبہ نہایت ہی درست و بجا ہے باوجود ایسی تحقیق انیق کے بھی اس سے انکار کرنا سراسر جہل و خطا ہے حضرت مولانا موصوف نے اس مسئلہ کے متعلق بفضلہ تعالیٰ کوئی

دقیقہ فروگذاشت نہیں فرمایا ہے اور ہر پہلو پر کامل غور فرما کر شرح و بسط کے ساتھ اس کا فیصلہ فرما دیا ہے مسلمان کو لازم ہے کہ کسی ایسی بات پر جس کا اسے اس سے پہلے علم نہ ہوں کر ضد و انکار نہ کرے بلکہ نہایت نیک نیتی سے تحقیق سے کام لے مجھ کو مولانا کی اس تحریر اور پھر اس پر دیگر علمائے اکابرین دامت برکاتہم کی تصدیقات سے قطعاً اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

خاکسار

ابوالابراہیم محمد اسرار الحق حنفی سنی صدیقی چشتی نظامی قادری رہتلی عفا اللہ عنہ

الحق ان الحق فی هذه الصورة مع العلامة المجیب الفاضل اللیب الحضرة مولانا امجد علی صاحب
القادری الرضوی سلمه الله تعالیٰ والحق احق ان يتبع

کتبہ

العبد المقتضم بذیل النبی محمد احسان الحق نعیمی قاضی بلدہ و مفتی درگاہ معلیٰ بہرائچ شریف

جو کچھ حضرت مولانا حکیم حامی سنت ماجی بدعت عالم لوزعی فاضل یلمعی مولوی امجد علی صاحب قادری رضوی نے تحریر فرمایا ہے وہی صواب و صحیح و حق صریح ہے۔

فقط فقیر قادری حکیم عبدالاحد خادم مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت تلمیذ مولانا وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العلیٰ بجاہ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

ما اجاب به العالم النبیل و الفاضل الجلیل مولانا المولوی محمد امجد علی صاحب فہو حق
صریح ابو سراج عبد الحق رضوی تلمیذ مولانا المولوی محمد وصی احمد محدث سورتی غفر اللہ
العلیٰ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِحَمْدِهِ وَعَوْنِهِ فَكُلُّ مَا حَرَّرَهُ الْعَالَمُ الْعَلِیْمُ وَ الَّذِیْ هُوَ لِلْقُلُوبِ حَكِیْمٌ
 قَوِیْ حَضْرَتِ مَوْلَانَا وَ بِالْفَضْلِ اَوْلَانَا جَنَابِ الْمَوْلَوِیِّ اَمْجَدِ عَلٰی حَرَسِهِ رَبِّهِ الْقَوِیِّ وَ نَصْرِهِ عَلٰی كُلِّ
 مَخَالَفٍ غَبِیِّ . بِجَاهِ حَبِیْبِهِ النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا تَحْرِیْرُ الطَّهَارَةِ مَاءِ الْقَلِیَانِ بَعْدَ
 اسْتِعْمَالِهِ فِیْهِ لَا شَكَّ فِی طَهَارَتِهِ وَ طَهْوَرِیَّتِهِ كَمَا هُوَ فِی الْاَصْلِ وَاَنَا الْحَقِیْرُ سَیِّدُ مُحَمَّدٍ حَسَنِ السَّنُوْسِیِّ
 الْمَدَنِیِّ الْحَنْفِیِّ الْمَجْدِیِّ عَفِیْ عَنْهُ .

مبسملاً و حامداً او محمداً (جل و علا) و مصلياً و مسلماً محمداً (صلى الله عليه وسلم)

حضرت مولانا امجد علی صاحب دامت برکاتہم نے مسائل طہارت میں ”بہار شریعت“ جیسی جامع کتاب تالیف فرما کر
 مسلمانان ہند پر احسان عظیم فرمایا ہے جس کے شکریہ سے عہدہ براہونادشوار۔ دعا ہے کہ رب العزت جل مجدہ مولانا موصوف کو اجر
 جزیل مرحمت فرمائے۔ آب قلیان کی طہارت و طہوریت کا ثبوت بدلائل ساطعہ اس فتویٰ میں دیا گیا کتاب مذکور میں صرف اس
 قدر مسطور ہے کہ ”اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں“ نہ یہ کہ خواہ مخواہ اسی سے وضو کیا جائے در صورتیکہ اس سے بہتر پانی موجود
 ہو۔ اس پر جرح کرنا صرف ان ہی اصحاب کا کام معلوم ہوتا ہے جن کا مقصود بغض فتنہ انگیزی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ
 اکمل و اتم۔

فقیر محمد عبدالعلیم الصدیقی قادری عفی عنہ